سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر ۱۱

قطب مشتری

تصنیف ملّا وجہی مصنّف سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب
آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو (ہند)

شائع کردہ
انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی

سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر ۱۱

قطب مشتری

تصنیف ملا وجہی [redacted] سب رس و شاعر

دربار سلطان عبداللہ قطب شاہ

سنہ تصنیف ۱۰۱۸ھ

مرتبہ

ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب

آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو (ہند)

شائع کردہ

انجمن ترقی اردو (ہند) نئی دہلی

فہرست مضامین قطب مشتری

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	مقدمہ	۱-۲۰	۱۷	غزل	۲۸
۲	حمد	۱	۱۸	آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ۔	۲۹
۳	در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہٗ	۴			
۴	نعت	۸	۱۹	مشورۂ مادر و پدرِ شہزادہ	۳۲
۵	ذکر معراج	۹	۲۰	تدبیر و تسکین شہزادہ	۳۲
۶	منقبت	۱۱	۲۱	مشورہ با عطارد	۳۵
۷	در صفت عشق گوید	۱۳	۲۲	غزل	۳۹
۸	در شرح شعر گوید	۱۴	۲۳	اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر	۴۳
۹	وجہی تعریف شعر خود گوید	۱۸			
۱۰	مدح ابراہیم قطب شاہ گوید	۱۹	۲۴	رباعی	۴۶
۱۱	تعریف صفتِ فرزند گوید	۲۰	۲۵	رباعی گفتن ابراہیم شاہ	۴۷
۱۲	صفت میزبانی	۲۱	۲۶	رخصت شدن شہزادہ	۴۸
۱۳	بخشش کردن ابراہیم قطب شاہ	۲۲	۲۷	غزل گفتن محمد قلی قطب شاہ	۴۹
۱۴	صفت شباب شہزادہ	۲۴	۲۸	کشتن محمد قلی اژدہا را	۵۰
۱۵	صفت مجلس طرب	۲۴	۲۹	رباعی	۶۲
۱۶	غزل	۲۷	۳۰	رباعی	۶۷

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۳۱	رباعی	۶۹
۳۲	رفتن عطارد سوئے بنگالہ	۶۹
۳۳	آراستن محل مشتری	۷۳
۳۴	دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد۔	۷۶
۳۵	غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی۔	۷۸
۳۶	پرسیدن مشتری و خبر صورت محمد قلی از عطارد۔	۸۱
۳۷	تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب۔	۸۲
۳۸	غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ۔	۸۴
۳۹	یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ	۸۵
۴۰	حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ	۸۵
۴۱	رباعی خواندن مشتری	۸۷
۴۲	نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ	۸۷
۴۳	بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مهتاب۔	۸۸
۴۴	جدائی از مهتاب	۹۱
۴۵	رباعی	۹۱
۴۶	روانہ شدن شہ بہ سوئے مشتری	۹۲
۴۷	آوردنِ مشتری محمد قلی را بہ محل	۹۳
۴۸	غزل	۹۴
۴۹	ملاقات عاشق و معشوق	۹۵
۵۰	غزل	۹۸
۵۱	گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی۔	"
۵۲	رباعی	"
۵۳	گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری	۹۹
۵۴	مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری۔	۱۰۰
۵۵	دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ۔	۱۰۱
۵۶	رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر۔	۱۰۲
۵۷	دادنِ ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ	۱۰۴
۵۸	بردنِ محمد قلی قطب شاہ بجارت مشتری	۱۰۶

نمبر شمار	عنوان	صفحه
۵۹	دعا خواستن محمد قلی قطب شاه	۱۰۸
۶۰	خاتمه	۱۰۹
۶۱	ضمیمه	۲۴-۳
۶۲	رستن شاهزاده از تهلکهٔ دریا	۳
۶۳	رضا گرفتن شاهزاده از عامل به هوس دیدن اصل (رود)	۷
۶۴	بازگشتن وزیراں و رفتن شاهزاده بیشتر۔	۱۰
۶۵	رفتن شاهزاده پیش عابد و راه نمودن او ۔	۱۵
۶۶	بازگشتن شاه زاده از مغرب و سوار شدن به کشتی ۔	۱۸
۶۷	سوار شدن شاهزاده به کوه که دختر پادشاه مغرب بود۔	۲۱
۶۸	فرهنگ	۲۴-۳
۶۹	غلط نامه	۴-۲

مینیجر انجمنِ ترقّیِ اردو (ہند) نے نئی دہلی سے شائع کیا

اور

خان صاحب عبداللطیف نے مطبع ترقیِ اردو دہلی میں چھاپا

۷۸۶

مقدمہ

وجہی قدیم دکھنی اردو کا بہت بڑا ادیب گزرا ہے۔ اُسے نثر اور نظم دونوں پر بڑی قدرت تھی۔ اب تک اُس کی تین کتابیں دریافت ہوئی ہیں۔ ایک سب رس جو اس سے قبل انجمن کی طرف سے شایع ہو چکی ہے۔ ایک دوسری کتاب تاج الحقائق ہے اور وہ بھی نثر میں ہے۔ تیسری یہ مثنوی ہے جو **قطب مشتری** کے نام سے موسوم ہے۔

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق کا حال ہے۔ قصّہ وہی قدیم طرز کا ہے۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ سلطان ابراہیم قطب شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوا، بڑی خوشیاں منائی گئیں، داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے، زمانے کے رواج کے موافق تعلیم دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا، اس پر عاشق ہو گئے۔ اب جو آنکھ کھُلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی۔ بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد مصور کو ساتھ لے کر پورے ساز و سامان کے ساتھ اُس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ رستے میں بڑی بڑی مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوا، غرض اس ہفتخواں کو طے کر کے

بنگالہ پہنچتے ہیں جہاں کی وہ رہنے والی تھی۔ دونوں میں محبت ہوجاتی ہے۔ اور شاہزادے صاحب اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے۔

یہ مثنوی جیسا کہ خود وجہی نے لکھا ہے، ۱۰۱۸ھ میں تصنیف ہوئی۔

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا بنے

یعنے ۱۰۱۸ھ میں بارہ دن میں لکھ کر پوری کردی۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ ۹۸۸ھ میں تخت نشین ہوئے اور ۱۰۲۰ھ میں انتقال کرگئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ مثنوی سلطان کے انتقال سے دو سال قبل لکھی گئی اور اس وقت سلطان کے والد ابراہیم قطب شاہ زندہ نہ تھے اور اس لیے اس مثنوی میں ابراہیم قطب شاہ کی جو مدح ہے وہ قصّے کے تعلق سے ہے نہ کہ شاہِ وقت ہونے کے لحاظ سے۔ اور محمد قلی قطب شاہ کی مدح اس لیے نہیں ہے کہ وہ خود قصّے کے ہیرو ہیں۔ "سب رس" عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں ۱۰۴۵ھ میں یعنے اس مثنوی سے ستائیس یا اٹھائیس برس بعد لکھی گئی۔ اس وقت ابراہیم قطب شاہ کو مرے ہوئے تقریبًا اٹھاون برس ہوئے تھے۔ اس حساب سے یہ امر بہت مشتبہ ہے کہ وجہی نے ابراہیم قطب شاہ کا زمانہ دیکھا تھا یا اُس کے دربار سے کچھ تعلق تھا۔ البتہ یہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ اُس کا بچپن ابراہیم قطب شاہ کے آخر عہد میں بسر ہُوا ہو۔

کیونکہ جس وقت اُس نے یہ مثنوی لکھی ہے وہ مشّاق شاعر تھا جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اس نے پوری مثنوی بارہ دن میں کہ ڈالی۔

ایک قیاس اِس مثنوی کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ اس میں درپردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے مشہور عشق کی دا... بیان کی گئی ہے۔ وہ واقعہ بھی عالم شہزادگی کا ہے۔ ممکن ہے ا... ہو، لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ مثنوی میں ...اقعات بیان کیے ... بھاگ متی کے عشق سے اُن کا کوئی تعلق ... پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حُسن و جمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس۔

اگرچہ وجہی نے بہت کچھ دعویٰ کیا ہے اور تعلّی کی لی ہے لیکن یہ مثنوی کوئی اعلیٰ پایہ کی نہیں ہے۔ ہاں اس اعتبار سے کہ قدیم ہے اور اُس زمانے کا ایسا مرتّب کلام کم ملتا ہے ...بلِ قدر ہے۔ چند شعر تعلّی کے ملاحظہ ہوں۔

نہ پہنچے نہ پہنچیا ہے گُن گیان میں — سو طور... منج ایسا ہندستان میں
جتے شاعراں شاعر ہو آئیں گے — سو منج تے طرز شعر کا پائیں گے
دکھن میں جو دکھنی مٹھی بات کا — ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
یو بولیا ہوں سب گنج نارنج ہے — اجھوں میرے دل میں بھوت گنج ہے
جو لک برس کوی ہر لیوے رنج کوں — نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہوا جیو جب شعر یو بولنے — خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اُتھے دل کرے کھان میں — وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گہر یو مرے یوں لگے جھمکنے — کہ پانی ہو گئے موتی سیپاں ہنے

اگر غوطے لک برس غوّاص کھائے　　　تو یک گوہر اِس دھات امولک نہ پائے

وجہی محمود اور فیروز کا جو اُس سے قبل گزرے ہیں بہت قائل ہی اور اُن کا ذکر بڑی تعریف اور ادب سے کرتا ہی۔ اس موقع پر خواب میں فیروز کی زبانی اپنی تعریف میں یہ شعر کہتا ہی۔

کہ فیروز آ خواب میں رات کوں　　　دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہی توں یو شعر ایسا سرس　　　کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
تو ایسی طرز دِل تے پیچا نوی　　　کہ دُسرے کریں سب تری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہی　　　تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہی
ترا شعر سُن دل پگلتا ہی یوں　　　کہ پانی تے اَبلوج گلتا ہی جیوں
تو وجہی کھیا شعر کی دھات کا　　　ہوا زیاست تج تے مزا بات کا

گو یہ مثنوی اعلیٰ پایہ کی نہ ہو، تاہم اِس میں بعض باتیں بڑی خوبی کی ہیں؛ نمونے کے طور پر چند ایک کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔ لیکن پڑھتے وقت یہ بات نہ بھولنی چاہیے کہ یہ مثنوی اب سے تقریباً تین سو چالیس برس پہلے کی لکھی ہوئی ہی۔

اس کتاب میں وجہی نے ایک باب "در شرح شعر" کے عنوان سے لکھا ہی۔ اِس میں وہ بتاتا ہی کہ شعر کی اصل خوبی کیا ہی اور اُس میں کیا کیا جوہر ہونے چاہییں۔ سب سے پہلی بات وہ یہ کہتا ہی کہ شعر سلیس ہونا چاہیے۔ زیادہ کہنے کی ہوس نہ کر، ایک شعر کہہ پر اچھا کہہ، مگر اس میں کچھ نزاکت ہونی چاہیے۔ پھر وہ کہتا ہی کہ شعر کہنے میں سب سے بڑی مشکل یہ آ پڑتی ہی کہ لفظ اور معنی میں ایسا ربط ہو کہ دونوں مل کر ایک جان ہو جائیں۔ لفظ موزوں

اور منتخب اور معنی بلند ہوں - معنی میں اگر زور ہو تو بات کا مزہ ہی اور ہو جاتا ہو - البتہ اس کا سنوارنا ضروری ہو، مثلاً اگر کوئی محبوب حسین ہو تو سنوارنے سے نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا - ایک بات بڑی اچھی یہ کہی ہو کہ شعر میں کوئی جدّت ہونی چاہیے - دوسروں کی تقلید کرنی آسان ہو لیکن شاعر وہی ہو جو اپنے دل سے نئی بات پیدا کرتا ہو - کہتا ہو کہ میں تو اُس رنگین بات کا قائل ہوں جو دل میں جا کر بیٹھ جائے، جس سے دل میں ولولہ پیدا ہو اور آدمی سُن کر اچھل پڑے -

اب ان باتوں کو خود اس کے الفاظ میں ملاحظہ کیجیے -

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات
کہ ہو فائدہ اس منے دھات دھات

جو بے ربط بولے تو بیتاں پچیس
بھلا ہو جو یک بیت بولے سلیس

جسے بات کے ربط کا فام نیں
اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں

نکو کر تو لئی بولنے کا ہوس
اگر خوب بولے تو یک بیت بس

ہُنر ہو تو کچ نازکی برت یاں
کہ موتیاں نہیں باندنے رنگ کیاں

وو کچ شعر کے فن میں مشکل اچھے
کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے

اُسی شعر کو لفظ میں لیائیں توں
کہ لیایا ہو اُستاد جس لفظ کوں

اگر فام ہو شعر کا تجکوں چھند
چُنے لفظ لیا ہور معنی بلند

رکھیا ایک معنی اگر زور ہی
ولے بھی مزا بات کا ہور ہی

اگر خوب محبوب جیوں سور ہی
سنوارے تو نورٌ علیٰ نور ہی

ہنر مشکل اُس شعر میں یو چ ہی
کہ تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے

یو سب شعر کہتے یو سب شعر نئیں
کہ بولاں کدھر اور معنی کہیں

جو کرتا یکس کا ہنر دیک کر ہنروند اسے نیں کتے ہی ہنر
نوا دل تے لیانا ہی مشکل کنا کہ آسان ہی دیک کر بولنا
ہنروند اُس کوں کھیا جائے گا جو کوئی اپنے دِل تے نوا لیائے گا
فرق ہی اول ہور آخیر میں تفاوت اہی نیر ہور شِیر میں
دیوانا ہوں میں اُس رنگی بات کا کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چُلبُلی کہ دل کوں نہواں سوں کرے گُدگُلی
مری بات سُن بات اِس دھات بول کہ جیو کوں خوشی ہور دِل کوں کلول
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہی ولے فامنا کہنے تے خوب ہی

وجہی کا کلام بہت سلیس، صاف اور ستھرا ہی، البتہ زبان قدیم ہی اور وہ اُس کی اپنی اور اپنے زمانے کی زبان ہی، اس لیے متروک اور قدیم الفاظ اور محاوروں کی وجہ سے ہمیں مشکل معلوم ہوتی ہی۔ بعض بعض مقامات پر اُس نے بعض خیالات بڑی خوبی سے بیان کیے ہیں۔ مثلاً عشق کی تعریف میں چند شعر کہے ہیں مگر خوب ہیں۔ دو ایک مثالیں اور یہاں لکھتا ہوں۔

عطارد نقاش جس سے شہزادہ اپنے عشق کے معاملے میں مشورہ کرتا ہی، اس بات کو بیان کرنا چاہتا ہی کہ دنیا میں حسین بہت سے ہیں، کسی میں کوئی خوبی ہی کسی میں کوئی۔ میں کسے اچھا کہوں اور کسے بُرا۔ سب اپنی اپنی جگہ اچھے ہیں۔ لیکن اصل یہ ہی کہ سب سے حسین وہی ہی جو دل کو بھا جائے۔ وہ حسینوں کو پھول سے تشبیہ دے کر یوں کہتا ہی۔

پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے ۔ کہ یک رنگ یک روپ یک دھات ہے
کِسے باس ہے ہور کِسے رنگ ہے ۔ کِسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
کسی میں سو چھند بند ہور ناز بھوت ۔ کسی میں صورت شکل کا ساز بھوت
کِسے میں بُرا کوں کِسے میں مرادوں ۔ کہ خوباں ہے شہ خوب سب اپنے ٹھاودں
نہیں باس سُنبل کی نرگس منے ۔ جو اِس میں اہے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لک جنس محبوب ہے ۔ جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے ۔ وہ کچھ خارج ہے رنگ اور باس تے

شہزادہ جب اپنے باپ سے تلاش معشوق کے لیے جانے کی اجازت مانگتا ہے تو بادشاہ طرح طرح سے اُسے سمجھا کر اس سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے۔

توں سورہے نکو دور ہو اسمان تے ۔ توں ہیرا اہے نا بچھڑ کھان تے
توں پھل ہور ہے ٹھانو تج پھول بن ۔ توں سرو ہور جاگا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے ۔ تو جم جیو تج تھے مرا جمع ہے
نکوں کر پریشان دل جمع کوں ۔ نکو توں بجھا جھمکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کئیں یار نیں ۔ اگر ہے تو بھی کوئی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہے ۔ توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے

یعنے وہ یہ کہتا ہے کہ تو سورج ہے آسمان سے دور نہ ہو۔ تو پھول ہے اور تیرا مقام پھول بن (باغ) ہے، تو سرو ہے اور تیری جگہ چمن میں ہے۔ تو شاہی بزم کی شمع ہے، تو سدا سلامت رہے کہ تو ہی میری پونجی ہے۔ تو اپنے دل کو پریشان نہ کر اور خاطر جمع رکھ اور روشن شمع کو نہ بجھا۔ جسے یار کہتے ہیں وہ کہیں نہیں پایا جاتا

اور کہیں ہی تو وفادار نہیں۔ اگر کوئی وفادار یار ہی تو وہ خدائے پروردگار ہی، تجھے یاری کرنی ہی تو اُس سے کر۔

جب شہزادہ رخصت ہوتا ہی تو وہ مقام کسی قدر دردناک ہوجاتا ہی۔ شہزادہ ماباپ سے کہتا ہی کہ میں دل کے ہاتھوں لاچار ہوں اور اب نہیں رہ سکتا۔ یہ شعر موقع کے لحاظ سے نہایت سچّے اور پُر اثر ہیں۔

نکلنا کیسے گھر سے بھاتا اہی — منجے دل یو ستی لجاتا اہی
رکنا میں رکھوں دل کو رہتا نہیں — یو کیا بھید ہی کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اہی یو عجب — کہ آدم پہ غالب ہی دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مشکل اہی — کہ اِتنا کیا سب سو یہ دل اہی

ایک مقام پر باغ کی کیفیت اس طرح لکھی ہی:-

یکایک دسیا ایک نزدیک باغ — ہوا اُس کی باساں نے تر سب دماغ
کہ پاتاں کے پردیاں کو سب پھاڑ کر — پھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر
دو بازو دو دھر جھاڑ دو رست ہو — پون مدسوں ڈولتے تھے سب مست ہو
سروداں سو مرغاں کے نالے تھے واں — صُرتیاں کلیاں، پھول پیالے تھے واں
سو رنگ سانولے خوب پاتاں بھرے — ندیم ہو کے بلبل جو چالے کرے
سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس — پکڑ بیٹ لڑنے لگے ہنس ہنس
وو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر — اُچھلتے اٹھے مست ہو ڈالیاں اُپر
بھنور جھونڈ ہو بن میں گھمتے اٹھے — سو پھولاں کرے موکھ چُمتے اٹھے
چمن تر نہ شبنم کے ہی آب سوں — کہ موں دھوئے ہیں پھول گلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اِس دھات سب — کہ چھُپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب

بہار ہور بھیترا تھا سب بہار　　خزاں کوں نہ تھا آنے اِس ٹھار ٹھار

یعنے قریب ایک باغ نظر آیا جس کی خوشبوؤں سے دماغ معطر ہوگئے - پھول، پتّوں کے پردوں کو پھاڑ کر سر نکال نکال کے دیکھ رہے تھے - دونوں طرف پیڑوں کی دو قطاریں تھیں جو ہوا کی مستی سے جھوم رہے تھے - پرندوں کے نالے سرود تھے، کلیاں صراحیاں تھیں اور پھول پیالے تھے - باتونی خوش رنگ سانولی بلبلیں وہاں ندیم تھیں اور طرح طرح کے ناز و انداز کر رہی تھیں جنھیں دیکھ کر مور، طوطے، کبک اور ہنس مارے ہنسی کے لوٹے جاتے تھے - وہ سب بلبلوں کے ناز و انداز سے خوش ہوکر ڈالیوں پر مست ہوہو کر اچھلتے تھے - بھونروں کے جُھنڈ گھومتے پھر رہے تھے - چمن اوس سے بھیگا ہؤا نہ تھا بلکہ پھولوں نے گلاب سے منہ دھوئے تھے - پھول اور پھل اس کثرت سے آئے ہیں کہ پتے پھولوں کے تلے چھپ گئے ہیں - خزاں کو اس مقام پر آنے کی اجازت نہ تھی اور اندر اور باہر بہار ہی بہار تھی -

عطارد مشتری کے محل میں نقاشی کرتا ہے، اُسی نقش و نگار میں وہ چالاکی سے شہزادہ (قلی قطب شاہ) کی تصویر کھینچ دیتا ہے - جب مشتری نقش و نگار دیکھنے آتی ہے تو اس کی نظر اُس تصویر پر بھی پڑتی ہے اور پہلی ہی نظر میں تیرِ عشق سے گھائل ہو جاتی ہے اور بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہے - دائی یہ حال دیکھ کر بہت پریشان ہوتی ہے اور ہوش آنے پر اصرار کر کے پوچھتی ہے کہ یہ کیا ہؤا - پہلے پہل وہ بتانے سے انکار کرتی ہے لیکن جب دائی نے بہت اصرار کیا اور پھسلایا تو جو

بات تھی وہ کہہ دی ۔ دائی بھی تصویر دیکھ کر ششدر رہ جاتی ہے، لیکن نصیحت کے طور پر کہتی ہے۔

اصل اشعار

تو چنچل چتر نار اتنی سی ہے
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے
یو کیسا اہے عشق جو توں کری
بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری
پرت پنت میں تو نوی آئی ہے
ابھوں نیہ کے چرکے نہیں پائی ہے
عشق بازی دھن کچھ کھٹنا کام نیں
کھٹنی ہے تو اجنوں تجے فام نیں
کچی توں تجے بدُ کچی آئی اہے
کہ کانداں کے نقشاں سوں جیو لائی ہے
توں اِس نقش سو عشق سازی اہے
یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اہے
عشق کیا ہے کرکے پچھانی ہے توں
گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں
بڑی ہوئے گی تو پچھانے گی توں
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے

مطلب

تو اتنی سی بڑی چالاک اور چلتر ہے
تجھ میں بڑے گن بھرے ہوئے ہیں اور بڑی فتنہ ہے
یہ کیسا عشق ہے جو توں نے کیا ہے
شاباش تجھ پر جو ذرا نہیں ڈری
محبت کے کوچے میں تو نئی نئی آئی ہے
ابھی تو نے عشق کے چرکے نہیں کھائے ہیں
عشق بازی کوئی معمولی بات نہیں
تو ابھی بچی ہے تجھے ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہے
تو خود بھی کچّی ہے اور تیری عقل بھی کچّی ہے
کہ دیوار کی نقاشی سے دل لگایا ہے
تو نے اس نقش سے عشق بازی کی ہے
یہ عشق نہیں ہے بچوں کا کھیل ہے
تو نے عشق کیا سمجھ کر کیا ہے، کیا
تو اسے گڑیوں کا کھیل سمجھی ہے
عشق کیا ہے یہ آگے چل کر معلوم ہوگا
بڑی ہوگی تو سمجھے گی کہ یہ کیا ہے
تو نے صورت سے کیا دل لگایا ہے

توں صورت منے معنی کیا پائی ہی
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی
توصورت تھے پھل بھی توں کچ پائے گی

تونے صورت میں کیا جوہر دیکھا ہی
اگر تو حسن سیرت سے دل لگائے گی
تو پھر صورت سے بھی کچھ پھل پائے گی

اس کے جواب میں مشتری کہتی ہی کہ میں نے اس صورت میں کچھ حُسن سیرت بھی دیکھا ہی تبھی تو اس سے دل لگایا ہی - میرا تو یہ حال ہی اور اُس پر تو میرے پیچھے پڑی ہی - سچ ہی دنیا میں کوئی کسی کا نہیں - تیری یہ دلسوزی مجھے اچھی نہیں لگتی ، میں دیوانی ہوں مجھے پند نہیں بھاتی - غرض اس طرح کہتے کہتے آخر میں یہ کہتی ہی -

اصل

غرض ایسی باتاں سے کیا ہی تجے
نصیباں منے تھا سو انپڑیا مجھے
نہ کوئی عشق کوں لانہارا اہے
کہ یو عشق آپے آنہارا اہے
جہاں عشق ہی واں ہی حیران سب
اخل ہور فہم سُدّبد گیان سب
نہ جاسی پرت منج تے اب چھوٹ کر
کہ دل لے گیا ہی مرا لوٹ کر
یو فریاد میں کس کنے جا کروں
نہ ہونا اتھا ہور ہوا ، کیا کروں

مطلب

تجھے ایسی باتوں سے کیا حاصل
جو میرے نصیبوں میں تھا وہ مجھے ملا
عشق کسی کے لانے سے نہیں آتا ہی
یہ تو خود بخود ہی آتا ہی
جہاں عشق ہی وہاں سب حیران ہیں
عقل فہم سُدبُد علم سب جاتے رہتے ہیں
اب محبت مجھ سے نہیں چھوٹ سکتی
وہ میرا دل لوٹ لے گیا ہی
اب میں اپنی فریاد کس کو جا کر سناؤں
جو نہ ہوتا وہ ہوگیا ، اب کیا کرسکتی ہوں

اس میں خوبی یہ ہی کہ دونوں کی گفتگو موقع کے مناسب اور

موافق فطرت ہی اور کسی قسم کا تصنُّع یا تکلُّف نہیں پایا جاتا - اس قسم کی باتیں وہ بے تکلفی سے کئی جگہ لکھ گیا ہی مثلاً

اصل

جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز
تو معشوق کرتا ہی تیڑ پیچ ناز
کہ خوباں ہیں عادت سو اس دھات ہی
چھپی نیں ہی مشہور یہ بات ہی

مطلب

جب عاشق عاجز ہوکر نیاز دکھاتا ہی
تو معشوق ناز سے ٹیڑھی باتیں کرتا ہی
کہ حسینوں میں اس قسم کی عادت ہوتی ہی
یہ بات چھپی نہیں سب جانتے ہیں

شہزادے کے ہجر میں مشتری کی بیتابی اور اس کی آہ و فریاد کا بیان خوب لکھا ہی -

اصل

کہاں ہی وہ شہ زرملا نوجواں
کہاں ہی وہ شہ گنونتا گُن ندھاں
کہاں ہی وہ لالن مٹھی چال کا
کہاں ہی وہ ساجن لنبے بال کا
کہاں وہ چتر چنچلا من ہرن
کہاں وو سُگھر اچپلا ہی سجن
نہ مُنج دیس ہی سُکھ نہ مُنج رات
نجانوں کہ گمتا ہی شہ کس سنگات
جکوی نار اُس کن ہی اُس نار تھے
ہنجے رشک آتی ہی اس ٹھارتے
ہوے جل کُجل نین دیدار باج

مطلب

وہ بے مثل نوجوان شہ کہاں ہی
وہ گُن بھرا ہنر کا گنج کہاں ہی
وہ دلکش چال والا محبوب کہاں ہی
وہ لمبے بالوں والا معشوق کہاں ہی
وہ چنچل چالاک دل رُبا کہاں ہی
وہ باسلیقہ اچپل کہاں ہی
مجھے نہ دن کو سکھ ہی نہ رات کو
نہ معلوم شہ کس کے ساتھ عیش کرتا ہی
اگر اس کے ساتھ کوئی عورت ہی تو میں
یہیں سے اُس عورت پر رشک کرتی ہوں
میری آنکھیں تیرے دیدار بغیر جل بجھی ہیں

یکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج
رتن تھے سو تن پر انگارے ہوے
کہ مکھ چاند آنجھو سو تارے ہوے
ہریک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے
سُنا تھا اول سو اتال آگ ہے
کہی شاہ کے تئیں سو دھن یاد کر
دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر
مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے
کہ تن منج کنے جیو تج پاس ہے
چھڑا منج برھے کے تو جنجال تھے
توں غافل نکو اچ مرے حال تھے
کیا ہے برہ زیاستی داد دے
پریشان ہے جیو دل شاد دے
کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج منج
عجب کام آکر پڑیا آج منج
محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے
کہی بات میں راست ہور راست ہے

اب میں یار کے بغیر اکیلی کب تک رہوں
تن پر جو جواہر ہیں وہ انگارے معلوم ہوتے ہیں
چہرہ چاند اور آنسو تارے ہیں
میرے تن کا ہر ایک رُواں مثل ناگ کے ہے
پہلے سونا تھا اور اب آگ ہے
اس حسینہ نے شاہ کو یاد کر کے کہا
کہ اے شہ مرے دُکھے دل کو شاد کر
مجھے تیرے ملنے کی بہت آس ہے
میرا تن تو میرے پاس ہے اور دل تیرے پاس
تو مجھے فراق کے جنجال سے چھڑا
اور میرے حال سے غافل نہ رہ
فراق نے مجھ پر ظلم کر رکھا ہے تو داد کو پہنچ
میرا دل پریشان ہے تو اُسے شاد کر
کیونکہ تیرے سوا کوئی میری داد کو پہنچنے والا نہیں
مجھ پر اب بُرا وقت آ پڑا ہے
بڑا وہی ہے جو محبت میں بڑا ہے
میں نے یہ سچی بات کہی ہے اور یہ سچ ہے

تشبیہیں اور استعارے بھی بہت صاف اور دلچسپ لکھے ہیں۔ مثلاً زلفیں چہرے پر بکھر گئی ہیں تو اُن کالے بالوں میں دو آنکھیں ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے دو مچھلیاں جو جال میں پھنس گئی ہوں،

اچھیں نین اِس کیس کالے منے   کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے

اسی کی تشبیہ ایک دوسری طرح بیان کرتا ہے کہ آنکھیں بالوں میں اس طرح چمکتی ہیں جیسے بادلوں میں بجلی،

اُچھلتیاں ہیں بجلیاں ابھالاں تلے
کہ نیناں جھمکے ہیں بالاں تلے

معشوق کے بدن پر گوہر ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے سرو پر جگنو،

سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گہر
کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر

معشوق گھوڑے پر سوار ہوتی ہے تو اس کی کئی تشبیہیں دی ہیں جیسے دھنوئیں میں روشن انگارہ یا ناگ کے سر پر من یا جیسے کوّے پر مور بیٹھا ہو یا جیسے اندھیری رات میں مشعل۔

ہوئی سار شبرنگ ترنگ ہر دو نار
دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انگار
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر
کہ طاؤس بیٹھا مگر کاگ پر
سو شبرنگ ترنگ پر اچھے ناریوں
کہ مشعل دسے رات اندھاری میں جیوں

پیٹھ پر پڑی ہوئی چوٹی کو لکھتا ہے کہ گویا تختی پر خط ثلث کا الف ہے۔

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

ایک جگہ لکھتا ہے کہ بادشاہ کے انصاف سے دکھن ایسا آباد ہے جیسے پانی سے چمن،

بسا شہ کے انصاف تے یوں دکھن
کہ بستا ہے پانی سے جوں پھول بن

کہیں کہیں دکھنی یا عام ضرب الامثال بھی استعمال کی ہیں مثلاً

یہ قصّا وہ ملا ہوا دکھنی
بھروسے کرے بھینس کٹرا جنی

یا

وہ قصّا کہ مسکے کوں دانت آئے ہیں

یا

کوا کھودے پر کاج اپلے ڈُب مرے

یا

اگے بائیں ہے ہور پیچھیں کوا

قدیم دکھنی شاعر شعر کے وزن کی خاطر لفظ کو بُری طرح توڑ مروڑ دیتے ہیں۔ ضرورت شعری ایک چیز ہے لیکن یہ حضرات حد سے تجاوز کر جاتے ہیں۔

ان کے ہاں حرف کا گر جانا معمولی بات ہے جیسے

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام
ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے

ان دونوں مصرعوں میں د گر جاتی ہے۔

جکوئی یار سوں اختیار ہوے گا

اس میں کا صاف اُڑ گئی ہے

مجھے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کی
دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید

ان دونوں مصرعوں میں گ غائب ہے۔ غرض اس قسم کی مثالیں بہت ہیں۔

حرکات و سکنات میں بے تکلف ردّو بدل کر دیتے ہیں۔ مثلاً اس مثنوی میں آپ دیکھیں گے کہ عقل، فکر، وقت، صبح، مرد، عشق، اصل، شرم، شرط، طرز، درد، شعر کے درمیانی حروف کو فتح کے ساتھ استعمال کیا ہے، اسی طرح جہاں فتح ہے وہاں ساکن کر دیتے ہیں جیسے غرض کو غرْض۔

اسی طرح وہ ضرورت کے وقت اماله اور حذف کو بھی کام میں لاتے ہیں، مثلاً

کروڑ	کو	کرُڑ
عطارد	"	عطارید
سِر	"	سِیر
سورج	"	سوریج
تُج	"	تجّ، توج
کُچ	"	کچھ، کوچ
بغیر	"	بغر

بعض اوقات لکھتے تو پورا لفظ ہیں مگر پڑھتے اُسے حذف کے ساتھ ہیں جیسے کوئی کو کُئی یا صورت کو صُرت۔ یہ سب ضرورتِ شعری میں داخل ہیں۔

قدیم دکھنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات اور پائی جاتی ہے کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں۔ جیسے :-

کلمہ	بجائے	کلمہ
اخل	"	عقل
صفے	"	صفحے
خیریز	"	خارج
وخت	"	وقت
منا	"	منع
نخش	"	نقش
مستید	"	مستعد
نفا	"	نفع
وضا	"	وضع
ملاذا	"	ملاحظہ

قدیم دکھنی کتابیں پڑھتے وقت ایک بات کا اور خیال رکھنا چاہیے کہ اُس وقت بہت سے الفاظ کا تلفظ آج کل کے تلفظ یا تحریری صورت سے مختلف تھا۔ مثلاً ان کی ماضی مطلق میں آخری اَ سے پہلے یَ ضرور ہوتی ہے جیسے ملیا، رھیا، سُنیا وغیرہ، لیکن ان لفظوں کے تلفظ میں یَ کا تلفظ الگ نہیں ہے بلکہ یہ یائے مخلوط ہے اور اپنے پہلے حرف سے مل کر بولی جاتی ہے یعنے اس طرح کہ وزن میں ملا اور ملیا، سنا اور سنیا ایک ہوں گے۔

یہی حال جمع کا ہے۔ دکھنی جمع اں سے بنتی ہے جیسے

ہتیاں (ہاتھی) بڈھیاں (بڈھے) وغیرہ - ان کی ی بھی مخلوط سمجھنے چاہیے -

اگر ان چند باتوں کا خیال رکھا جائے جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہو تو بعض مصرعے جو بظاہر ناموزوں معلوم ہوتے ہیں ناموزوں نہیں رہیں گے -

مثنوی کے بیان میں موقع موقع سے چند غزلیں بھی آگئی ہیں یہ غزلیں خود وجہی کی ہیں - ان میں زبان اور خیال دونوں اعتبار سے ہندی کا پورا اثر پایا جاتا ہو - زبان سادہ اور شیریں ہو، الفاظ زیادہ تر ہندی ہیں اور بعض فارسی عربی لفظوں کو ہندی لب ولہجے میں ڈھال کر ہندی بنالیا ہو - عاشق عورت ہو اور مرد معشوق - فارسی ہندی الفاظ کا تناسب ایک اور اڑھائی کا پڑتا ہو - اور یہی ساری مثنوی کا حال ہو - یہ گویا اردو کی ابتدای ترقی یافتہ صورت ہو -

اس مثنوی سے ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہو کہ وہ اپنا تخلص "وجہی" اور "وجیہی" دونوں طرح لکھتا ہو -

یہ مثنوی میں نے دو نسخوں سے مرتّب کی ہو - ایک قلمی نسخہ میرے پاس ہو جو بہت پُرانا معلوم ہوتا ہو لیکن ناقص اور نامکمل ہو اور اوّل و آخر اور بیچ بیچ میں سے ورق غائب ہیں - دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن کا ہو جس کا عکس منگالیا گیا تھا - ان دونوں نسخوں سے مقابلہ کرکے یہ نسخہ ترتیب دیا گیا ہو - چونکہ میرا نسخہ ناقص ہو اس لیے بعض لفظ اور بعض مصرعے صاف نہیں ہوئے اور جیسے برٹش میوزیم کے نسخے میں تھے ویسے ہی لکھ دیے گئے -

جہاں تک میرے نسخے نے ساتھ دیا تصحیح میں دقّت نہیں ہوئی۔

میرے نسخے کی دو خصوصیتیں قابل ذکر ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ زیادہ بڑا ہے یعنے اس میں بعض بیان ایسے ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں نہیں۔ مثلاً سفر میں شہزادے کو جو مہمیں پیش آئی ہیں وہ لندن والے نسخے میں صرف دو ہیں، اژدہے اور دیو کی لڑائی۔ لیکن میرے نسخے میں سیمرغ کا بھی مقابلہ ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مقامات میں اضافہ ہے۔ اگر یہ بیانات مکمل ہوتے تو میں مثنوی کے متن میں شامل کر دیتا، اس لیے مجبوراً جتنا حصہ موجود ہے وہ ضمیمے کے طور پر اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر اشعار بھی زیادہ ہیں، وہ شعر داخل کر دیے گئے ہیں اور اُن کے شروع میں (ن) لکھ دیا گیا ہے تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ میرے نسخے سے لیے گئے ہیں۔ میرے نسخے میں ایک غزل بھی زائد نکلی جو داخل کر دی گئی ہے۔ کتاب کے حاشیہ میں جو لفظ دیے گئے ہیں وہ میرے نسخے میں ان لفظوں کا بدل ہیں جو برٹش میوزیم کے نسخے میں ہیں اور پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ میرے نسخے کے لفظ زیادہ مناسب اور برمحل ہیں۔ ایک دوسری خصوصیت میرے نسخے کی یہ ہے کہ اُس کا رسم خط عجیب قسم کا ہے۔ خط نسخ ہے لیکن الفاظ میں اکثر حروف علت کا کام اعراب سے لیا ہے۔ خصوصاً اُن حروف علت کے لیے جو لفظ کے آخر میں آتے ہیں۔ مثلاً اس مصرع کو "جو بولے ربط بولے تو بیتاں پچیس" یوں لکھا ہے "جوب ربط بولِ توں بیتاں پچیس"

میں نے اس رسم خط کا عکسی نمونہ بھی کتاب میں دے دیا ہے۔

چونکہ کتاب قدیم زبان میں ہے، اس میں بہت سے نامانوس اور غریب الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن کا سمجھنا دشوار ہے، خاص کر ٹھیٹ دکنی لفظ جن کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لیے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک فرہنگ بھی لکھ دی ہے۔

باوجود احتیاط کے چھپنے میں غلطیاں رہ گئی ہیں۔ بعض غلطیاں ایسی ہیں جو چھپنے کے بعد معلوم ہوئیں۔ اس لیے غلط نامہ بھی آخر میں لگا دیا گیا ہے۔ قدیم زبان کی کتابوں کا صحیح چھپنا ویسے بھی دشوار ہے۔

عبدالحق

آنریری سکرٹری انجمن ترقی اردو

حیدرآباد دکن

یکم اگست ۱۹۳۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حمد

توں اول توں آخر توں قادر اچھے
توں مالک توں باطن توں ظاہر اچھے

توں مُحصی توں مبدی توں واحد سچّا
توں توّاب توں رب توں ماجد سچّا

توں باقی توں مُقسِم توں ہادی توں نور
توں وارث توں منعم توں بر توں صبور

توں ستّار ہور توں سو جبّار ہے
توں وہّاب ہور توں سو قہّار ہے

توں رزّاق ہے ہور تو تجھیں عظیم
توں فتّاح ہے ہور تو تجھیں علیم

توں قدّوس ہے ہور تو تجھیں سمیع
توں قیّوم ہے ہور تو تجھیں بدیع

توں رافع اچھے ہور تو تجھیں علی
توں جامع اچھے ہور تو تجھیں ولی

تُجھیں ہے ملک ہور تو تجھیں سلام
تُجھیں ہے مُہیمن تو تجھیں نیکنام

تُجھیں ہے معز ہور تو تجھیں بصیر
تُجھیں ہے مُذل ہور تو تجھیں خبیر

تُجھیں حافظ ہے ہور تو تجھیں حسیب
تُجھیں حق اچھے ہور تو تجھیں منیب

تُجھیں ہے خلیل ہور تو تجھیں کریم
تُجھیں ہے عزیز ہور تو تجھیں حکیم

تُجھیں باسط ہے ہور تو تجھیں قریب
تُجھیں قابض ہے ہور تو تجھیں مُجیب

تُجھیں ہے لطیف ہور تو تجھیں غفور
تُجھیں ہے حفیظ ہور تو تجھیں شکور

تُجھیں ہے حلیم ہور تو تجھیں شدید
تُجھیں ہے قوی ہور تو تجھیں مجید

تُجھیں حیّ ہور تو تُجھ ستّار ہے
تُجھیں مُحی ہور تو تُجھ غفّار ہے

تُھیں واحد ہے ہور توں تھیں احد
تُھیں مُقسط ہے ہور توں تھیں صمد

تُھیں ہے وکیل ہور توں تھیں شہید
تُھیں ہے مُعید ہور توں تھیں حمید

رؤف ہور رشید ہور مانع تُھیں
ودود ہور غنی ہور نافع تُھیں

کبیر ہور واسع ہے سبحان توں
کریم ہور رحیم ہور رحمان توں

ممیت ہور متیں مغنی ہور ضار توں
مقدم مؤخر ہے کرتار توں

اسے توں انھا توں اچھیگا تُھیں
رہچے توں رچیا توں رچیگا تُھیں

ہمیں عین توں اس ہیں ہے عین نور
توں نزدیک ہمارے ہمیں تجھتے دور

گمے رات دن یوں ہمن سنگ توں
کہ جیوں نیبر ملکر اچھے رنگ سوں

توں اچھتا اہے جیو جیوں دل بھتر
ہمیں ڈھونڈتے تج کدھر کا کدھر

بتیا توں(۱) ہے نزدیک جانے نہ کوئی
قدیم آشنا ہور پچھانے نہ کوئی

تجے فام نے فام کا کام نیں
ترے کام کچھ فام کوں فام نیں

یہاں عشق دائم پریشان ہے
یہاں خیال ہور وہم حیران ہے

سماسات سُدسٹ پریشان ہو
تجے ڈھونڈتے پھرتے حیران ہو

زمیں سُست ہوی یوں جو ہلتی ناہیں
ہُوے پانو ماندے جو چلتی ناہیں

سورج چاند تارے نہ چک ٹھیرتے
تو کاں ہے تجے ڈھنڈتے پھیرتے

ولے کون جانے کے توں کاں اہے
تُھیں جانتا ہے اپی جاں اہے

تیری قدرت آنگے ہے ذرے تے کم
عرش ہور کرسی و لوح و قلم

اچھے تج سمد بیچ سینپیاں سماں
دھرت سات بلونڈ نو آسماں

بنایا گھراں اسمیں بے(۲) دھات کے
ستاریاں تے آلے اتم ذات کے

اپے پارکی ہور اپے مشتری
اپے ہے غواص ہور اپے جوہری

اپی شہر آپیچ بازار ہے
اپے بیچ آپی خریدار ہے

---

(۱) تجکوں (۲) کے

وہی ایک کرتا ہے بھو دھات بھیس | کدھیں رات ہووے کدھیں ہووے دیس

اپی دیس ہے ہور آپیچ رات | اپی جھاڑ ہے ہور آپیچ پات

اپی پھول اپی پھل اپی بن اہے | اپی چاند اپی سور اپی گھن اہے

غرض ایک آپیچ سب ٹھار ہے | اسی نور کا سب ہیں جھلکار ہے

خدایا بڑا توں بڑائی ہے تج | ہمیں سب بندے ہیں خدائی ہے تج

بنایا توں آدم کوں بھو چاؤ سوں | سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں

ملنہار یکٹھار نیں ہے یو چار | ترے ڈر تے ملکر رہے ایک ٹھار

کرے آگ کوں پانی پانی کوں آگ | کوے کوں سو ہنس ہور ہنس کوں سو کاگ

خدا ہے توں یو کام تجکوں سہائے | کہ جیوتے کوں مارے موے کوں جلائے

کہ بس دیک(۱) نیں مارتا ناگ کوں | رکھیا ہے توں پانی منے آگ کوں

بنایا مشک مرگ کی ناف میں | دیا رزق سیمرغ کوں قاف میں

بھونگ کوں خورش جب توں بارا کیا | سمندر کے تیئں آگ چارا کیا

بھلے اور برے کوں دیا رزق اپار | کہ جیوں نیر برسے بدل ٹھار ٹھار

وے مینہوں بی کیں پڑے نا پڑے | ترا رزق سب کوں سدا آپڑے

بندیاں کوں کسی بات کا غم ناہیں | بھریا ہے خزانہ ترا کم نہیں

توں جھاڑاں کوں کپڑے دیا سبز پان | معلق رکھیا ہے زمین آسمان

دلوا کر چندر شمع کر بھان کوں | دیا یادو جگ کے شبستان کوں

پتنگ کوں دیے کا پرت لائیا | کمل پر توں بھونرے کو لُبدائیا

دیا بید(۲) تیں بجہ بجن نار کوں | چھپا کر رکھیا بیج میں جھاڑ کوں

ہریک بن کے دُرجگ کے تئیں جگ اَدھا | خزاں قفل کیتا ہے کیلی بہار

توں آدم کے فرزند کوں کھانے مدام | دھرت ہور انبر دیا خوش انام

---

(۱) دیسے کے (۲) رکھے نطفے میں کیوں چھپا ہاڑ کوں

عجب تیری قدرت کیرے کام ہے
سمجھنے دو قدرت کسے فام ہے

تیرا شکر واجب ہے ہر دم اپار
کیا نعمتاں جگ پہ نازل ہزار

سکے کون تیرا شکر سارنے
ہے قدرت کسے یاں جو دم مارنے

جگچ ہے سو تیری چھپی حکمتاں
سکے فام[۱] نے عقل سوں کوئی کہاں

اگر جو کرم ہوے تیرا اُس اُپر
چھپی حکمتاں ہوے عیاں اُس اُپر

سکت ہے تجے توں جگت کا دھنی
کیا جائے تجکوں دھنی ہور غنی

نجا دل کی انکھیاں سوں دیکھوں جدھر
کہ تج بن نہیں کوچ پڑتا نظر

جے چیز اپنی قدرت تے پرگٹ کیا
سو رہنے اپس ٹھار ہر گھٹ کیا

ترا مر......[ل] جگ ہیں بھرپور ہے
ہر یک ٹھار روشن ترا نور ہے

کہ توں نیٔں سو کوئی ٹھار دستا نہیں
نہ یک ٹھار ہے توں اچھے ہر کہیں

بندیاں پر ہے تیرا کرم ایک دھات
ہے تیری نظر سب پہ ہر ایک سات

کرم سب بندیاں پر کرنہار توں
میا سب پہ یکرنگ دھرنہار توں

کیا ہے تُہیں کر کریما کرم
بقا کوں بقا ہور عدم کوں عدم

دکھایا بقا کوں عدم ہیں تھے توں
بنایا[۲] ہے شادی کوں غم میں تے توں

توں صاحب حکم سب پہ دھرتا اچھے
جگچ کرنے منگتا سو کرتا اچھے

منجے بے نیازی دے دو جگ منے
منجے سرفرازی دے دو جگ منے

در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہ

مہربان صاحب غنی ایک توں
کرم کی نظر سوں منجے دیک توں

کمینا بندا سب تے کمتر ہوں میں
گہر گر منجے توں کہ کنکر ہوں میں

اگر نور تیرا سٹے چک پہ شاب[۳]
عجب نیٔں جو کنکر ہوئے آفتاب

ل یہاں لفظ مٹ گیا ہے۔ غالباً "معرفت" ہوگا۔

(۱) فاہمے (۲) بنایا کر (۳) شہاب

مرے دل کوں روشن کر اپ نور تے — تجلّی دے اگلا چندر سور تے
نہیں مجکوں آدھار تج باج کوئی — میاونت داتار تج باج کوئی
خدایا مُنجے خیر دے شر ستی — نڈر کر بڑیاں کے بڑے ڈرستی
نڈر(۱) سب تے کر درنوں اپنا دلا — دو جگ ہیں مُنجہ اپنا نوں جپنا دلا
الٰہی الٰہی گنہ گار ہوں — گنا ہاں ہیں اپنے گرفتار ہوں
گنہ کی گرفتاری تھے دور کر — ثواباں سوں توں مُنج کوں پُرنور(۲) کر
عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس
گنہ گار بندے ہمیں نھار تھے — بہر آئیں کیوں تیرے اپکار تھے
جو توں بول بھیجیا سو سب ساچ ہے — ہمیں نیں سُنے چوک ہمارا چ ہے
خلاصی دے مُنج جگ کے جنجال تے — توں غافل نکو اچھ میرے حال تے
گنہ گار ہمیں سب گنہ گار ہے — جُکچ توں کرے سو سزاوار ہے
سچا ایک صاحب ہے سُبحان توں — کہ ما باپ تھے ہے مہروان توں
گناہاں تے میرے مُنجے رُچہ نہیں — جو توں بخشنے آئے تو کچہ نہیں
جو جوش آئے دریا تیرے پیار کا — گنہ دھوسے ٹل ہیں سینسار کا
ہمن پاپ تے پُن ترازیاست ہے — نہیں شک کچ اس میں کہ یوراست ہے
خدا کوں جُکچ کام بھاتا اہے — سو مُنج ہات تے نیں ہو آتا اہے
تخم خوب نیں کچ ہمن کشت میں — عمل ایسے کیوں جائینگے بہشت میں
توں بخشیا ہے بھی ہور بخشائے گا — گنہ گار کوں بہشت میں لیائے گا
مُراد ہے ہر ایک خوب ہور زشت کا — کہ دیکھیں تماشا تری بہشت کا
دلا مُنج میرے دل کے مقصود توں — کہ مولا سچا ہور معبود توں
تیرا شکر ہمنا تے کیا ہوئے گا — توں دھو یا گناہاں سو بھی دھوئے گا

---

(۱) نڈر (۲) سپُور

تُہیں ایک آپیچ سب کا ادھار ۔۔۔ تُہیں ایک ساچا ہے پروردگار
تُہیں ایک پرگٹ ہے ہر شئے منے ۔۔۔ تُہیں ایک اچتا اچھے ہیے منے
رھیا یوں توں آدم کے دل تنگ میں ۔۔۔ کہ جیوں آگ پنہاں اچھے سنگ میں
عبادت کی چکمک وکف صدق اپار ۔۔۔ ملا قلب کے سنگ سوں ایک ٹھار
جو تینو لو ملکر اپچے ڈھنگ سوں ۔۔۔ چُھپی آگ پرگٹ دِسے سنگ سوں
دیوا دل بتی دم مندھر جسم ہے ۔۔۔ اگن جیو ہور تیل تجٓ اسم ہے
بڑی باد تے یک کدھن رکھ اسے ۔۔۔ جتن رکھ جتن رکھ جتن رکھ اسے
کہ سب کوں سنبھالن ہارا ہے توں ۔۔۔ دو جگ جیو کا پیو پیارا ہے توں
خوش آواز ذکوں کیا ہے تُہیں ۔۔۔ سو ہر جیو کوں جیو دیا ہے تُہیں
اگر ذکوں جیو نیں تو کیوں بولتی ۔۔۔ چُھپے راز کے پردے کیوں کھولتی
سمجھ دیک ای دل توں دک فکر سوں ۔۔۔ نکو غافل آچ اس کرے ذکر سوں
کسے جیو نے کا نت پتیارا اچھے ۔۔۔ کہ جیو جس کوں کہتے سو بارا اچھے
نکو بھول توں جگ کے اس چاؤ پر ۔۔۔ پتیارا کیا نیں کنے باد پر
دغا دیے شیطان اس شہر میں ۔۔۔ شکر کوں ملا کر رکھیا زہر میں
بُھلاتی ہے دنیا بہوت ساز سوں ۔۔۔ نکو جیولا اس دغا باز سوں
وفا نیں کرے یو اچھوں کس ستی ۔۔۔ کہ ہرگز وفا نیں ہُوا اس ستی
دغا دے گی تجٓ توں دغا کھا نکو ۔۔۔ مُسلّم اُسے سُو(۱) تج جیولا نکو
جو جیو لایگا تو خدا سوں لگا ۔۔۔ محمد نبی مصطفےٰ سوں لگا
دو دن اس دنیا میں توں لچ اس اصول ۔۔۔ کہ تجٓ تے خدا خوش اچھے ہور رسول
ارے دل توں غفلت میں تے بھار ہو ۔۔۔ کِتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو
تجٓ اس پنت میں کیوں نیند آتی اچھے ۔۔۔ دنیا رہگذر عمر جاتی اچھے

(۱) بی اس سوں توں

تو مست ہے دنیا کا خبر نیں تجے | خبر لے خبر یو اگر نیں تجے
توں غافل ہے آچل مری بات میں | سنپڑتا ہے کی حرص کے ہات میں
ہوا حرص جو دور کرتے اہیں | بڑا مرتبا سب میں دھرتے اہیں
جو تج حکم مہ تا بہ ماہی اچھے | سلیمان کی پادشاہی اچھے
نکو توں غروری سوں مغرور ہو | ہوا حرص کے ہات تے دور ہو
ہمیں بات سارو نمن یاں اچھے | رناواں ہمارے گھراں واں لچھے
بکٹ گھاٹ سنبھال اُس گھاٹ میں | کنے گھر کیا نیں اجھوں باٹ میں
دنیا باٹ مایا سو ایمان ہے | وہاں باٹ پاڑو سو شیطان ہے
چُھپا کر جتن رکھ تو ایمان کوں | سنپڑنے نکو واں دے شیطان کوں
توں دو کام کر جو تجے کام آئے | کہ پچتا کر آخر توں حیفی نہ کھائے
دنیا میں توں آیا تو کچ کام کر | خدا کوں جو بھاتا ہے سو کام کر
کہ دائم رہنے کا نہیں ٹھاریاں | نہیں کوئی آیا ہے دوباریاں
جُکچ یاں تھے سنگات لے جائے گا | دوگن ترگن اس کا توں واں پائے گا
سکے گا توں کوشش کر اس بات میں | جو کچ خوبی آوے ترے ہات میں
توں اس کی عبادت میں دن رات لچ | توں اس کا ہوا اُسکیچ سنگات اچ
نکو چھوڑ صاحب کی خدمت توں کر | کہ خدمت تے ہوتا ہے پیارا نفر
مشارے کوں حاضر ہو نوبت چکائے | نفر چاکری چور کیا کام آئے
خدا حق ہے حق کوں نکو توں بسار | کہ مرنا ہے حق ہور جینا اُدھار
خدایا توں مُنج پر دیا دِشت دھر | ترا پیار یکدھات ہے سب اُپر
سرافراز سب کوں کرنہار توں | کہ دھرتا میا ہور دھرنہار توں
تُہیں حُسن کوں جگ میں نپجائے کر | کریا عشق کوں عاشق اس کے اُپر

چھپایا ہے یو دو میں اپنا توں راز   یکسکوں دیا ناز یکسکوں نیاز
جو عاشق سچا ہور جانباز ہے   عیاں اُس اُپر یو چھپیا راز ہے
دے مُنج عشق مجنوں سے دیوانے کا   پلا مے محبت کے میخانے کا
محبت کیرا مے جو پیتا اہے   مرگ اس کوں نیں جم وہ جیتا اہے
محبت کی مے کوں پلا توں مُنجے   نکو مار دائم جِلا توں مُنجے
جو جگ ہیں سدا کال جیتا اچھوں   محبت کیرے مے کوں پیتا اچھوں

نعت

محمّد نبی ناتوں تیرا اہے   عرش کے اُپر چھانوں تیرا اہے
کہ چودہ مُلک کا توں سلطان ہے   علی سا تیرے گھر ہیں پردھان ہے
اسی ہور یک لاک پیغمبر آئے   ولے مرتبا کوئی تیرا نہ پائے
چھپیا نور سب کا ترے نور انگے   کہ جیوں تارے چھپتے اہے سور انگے
مسیحا بندا آج تج راز کا   مُعلّم اہے نوح تج جھاز کا
خدا سوں گمے توں جہاں ای خلیل   نہ عیسا وہاں آئے نا جبرئیل
عرش کرسی تج گھر ہے در آسماں   توں سورج ہے بادل ترا سایہ باں
ملایک اہیں جیتے اسمان میں   رہیں رات دن سب ترے دھیان میں
توں سلطان مصحف علَم ہے ترا   نبیاں ہور ولیاں سب حشم ہے ترا
اول ہور تھا دین اب ہور ہوا   محمد تے یو دین ور زور ہوا
بندے ہو کے خدمت کریں تیرے گھر   ازل ہور ابد ہور قضا ہور قدر
ترا دین جس دن تے پرگٹ ہوا   سو اُس دن تے سب کفر تلپٹ ہوا
محبت مروت وفا ہور حلم   حلیمی سلیمی عمل ہور علم

توں پیدا ہوا یو ہویدا ہوے
اول یو نہ تھے تج تے پیدا ہوے

پتیاں خصلتاں خوب ہے کس منے
غضب ہور غصہ نہیں جس منے

نود نو ہیں تج نانو یک نانو نیں
توں رب چھانو ہے چھانو کوں چھانو نیں

توں نور ہور نورِ چہ ترا نانو ہے
کہ چند نا تج چندر کیرا چھانو ہے

جو دن چھانو تیرا اُجالا اچھے
نہ نس توں کہ تج چھانو کالا اچھے

کہ توں نور تج چھانو بھی نور ہے
اندھارا اُجالے ستی دور ہے

اُجالا سو دِبس ہور رات اندکار
نہیں ملکر اچھتے یو دو ایک ٹھار

اُجالا ہے جاں واں اندھارا نہیں
اندھارا ہے جاں واں اُجالا نہیں

ترا چھانو دو ہے جو کہہ طور تے
نکلنیچ جھمکیا ادکھ سور تے

تری چھانو کا نور جگ دیک کر
خبر سُن کے موسیٰ ہوا بے خبر

جو دیکھے تری چھانو کا ذرہ نور
پڑے مست ہو جُھیں پوانبر تے سور

امیدوار ہے جگ ترے پیار کا
کہ بخشائے توں پاپ سینسار کا

شفاعت کرنہار سب کا تُہیں
اپی لاڈلا ایک رب کا تُہیں

ذکر معرج

صفت کر توں معراج کی رات کا
کہ جاگیا اچھے بخت تج بات کا

اتھا اُس رین کوں عجب کچھ نور
کہ لاکھاں نے چانداں کروڑاں تے سور

ملک زر گراں زر لے کر سور کا
مُلمّا انبر کوں کیئے نور کا

نبی آتے ہیں کر سُنے جب یو بات
سنوارن لگے نو انبر دھات دھات

ملایک ملے تھے نو اسمان کے
مقرب بڑے پاک بھومان کے

جو جبریل تے پائے خوشں یو خبر
بجانے لگے سب طبل عرش پر

نبی تھے اچھوں آپنے گھر منے | جو غوغا کیئے قدسی انبر منے
نبی آج ہمارے یہاں آئیں گے | ہمیں سب اُنو کا درس پائیں گے
ملایک اُچھلنے لگے ذوق سوں | سو حضرت کے دیدار کے شوق سوں
فرشتے سورج چاند تارے تمام | تو اسمان کے رہنہارے تمام
قدم بوسی کے شوق تے دھائے کر | رہے پہلے اسمان ہیں آئے کر
جُدا تھے سو ملکر سبھیں ایک ٹھار | خوشیاں عیش کرتے اتھے بیشمار
جو ویسے ہیں جبریل اُتر آئے کر | بشارت سو حضرت کنے لیائے کر
بغل میانے غاشائے کر خاصہ دار | ہُوا جبرئیل ہور پکڑیا تکھار
نبی کوں سرا کر بہوت دھات سوں | نزیک آکے بولیا مٹھی بات سوں
کہا تج خدا نے کیا ہے سلام | بُلایا تجے آج اپنے مقام
بڑی رات ہے آج معراج کی | مبارک اچھو رات تج آج کی
نبی بات یو سُن کہے جائیں چل | چھپیاں نعمتاں غیب کیاں پائیں چل
سواری کی خاطر نبی کی وثاق | لیکر آئے سنگار تیزی بُراق
بُراق آج خوش گرم جیوں برق ہے | کہ سرپا نو لگ نور میں غرق ہے
چڑیا پیٹ پر اُس کی وو ماہتاب | لگیا اُڑنے اسمان پر جیوں شہاب
فرشتے یکایک اُٹھے دیک کر | خدا کے نبی کوں وو سب نیک کر
اول بیگ جا پانو پڑنے کے تیں | اپس میں اپے لاگے پڑنے کے تیں
جو ایک ایک آکر پڑے پانو سب | کھڑے رہے ادب سات یک ٹھانو سب
نبی خنگ کوں واں تے آنگے چلائے | ملک سب نبی سات انبراتے آئے
ملایک سبھیں آئے تھے حال ہیں | سو ویسے پڑے پھر کو غلغال میں
پڑی کیس کی چھانو جوں فرش پر | اُچھلتی وو جا کر کھڑی عرش پر

شفق غاشیا ہور ترنگ نچ ہے — ترنگ نیچ ہوا سار سور نچ ہے
نہ رہے ٹھیر نو آسماں میں نبی — گئے لامکاں کے مکاں میں نبی
کھڑے رہے براں جبرئیل ہور براق — نہ تھا ذری اتنا انو میں نفاق
ندا غیب تے آکے حضرت کنے — بُلالے گیا واں تے خلوت منے
کسے فام خلوت میں واں کیا ہُوا — خدا ہور حضرت میں واں کیا ہُوا
محمد کوں جس رات معراج ہُوی — نہ تھا دوسرا واں علی باج کوی
انو تینو کوں بات یو فام ہے — سمجنا وو چوتھے کا نیں کام ہے

منقبت

توں جگ کا پیارا توں جگ کا ادھار — خدا کا توں ہمدم نبی کا توں یار
توں ہت کھڑگ لے جب کتا کفر دھوے — تو مسجد منے دین کی بانگ ہوے
کیا مومناں کافراں مار مار — کفر کا دندی دین کا دوستدار
مسلماں کی صف کوں تجتے ہے نام — وو صف جوں ہے تسبیح توں جیوں امام
خبر سب اسے نیک ہور بد کی تج — سُہاتی ہے جاگا محمد کی تج
چھڑایا اسے دین کا بند توں — خدا کی خلق کوں دیا پند توں
اتھے یار سب یار بند بھوت کر — بھروسا نبی کا اتھا تج اُپر
کیا کفر سب خار پامال کر — نبی کا رکھیا دین سنبھال کر
محمد کی جاگا کنے پاے نا — تج اچھتے کسی ہور کوں آے نا
بڑا یار یاراں منے یار توں — کہ پایا محمد کیرے ٹھار توں
سدا رحم تج پر ہے رحمان کا — توں پیارا پیارا اہے سبحان کا
نو اسمان سارے کی ہست ہے ترے — زبردست سب زیر دست ہے ترے

رہے گھر میں چھپ رستماں سے سوار
نکلتے نہیں کوئی در تھے بہار

کسے ہے کلیجا ترے سم ہونے
کسے زور ہے تج سوں ہم تم ہونے

توں ایک ہے تجے کوئی جوڑا نہیں
کہ لئی ہے شجاعت یو تھوڑا نہیں

جو کاماں کیا ہے شجاعت کے توں
خبر نیش ہے رستم کی ارواح کوں

غنی دین سب کفر قلاش ہوا
شجاعت ترا جگ میں یوں فاش ہوا

کہ رستم کی ارواح تج دھاک تے
اچھل کر پڑی بھار آ خاک تے

توں مارا ہے کفار کوں آکے جاں
جھری لھو کی اجنوں اُبلتی ہے واں

ترا کھڑگ مرغ ہے عجب ریس کا
کہ چارا چمرے دند کے سیس کا

دندیاں پر جو توں کھڑگ چکہ کھینچ دھائے
چھٹے جل کوں تھنڈ آگ کوں تاپ آئے

عجب اژدہا ہے ترا ذوالفقار
کہ یکدم سوں جالیا ہے سالم کفار

ہوا کفر کالا اسی دم سنی
کہ مار یا اہے دم اُنے ہم ستی

جو خونریز تج ہات میں کھڑگ ہے
سو وو کھڑگ کفار کا مرگ ہے

جو چُک تج غضب بحر او بر ہوے
تو خشک ہوے کر بحر جیوں بر ہوے

بڑیا ہے ترا دھاک نوکھن مینے
توں وو شیر دل ہے کہ نہیں بن مینے

جو آیا نزیک اژدہا چوک کر
سٹیا دو طرف اُس کوں دو ٹوک کر

اگر عرش کوں کوی سٹے ٹھیل کر
توں جیوں گیند امانت لیوے جھیل کر

جو سیمرغ سم ہوے ڈھینائی(1) تے
کرے ٹکڑے باریک توں رائی تے

اگر نعرہ مارے توں ای شیر جان
ہدر کر زمیں پر پڑے آسمان

سورج کوں جو گھورے توں نک ڈاٹ کر
چڑے عرش پر دھاک تے نھاٹ کر

جو قلاب اچتا زمیں کے دنبال
تو اسمان پر اُس کو ستا اچھال

تھوا تج انگے موم جیوں نرم ہے
کہ غصا ترا آگ ستے گرم ہے

(1) گم نامی

جو اُٹھے ہونو کھم پڑیں پُشت سوں　　رکھے تھانب کر توں یک انگشت سوں
انبر دھرت تے(۱) حال تج زیاست داؤ(۲)　　کہ گینداں سو بھراں(۳) ہیں چوگان باؤ
اگر زور وو زورمند شہ کرے　　گھڑی کر تو اسمان کوں تہہ کرے
اسی دھاک تے شاہِ مردان کے　　پڑیا تھو کلیجے ہیں اسمان کے
جو ہنسنے سے تیغ توں دھیر کر　　زمیں کوں دو وصلی کرے چیر کر
اگر ہاک مارے توں آحال ہیں　　چھپے عرش جا ڈر تے پاتال ہیں
کیا رد سبھیں کفر کے کام کوں　　دیا زور پھر کر توں اسلام کوں
نہ کیوں معتقد ہوے سب جگ ترا　　کہ حضرت کھوے پر لیے پگ ترا
خدا جانتا حق کے یوں راست ہے　　کہ تج حلم تج غصہ تے زیاست ہے
صفت کیا کروں ہیں ترے حلم کا　　شجاعت عمل بخشش ہور علم کا
لگیا تج حکم بیچ جل تھل ہونے　　توں آخر ہوا سب تے اوّل ہونے
وہی بل ہے آخر جو کچ بل ہووے　　جو آخر ہوا او وچ اوّل ہووے
خلافت تے اونچا ترا ٹھار تھا　　خلافت تجے بیس نا عار تھا(۴)
بڑا تو بچ آخر بڑا توں اصل　　توں ظاہر ہیں آخر ہے باطن اول
نہ تھا دل ترا خسروی پالنے　　خلافت کیا دین سنبھالنے
ترا مرتبا اونچ تے اونچ ہے　　اول توں ہے آخر کوں بی توں بچ ہے
بڑا توں بڑے ہے ترے سب یو کام　　خلافت ہوئی ختم تج پر تمام
علیؑ کا محب نیں جکوی سچ توں جان　　حرامی پنے کا وہی ہے نشان

در صفت عشق گوید

بڑا عشق کا سب تے درجا اہے　　کہ یکجا نہیں عشق ہر جا اہے

---
(۱) دو　(۲) ڈاؤ　(۳) بھراں

اگر عشق کچھ بلبلاں کوں جو نیں
تو کی آہ نالے کرے پھول تیں

اگر عشق نیں ہے تو کی شمع پر
پتنگ اپسے جالے ستم آئے کر

اگر نیں ہے عاشق چکور چاند کا
تو راتاں کوں وو کیا سبب جاگتا

کہ لیلیٰ و مجنوں جو کہواے ہیں
سو اس عشق تے ناؤں یوں پائے ہیں

جو یوسف کی عاشق زلیخا نہ ہوی
نہ کرتا اُسے آج لگ یاد کوی

ایاز ہور محمود جو دو اہیں
سو مشہور اس عشق تے وو اہیں

جہاں دو ہیں واں عشق بن رُچ نہیں
نہیں عشق کچھ جس ہیں وو کچ نہیں

اسی عشق تے عاشق ہے سرفراز
پچھیں یا حقیقت اچھو یا مجاز

در شرح شعر گوید

کتا ہوں تجے پند کی ایک بات
کہ ہے فائدہ اس منے دھات دھات

جو بے ربط بولے توں بیتاں پچیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

سلاست نہیں جس کیرے بات میں
پڑیا جاے کیوں جڑ لے کر ہات میں

جسے بات کے ربط کا فام نیں
اُسے شعر کہنے سوں کچ کام نیں

نکو کر توں لئی بولنے کا ہوس
اگر خوب بولے تو یک بیت بس[۱]

ہنر ہے تو کچ ناز کی برت یاں
کہ موٹاں نہیں باندتے رنگ کیاں

وو کچ شعر کے فن میں مشکل اچھے
کہ لفظ ہور معنی یو سب مل اچھے

اُسی لفظ کوں شعر میں لیائیں توں
کہ لیایا ہے اُستاد جس لفظ کوں

---

۱ اس شعر کے بعد انڈیا آفس کے نسخے میں یہ شعر درج ہے جو ظاہر ہے کہ اس مثنوی کا نہیں ہو سکتا۔ میرے نسخے میں نہیں ہے۔

نولاسی ہور نازک کہاں ہور وہ سل جیسی لاٹ
چندن کیرے رتی بھلی نا بھارا ابھر کر کاٹ

اگر فام ہے شعر کا تجکوں چھند　　چُنے لفظ لیا ہور معنی بُلند
رکھیا ایک معنی اگر زور ہے　　ولے بھی مزا بات کا ہور ہے
اگر خوب محبوب جیوں سور ہے　　سنوارے تو نورًا علیٰ نور ہے
اگر لاک عیباں اچھے نار میں　　ہُنر ہو دِسے خوب سنگار میں
ہُنر مشکل اُس شعر میں یوچ ہی　　که تھوڑے اچھیں حرف معنی سولے
جو معنی ہے معشوق بھو دھات کا　　پنایا ہوں کسوت اسے بات کا
نہ نیچے نہ بیچیا ہے گن گیان میں　　سو طوطی مُنج ایسا ہندستان میں
که باتاں یو سُن کر مری گیان کیاں　　رھیاں ٹھک ہو قمریاں خراسان کیاں
جتے شاعراں شاعر ہو آینگے　　سو مُنج تے طرز شعر کا پاینگے
که فیروز محمود اچتے جو آج　　تو اس شعر کوں بھوت ہوتا رواج
که نادر تھے دو نوبی اس کام میں　　رکھیا نیں کنے بول اچھوں فام میں
یو سب شعر کہتے یو سب شعر نیں　　که بولاں کدھر ہور معنی کہیں
شعر گرچہ تی لوگ جوڑے اہیں　　بُرے بھوت ہور خوب تھوڑے اہیں
دو جگ جس اُتم ہیرے کا مول ہے　　دو ہیرا سو ہر ایک مرا بول ہے
رتن بے بدل یو مرے جاں بکائیں　　وہاں چاند سورج دلالی نہ پائیں
بجن موتی یو دیکھ نپٹ لاج تے　　سمد پانی گل کر ہوا لاج تے
که مانک موتی یو اتم ذات کے　　نہیں دیکھیا میں کتیں اس دھات کے
جو کوئی جوہری ہے سو پیچھان کر　　منگے گا رتن کوں قدر جان کر
پرکھ دیک توں کانچ ہور پاچ کوں　　برابر نہ کر دود ھور چھاچ کوں
بہا ایک نیں کانچ ہور پاچ کوں　　لذت دیک ٹک دود ہور چھاچ کوں
جہاں پاچ اچھے گا وہاں کانچ کیا　　جہاں دود اچھیگا وہاں چھاچ کیا

---

(۱) اچھتا (۲) خوب سوجان کر

نہ یو بات ہر ایک کے سات ہے　　جکوی عارف ہے اُس سوں یو بات ہے
توں پھل چاک دیکھ ہور لذت کوں فام　　نہ کر مول سب کا سکٹ تین دام
جو کرنا یکسکا ہنر دیک کر　　ہُنر وندا سے نیں کتے ہے ہُنر
نوا دل تے لیانا ہے مشکل کنا　　کہ آسان ہے دیک کر بولنا
جکوی یوں کرے اس میں کچ فام نیں　　ہُنر دیک سکنا بڑا کام نیں
ہُنر وند اس کوں کھیا جائے گا　　جکوی اپنے دل تے نوا لیائے گا
فرق ہے اول ہور آخیر میں　　تفاوت اچھے نیر ہور شیر میں
ہُنر دیک سکنا ہے استاد کا　　فہم چور ہے آدمی زاد کا
کہیں پند کی بات اس دھات ہیں　　یو پند ہے یہاں کرنے کی بات نیں
اگر کس تے نِل خاص کچ جانتا　　اسے دل میں استاد کر مانتا
نہو سی ہُنر اس وضا کس ستی　　نہ کر سی قدم کوی آنگے اس ستی
اگر کوئی گیانی چتر گیان ہے　　بدی پانچ گو پانچہ میدان ہے
دسے پرگٹ ہو عزت اس بات کا　　کہ درپن بجھائے کنگن ہات کا
دکھن میں جو دکھنی میٹھی بات کا　　ادا نیں کیا کوئی اس دھات کا
ادا یوں اتال ہووے تو کیا عجب　　کہ عالم سُنیا ہے یو چو پھیر سب
جو عاقل ہے یو بات مانے وہی　　قدر اس ادا کی پچھانے وہی
دیوانا ہوں میں اس رنگی بات کا　　کہ ہر دل میں جیو ہو کرے ٹھار آ
کہاں بات وو چنچل ہور چلبلی　　کہ دل کوں لٹھواں سوں کرے گدگُلی
مری بات سُن بات اس دھات بول　　کہ جیو کوں خوشی ہور دل کوں کلول
یو نر مول ہے بات اسے مول نیں　　ہر یک بول ہے وحی یو بول نیں
سخن گو وہی جس کی گفتار تھے　　اُچھل کر پڑے آدمی ٹھار تھے

یو بولیا ہوں سب گنج نا رنج ہے | اچھوں میرے دل میں بہوت گنج ہے
جو لک برس کوئی سر لیوے رنج کوں | نہ پاویں کدھیں اس چھپے گنج کوں
ہُوا جیو جب شعر یو بولنے | خزینے لگیا غیب کے کھولنے
رتن یو اتھے دل کیرے کھان میں | وہاں تے لے آیا ہوں دکّان میں
گُہر یو مرے یوں لگے جھمکنے | کہ پانی ہو گئے موتی سینسار[1] منے
اگر غوطے لک برس غواص کھاے | تو یک گوہر اس دھات امولک نہ پاے
یو موتی نہیں وو جو غواص پائیں | یو موتی نہیں وو جو کس ہات آئیں
غواصاں کتے غوطے کھا کھاے کر | مُوے ہیں سو اس سمد میں آے کر
اپی ہو کے لیا نا سوچے جھوٹ سب | خدا غیب تے دیوے تو کیا عجب
کہ ہنس[2] نمنے بیچ سمد یک جاے تو | مرے ڈوب تل سر اپر پا تو ہو
نکو بول مضمون توں ہور کا | کہ کالا ہے دو جگ میں موں چور کا
جتا چوری کر چور اپے ساؤ ہوے | دغا باز اُچکے[3] کوں مانے نہ کوے
چُرا کر چُراتا نہ کئی[4] چور کوی | یو باتاں سمجتے سو ہیں ہور کوی
نہ مُنج کچ بڑائی نہ مُنج لاف ہے | ولے عارفاں پاس انصاف ہے
جنم گردندی رشک تے تلملے | عنایت کے کاماں ستے کیا چلے
دکھن میں اچھیا لی طرح ہور میں | دیا یوں سلاست کوں بھی زور میں
کہ فیروز آ خواب میں رات کوں | دعا دے کے چومے مرے ہات کوں
کھیا ہے توں یو شعر ایسا سرس | کہ پڑنے کوں عالم کرے سب ہوس
توں یوں کر کہ خصلت یو تُج آے نا | کہ توں خوش اچھے ہور کسے بھاے نا
توں ایسی طرز دل تے نپچا نوی | کہ دُسرے کریں سب تیری پیروی
وجہی ترا ذہن جیوں برق ہے | تجے ہور بعضیاں میں لی فرق ہے

---

(۱) سینپیاں (۲) بغیر ہنس کے (۳) اچپل (۴) گھر

ترا شعر سُن دل پگلتا ہے یوں   کہ پانی تے ابلوج گلتا ہے جیوں
توں وجہی کھیا شعر کی دھات کا   ہُوا زیاست تج تے مزا بات کا
شعر بولنا گرچہ اپروپ ہے   ولے فا منا کہنے تے خوب ہے

وجہی تعریفِ شعر خود گوید

کتا ہوں سنو کان دھر لوگ ہو   کہاوت ہمنے بات جو آئی سو
اگر شعر کوئی کہہ نواکر جو لیاے   تو خوباں کوں حسن رشک اللہ آے
اپس میں اپے دیک سکتے نہیں   یکسکا سو یک مان رکتے نہیں
اگر کوئی چ کا کچ کدھر کا کدھر   کہے تو کتے ہیں اسی ہیچ کر
اڑانے ملیں اُس کوں چوندھیر تے   فضیحت کریں پانو لگ سیر تے
اگر خوب جو بولے تو ووں اچھے   وگر جو برا بولے تو یوں اچھے
ہُوا شعر کا اس وضا کام جب   تو اب شعر کہنا چھٹے کیا سبب
ولے جیو رہتا نیں کہے باج یو   عجب سرکش ہے اب جو دے راج یو
شعر خوب کہہ کر جو لیانا اچھے   اپس پر بلا ایک بسانا اچھے
؟ ہنر میں ہُنر کوئی جوتنا نہیں   ترک کرنے گئے تو بھی ہوتا نہیں
یو بلوند پچن اس میں بل بھوت ہے   سبج تھوڑی لوگاں میں چھل بھوت ہے
جتے عقل دوڑاے انداز سوں   گیا نیں کنے بات اس ناز سوں
توں جھوٹے تے جھوٹے نکو اچ شاد   کہ جھوٹے میں اچھی نہ ہرگز سواد
نہ کیں دیک کر کس تے پایا ہوں میں   یو تازا طرح دل تے لیایا ہوں میں
جکوئی فہم میں ٹک ہیناں اہیں   سو دُبرباں کے وہ خوشہ چیناں اہیں
نہ منج جوڑنا تھا نب اسمان کوں   عجب کچ ہنچ ہے ہبر کے گیان کوں

غالباً چھوٹا

اگر ٹک جو دوڑوں بلند دھانوں کوں
اُڑوں جگ کوں سب باندکر پانوں کوں

ہُنر کیاں ہے یو باریکیاں لاف نیں
وو ادمی نہیں جس میں انصاف نیں

کہ انصاف دیوے وہی راست ہے
کہ انصاف طاعت تے بی زیاست ہے

نہ کر بات نوں نا سمج آمنا
بہوت مشکل ہے بات کوں فامنا

ہریک تحکے دیکنے ہور زور
ہمیں اسپتے بھی دھنڈتے کچ ہور

جھُتے نا سمج جھنج یتا شور کیا
سمجنے جو سمجے کہ ہے ہور کیا

اتا قطب کی مدح کرا ختیار
جو رہے یو قیامت تلک یادگار

مدح ابراہیم قطب شاہ گوید

براہیم قطب شاہ راجا دھرلج
شہنشاہ ہے شاہ شاہاں ہیں آج

عدل بخشش ہور داد اُس تے اچھے
سدا خلق سب شاد اُس تے اچھے

جتے پادشاہاں ہیں سینسار کے
بھکاری ہیں سب اُس کے دربار کے

سلیماں تے فاضل ہے اُس بخت بل
پری دیو جن سب ہیں اُس حکم تل

اپس عدل کے بل تے وو جگ ادھار
رکھیا باگ بکری ملا ایک ٹھار

دھرے حکم حکمت سوں چوندھیر شہ
جہاں سب لیا دو جہاں گیر شہ

تو یوں عدل اب جگ میں ہونے لگیا
کہ بھیں کا بھونک بھار ڈھونے لگیا

اسے شاہ عادل[۱] کے غصے تے ڈر — لیا ہے گگن کوں پون بیٹ پر

یتا بل ہے اس عدل کے فن منے — کہ بجلیاں کھڑیاں کا پتیاں کھن منے

نبرتے[۲] ہیں یوں بجلیاں زیر[۳] بند — تو برساتے ہیں مھوں بدل رنگ کھنڈ

یتا داد انصاف ہور عدل تھا — کہ مرغابی کوں باز کا ڈر نہ تھا

کبوتراول کے دنداں سارنے — سو بہری کوں لاتاں لگے مارنے

اگر راجوٹ چکہ فرشتیاں سوں لاے — تو نوکھن کی گرڑکیاں سو کیلیاں منگاے

سدا پادشاہی وو دھرتا ہے شہ — انند عیش عشرۃ جو کرتا ہے شہ

سو بھو تیک امید ہور آس تے — منگیا ایک فرزند خدا پاس تے

کہ فرزند تے ناو اچتا اہے — اپلے گی تو بی نانوں اچتا اہے

یہی بات پھر پھر کے کہتا اچھے — اسی دھیان ہیں نت وو رہتا اچھے

جو یک دیس اس شہ کوں فرزند ہُوا — وو فرزند اُس کا سو دل بند ہُوا

اینچ تیج لیا یا وو اپنے سنگات — سکندر کے طالع خضر کی حیات

یدن سیم قد سرو جیوں راست ہے — کہ صورت ہیں یوسف تے کئی زیاست ہے

تعریفِ صفتِ فرزند گوید

چھپیا سوریوں اُس کے مکھ نور انگے — کہ جیوں چاند چھپتا اہے سور انگے

زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سو اسکیچ تقسیم ہے

اُجالا پڑیا آج یوں نور کا — کہ حاجت نہیں چاند ہور سور کا

دو جگ آج نوراً علےٰ نور ہے — زمیں چاند اسمان سو سور ہے

یو ناداں بالک کھنا لاڑ کا — نوا پھول اہے شاہ کے جھاڑ کا

لگیا دیکھنے فال انبر رمال — سورج چاند کے پھانسے نیت سوں گھال

---

(۱) عالم (۲) ابھرتے (۳) زند بند

کھیا علم میں دیک نہ وو آپ تے — کہ فرزند یو بخت ور باپ تے
رکھے نانو کرتار کن منگ پناہ — سُلگھن محمد قلی قطب شاہ
پڑے ہات جاں اس بخت وارکا — سُنا ہُوے ماٹی سو اُس ٹھار کا
سنارے جڑیا سر شفق رنگ کُلہ — ہُوا جھن جھنا کھیلنے سُنبلہ
دسیں نقش جیوں نجم چند ہور بھان — کہ دوراہی کہکش کرے آسمان
؟ چکر سور جیوں کرن زرتار ڈور — کھلانا بدل "بے" بدل پانی چور
سورج باپ ہور چاند سو مائی ہو — گنوارا انبر ہور بدل دائی ہو
؟ عرش کُرسی قلاب رے تھیر کر — کہ قدرت کوں باندے ہیں زنجیر کر
طرف چار پائی طرف چار ہیں — ملایک اسے جم جلنہار ہیں
سو پکھوے میں شہ دائی کی یوں اچھے — کچا موتی سیپنی منے جیوں اچھے
عجب دود اس دائی من میت کا — کہ ہر بند کوں تاثیر ہے امریت کا
سدا جگ میں بالک وہ جیتا اچھے — کہ اس دھات کا دود پیتا اچھے
جو بھیں پرسے ٹے دود چکھ پیو کر — عجب کیا جو مُردے اٹھیں جیو کر
جکوی دود اس دھات پیتا اچھے — سدا جگ میں وہ کیوں نہ جیتا اچھے
بڑے کوئی دس ہور کوئی ماس کوں — بڑے شہ ہر یک تل ہر ایک تاس کوں
کرو جم دعا جیو سوں جگ رہل اُسے — حیات ہوتی ہے زیاست تلتل اُسے

صفت میزبانی

خوشیاں سوں جو شہ میزبانی کنائے — سو تر لوک کے لوگ مہمان آئے
عجب تحفے قدرت تے آنے لگے — کہ دیک اس ملک رشک کھانے لگے
چُھپا تھا جُلچُ غیب میں آج لگ — سو پرگٹ لگیا دیکھنے اب دو جگ

نِویاں نعمتاں نو فلک بیچ بھر — دے کر آئے ڈھو کر ملک شہ کے گھر
کہ شہ کوں خوشی یو بڑی آج ہے — انند پر انند کاج پر کاج ہے
میا بنج تن کا مدد لیائے کر — سو توفیق کرتار تے پائے کر
محل شہ سنگارے یوں اُس کاج کوں — سنوارے تھے جیوں عرش معراج کوں
ہر یک محل کا جو چھجا عرش ہے — بدل بازو اسمان سو فرش ہے
محل جیوں ہے کعبہ دھرے جوت صاف — نو اسمان کرتا ہے نِس دن طواف
عجائب طبق ہے دھرت بان کا — کہ ڈھانکے ہے سرپوش اسمان کا
تری بزم میں شہ عجب نور ہے — کہ کرناں بتیاں شمع سو سور ہے
جو شہ شمع روشن کئے سور کا — ملک تیل لیا کر سٹے نور کا
سورج شمع ہور تھال گھن ہفت رنگ — دِوا چند پُنم کا ستارے پتنگ
کلنک چاند میں ہے سو دِستا ہے یوں — کہ مُشتے کی پیالی میں ہے مشک جیوں
دنیا میں دو کن لوگ پھرنے لگے — صفت شہ کی سب جگ میں کرنے لگے
کہ مہمانی اس دھات کی آج کوی — نہ کر سکیسی دنیاں میں شہ باج کوی

بخشش کردنِ ابراہیم قطب شاہ

ملایک جو خدمت کرن آئے تھے — نِویاں نعمتاں غیب کیاں لیائے تھے
مدن بھوگی شہ مست متوال ہو — خوشیاں پر خوشیاں دیکھ خوشحال ہو
بینا کچ دئے شہ فرشتیاں کوں دان — کہ باندے سُنے کا نوا آسمان
کُھلانیں یو حد کا میری جان کوں — دئے شہ کرٹک ہست اسمان کوں
انبر دان پایا ہے زر بے شمار — تو دُھنڈتا ہے رکھنے کوں دن رات ٹھار
بھرے بدرے شہ جو دئے مال بھر — سو دھرتی اچالی چلی پیٹ پر

دئے دھرت کوں دان یوں پیار تے | کہ گڑ گیاں پہ آیا بھونک بھار تے
بتا کچھ شہنشاہ بخشے ہیں دھن | زمیں ٹھار منگتی ہے اسمان کن
دئے دان سب جگ کوں دے مان آنت | جواہر سوں کھیلے شہنشہ بسنت
کرم کی نظر کر میٹھی بات سوں | ہریک آدمی کوں ہریک دھات سوں
کئے کوٹ بخشش ادک لاک تے | تو ارزاں ہوا یوں سُنا خاک تے
جگت اب گہر یوں بکھرنے لگیا | کہ خشکی میں ہنس آکے چرنے لگیا
بخشنے لگے شاہ یوں ہم ستی | تو پیلا ہوا سب سُنا غم ستی
خیالاں یو دیک شہ ترے دان کے | ہوئے لوگ حیران اسمان کے
گھرے گھر خوشی ہور انند کلج ہوا | کہ فرزند اس راج کوں آج ہوا
بنی داس ہوا دیس ہور رات کا | انند عیش عشرت دیکھ اس دھات کا
خوشیاں یوں لگے کرنے آکاس پر | کہ پاتال کے لوگ پائے خبر
نکو جانو جھاڑاں کوں ہیں جھاڑ کر | کہ پاتال لوگ آئے ہیں پھاڑ کر
تماشا دکھیں شہ کے کھورِ(1) آج کا | انند سکھ بدھاوے خوشیاں کلج کا
کئے عیش یوں شہ ہریک بات میں | کہ دیکھیا نہیں کوئی اچھوں خواب میں
جو پڑنے سٹے شہ کوں مکتب منے | ہنر سیک ہنروند ہوا سب منے
جو وستاد دیوے سبق بی تلک | پڑے ذہن سوں شہ اپی تے تلک
بتا زور تھا ذہنِ شہزاد کوں | کہ تعلیم پھر دیوے استاد کوں
جو اول لیا شہ الف کا سبق | دھرت سات ہوئے کشف ہور نو طبق
سو وو جان سبحان اپس گیان تے | ہوا زیاست حکمت میں لقمان تے
انیبر نیئں سکیا شہ کے چلکہ دھانوں کوں | دو استاد استاد تھا نانوں کوں
کہ مکتب میں شہ بیٹ سب دیس میں | ہوا عالم و شاعر و خوشنویس

---

(1) گھر

صفت شباب شہزادہ

جوانی کے دریا کوں آیا ادھان　　محمد قطب شہ ہُوا اب جوان

بیتا زور تھا اس کے یکدست سوں　　اُچاکر پچھاڑے مِنے ہست کوں

عجب جان ہیمنت ماتا ہے وو　　کہ باگاں سوں پنجا ملاتا ہے وو

چلے زور کر ہم سوں جس نیت اُن　　زمیں میں گھنسے پانو گڑ گیاں لگن

دو نو خیز اونار بجھ بل غرور　　ٹمکیاں سوں پہاڑاں کرے چور چور

اگر شاہ خنجر لیوے ہات میں　　اُدھیڑے پکڑ باگ کوں بات میں

اگر سخت پولاد تے ہُوے جھاڑ　　سٹے پیڑتے اس کوں نکھوں سوں اپاڑ

کرے زور تعلیم خانے منے　　وو تنہاچ تھا اُس زمانے منے

شہنشاہ کوں زور پر لاف ہے　　کہ کھن نعل ہور نیل کہہ قاف ہے ؟

جتنے لاف دھرتے اتھے بل منے　　ہُوے عاجز اس کی سنیٹر گل منے

صفت مجلس طرب

شہنشہ مجالس کئے ایک رات　　وزیراں کے فرزند تے سب سنگات

ہریک خوبصورت ہر ایک خوش لقا　　سو ہر ایک دلکش ہریک دلربا

مہابت کے ساماں میں جم جم ہے جیوں　　شجاعت کے کاماں میں رستم ہے جیوں

ہریک خوش طبع ہور عاقل اچھے　　ہریک خوش فہم ہور فاضل اچھے

ندیم ہور مطرب سگھڑ فہم دار　　اتھے شہ سوں ملکر یو سب ایک ٹھار

صراحی پیالے لے ہاتاں منے　　ندیماں تے مشغول باتاں منے

لگے مطرباں گانے یوں ساز سوں　　کہ دھرتی ہلی مست آواز سوں

جو مطرب و صحرا ہیں اس دھات گائے — تو پھران کوں اس شوق نے حال آئے
کیے تال سوں یوں لے[1] خوش ہتاں — کہ سُن کر سما دیویں نو آسماں
جو گاون وو شہ کوں گماتے اتھے — سوراں پہ وو راگاں جماتے اتھے
ندیماں لطافت ہیں جو چکہ آئیں — نورو تیاں کوں خوش کر گھڑی ہیں ہنسائیں
شراب ہور صراحی نُقُل ہور جام — ہوئے مست مجلس کے لوگاں تمام
جو ہُوی رات آدھی پچھے دو پہر — خبردار یاراں ہُوے بے خبر
بِسر گئی ندیماں طرز بات کا — گنوائے خبر مطرباں ذات کا
جو عاقل اتھے وو سو سب ہیچ ہُوے — دو پیالے چڑا کوچ کا کچ ہُوے
نہ ملتے نہ خولی جھگڑتے کہیں — یکسکے اُپر ایک پڑتے کہیں
لگے مست ہوتے "مستی سنگات — یکسکے سو پاواں اُپر ایک ہات
سو یوں کچ وو یاراں ہُوے بے خبر — کہ پانی پیتے تھے شراب ہے کگر
یکسکوں بُلا ایک اڑنانوں سوں — گلے لگتے تھے مست ہو چھانوں سوں
بجاوو جو کیں تو انھیں گاے کر — مسے مطرباں خوش خوشی پاے کر
صراحی پیالے سوں ہمدست ہو — گراں لرتے تھے وو دو نو مست ہو
بیتا مست ساقی ہُوا سُد گنوائے — کہ پیالا منگے تو صراحی کوں لائے
(ن) وہ مدہی کے منوال اب سخت ہوا — دیکھے شاہ مجلس ہوی اس وضا
(ن) اٹھا کے چلانے کیرا وقت ہوا — کسی کوں اچھو گھر کسے دی رضا
؟ کئے شاہ کو شاد اُس وقت پر — گئے زیاستی سب رہے مختصر
وسیں چار بالشت ہیں شاہ یوں — کہ چوتھے بُرج میں اچھے ماہ جیوں
سو دیسے میں ٹک شاہ کوں نیند آی — دو نیند آتماشے عجب کچ دکھای
دِکھے خواب ہیں شہ کہ یک بن اچھے — وو بن نیں زمیں کے اُپر کھن اچھے

---

(۱) لی

پھریں چاندسیاں سُندھریاں اُس منے
سنارے نین کیاں پریاں اُس منے

ہلاویں جو ٹک لٹ کی زنجیر کوں
دیوانا کریں تل منے نیر کوں

دوانے ہو کر جھاڑ پھرتے اچھے
پٹا پٹ پھلاں مست ہو پڑتے اچھے

اچھا حوض ہور واں اچھیاں سُندریاں
کہ پانی کنارے کھڑیاں تھیاں پریاں

کہ غنچے سو کھُل پھول جھڑتے اچھے
پنکھی آکے بے سُد ہو گرتے اچھے

چمن در چمن سرو دورست تھے
کلیاں سرخوش ہور پھول سو مست تھے

سو جھاڑاں کوں میوا اپنا بار تھا
کہ ڈالیاں کوں پیڑاں کنے ٹھار تا

اچھا محل واں ایک ایسا بلند
پوں سارنا ہو سکے سٹ کمند

عجب پانی اُس ٹھار کا صاف تھا
کہ امریت پر بھی اسے لاف تھا

یکایک اُس محل پر ایک نار
کتک چھند سوں آی اپسیں سنگار

جو دکھلائی آمکھ کعبہ سو دھن
سرو سُر نوائے تھے سجدا کرن

دسے یوں دھن اُس محل کے فرش پر
سورج سار ہُوا ہے مگر عرش پر

دو کچ دو مفرح کی کانسے ہے جیوں
دو زلفاں دو ڈھر سرک پھاسے ہے جیوں

پڑے جی کوی اس سرک پھانسیاں منے
سٹے ہت مفرح کے کانسیاں منے

چنچل کا جو لب لعل یاقوت ہے
سو عاشق کے دو جیو کا قوت ہے

رنگا رنگ چمناں منے پھول تھے
نول شہ تماشے ہیں مشغول تھے

پری او چھتی دِشت اُس نار پر
اخل گم ہُوی شہ ہُوا بے خبر

سو اس بے سُدی میں بی تھی وو چہ دھن
کہ لبدائی تھی بھوت زوراں سوں من

جو دیکھیا اچھا خواب میں ماہ کوں
ہُوا خواب میں خواب اُس شاہ کوں

جو اُس نیند میں تے ہُوا ٹک ہشیار
نہ تھی اُس صبوری نہ تھا اُس قرار

نہ بھیں پر دسے وو نہ اسمان میں
رھیا شہ اُسی نار کے دھیان میں

لگیا تلملانے بہوت دہات سوں
کھیا جاے نا یانت وو بات سوں

نہ یو بات ہر ایک کوں فام ہوے ‏— وہی جانے جس پر جو یو کام ہوے
کدھیں چکہ ہنسے ہور کدھیں چکہ روے ‏— کدھیں سُدّ پاوے کدھیں سُدّ کھوے
اسی دھات دن رات رہنا اچھے ‏— اپسمیں اپے یوں وہ کہتا اچھے
پڑی تل کھلی تن برہ بس ستی ‏— گُلا لاگے جھڑنے نرگس ستی
بھُلائی چینچل دھن وویوں شاہ کوں ‏— کہ لبدائے جیوں کہرُبا کاہ کوں
اُٹھے ہور پھر سوے شاہ جاے کر ‏— کہ وو نار بھی خواب میں آے کر
جو ہر بار یوں خواب میں یار آے ‏— تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھائے
پریشان حیران بے تاب تھا ‏— نہ کچ اُسکوں آرام نا خواب تھا

غزل

پیو اپنے کوں ٹک آج میں نس سُپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج مُنج تب سوتی اٹھی روے کر
ہٹ برہا اپنا سار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کارنے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر
نہ پوچھوں بہمن جو تسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم برہا سب میں سوے سی نا جانے دُکھ یو کوے کر
کیوں ٹالوں برہا جھال سکی نیں سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیو نکر پانوں لال سکی جو بیٹھی ہت تے کھوے کر
یکتا ہیں سہیلی مرنا دل دوجے پر نا دھرنا
اُس پیوں کوں اپنا کرنا اس پاپی جیوں کوں کھوے کر

لگیا شہ اُساساں بھرن آہ مار ‏— کہ نزدیک نیں ہے وو گُنونت نار

کدھیں بے خبر ہوئے کدھیں ہوئے ہشیار — کدھیں پیو پیو کی کدھیں یار یار
یو سن مطرباں سب خبردار ہوئے — جو مستاں تھے دوں سو ہشیار ہوئے
بہوت دھات سوں بات سمجاے کر — کہے شہ کوں نزدیک یوں آے کر
کہ اے شہ توں جم شاد خرم ہوا چ — نہیں غم تجے کچ توں بے غم ہوا چ
جکچ تجکوں ہونا سو حاضر ہے سب — اُساساں جو بھرتا سو توں کیا سبب
کھیا شہ یو دل مینچ دھرنا بھلا — کسی پاس ظاہر نہ کرنا بھلا
کہ یو خیال ہور خواب ہور وہم ہے — خدا کوں مرا حال سب فہم ہے
کسی کوں کہ منج عشق اس کا اہے — وہی جانے منج عشق جس کا اہے
جکوی راز یو باب کن کھولے گا — دیوانا ہوا کر منجے بولے گا
نہیں بات کہنے کی یو کھول کر — کہ سمجاؤں اب کس کوں ہیں بول کر
اچھوں سیج پر سوج جیوں آب میں — کہ چٹکا لگا گئی سکی خواب میں
چتا مطرباں شہ کوں سمجا کہے — تغافل کیے شاہ ہور چپ رہے
کتے کئے کہ مستی کے چالے ہیں یو — کتے کئے پرن کے الالے ہیں یو
کتے کئے اُسے کچ او چھٹ ہوا — کتے کئے اُسے عشق کا چٹ ہوا
چھپی بات کے پردے کوں کھولنے — اپسمیں اپے یوں لگے بولنے
جو وہیسے ہیں مطرب خوش آواز نام — انھا شاہ کا ایک خاصا غلام
سورج سا جلا جل لیکر ہات میں — لگیا زہرہ جیوں گانے اس رات میں
دعا کر ثنا کر منا کر اول — پڑیا شہ کے آنگے بچھیں یو غزل

غزل

چلو نا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچتا

وے کوی جانتا نیں ہے کہ بھوندو وو کہاں اچھتا
نشان نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کانہ کر منجکوں
سکی اُڑ جائیں پنکھی ہوا گر اُس کیتی نشاں اچھتا
دو تن کے بول رہے سب سہ اری اے باونا چپ رہ
اگر تجھ فام ہے تو کہہ مرا وو پیو کاں اچھتا
کیسے ہیں انت دیوں ہیرا کھلے اب بخت کیوں میرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچھتا
ہوے لب خشک نیناں تر کہے جگ منج کوں عاشق کر
کہ متی ہور ینہ ہور چھر سکی یو نیں نہاں اچھتا

آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ

چھپی رات اُجالا ہوا دیس کا
لگیا جگ کرن سیو پر میس کا
شفق صبح کا نیں ہے اسمان میں
کہ لاے کھلے سنبلستان میں
جو آیا جھمکتا سورج داٹ کر
اندھارا جو تھا سو گیا نھاٹ کر
سورج یوں ہے رنگ آسمانی منے
کہ کھلیا کمل پھول پانی منے
ہر ایکسکوں ہر ایک کچ کام تھا
نول شہ کوں اُس نار کا فام تھا
کھیا شاہ اب حال نیں منج منے
بھلا ہے جو گنج ہو اچھو[1] کنج منے
اپسمیں اپے فکر کچھ گوندکر
رھیا غنچے کے نمنے مکھ موند کر
کہ دھرتا ہوں دل میں کچھ بات میں
کروں جا کے وو بات کس سات میں
نکوی یار دلسوز محرم ہے منج
نکوی ہم نفس ہور ہمدم ہے منج
اپس سوں اپچ آج محرم ہوں میں
اپس سوں اپچ آج ہمدم ہوں میں

---

(۱) اچھوں

جتے اِس زمانے منے یار ہیں ——— دغا باز عیباں چُنن ہار ہیں
اُنکوں پتیا بات بولیا نہ جاے ——— اُنو کے کنے دل کوں کھولیا نہ جاے
پتیانا انوکوں کہو کیوں ککر ——— کہ دل میں بُرے خوب ہیں موں اُپر
یو یاری ہیں کس دھات کا قہر اچھے ——— جو مو میں شکر دل منے زہر اچھے
جکوہی یار یاراں منے نیک ہے ——— زباں ہور دل دو نو اُس ایک ہے
چلنت دیک کرتوں ہر یک کوں سمج ——— کہ دھوتا سو لکھن ہے بیسیا سو لچ
نہ میں بھائی میں ہوں نہ میں مائی ہیں ——— کہ طالب کوں ہے لاف تنہائی میں
جکوی گھر میں مشغول اچھے یار سوں ——— نہیں کام کچ اُس کوں بازار سوں
جو مشتاق عاشق ہے دیدار کا ——— غنیمت ہے اُس یاد بھی یار کا
گرز سعد وو کاں جو دلشاد سوں ——— کم تنکہ وقت یار کی یاد سوں (؟) گزر
جسے یار کا دھیان رنت یار ہے ——— دو عالم کی صحبت تے بیزار ہے
پرت شہ کوں داٹیا بہوت زور سوں ——— ہوا فارغ اس جگ کے شر شور سوں
کیا لوگ نزدیک کے دور سب ——— ندیم ہور مطرب بورے سب عجب
انجھو لال مدنین پیالا ہوا ——— ندیم آہ مطرب سو نالا ہوا
جو دہلیز دے شہ سُنتا گھر منے ——— پڑے مطرباں شور ہور شر منے
درونی تے آواز سُن آہ کا ——— کہے حال تغییر ہوا شاہ کا
اپے ہے گنبھیر ہور من تھیر نیٹ ——— ہمیں کیا کریں اب کے تدبیر نیٹ
براہیم شہ کن کہن مطرب آے ——— کہ قصّا یو شہ کا رچ پایا نہ جاے
کہے شہ کوں شہزادے کا حال سب ——— کہ یوں حال اُس کا ہے پامال سب
نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے ——— کہ نو کھن کباب ہویں اس آہ تے
چمن سیج پر آپ سیں پاڑ کر ——— سٹیا کپڑے جوں پھول سب پھاڑ کر

شہنشہ سُنیا بات یو سر بسر — چلیا فکروند ہو حرم کے ادھر
کھیا مائی کوں باپ وو آے کر — کہ فرزند کوں دیک ٹک جاے کر
کہ فرزند کا کچ خبر نیں تجے — خبر لے خبر یو اگر نیں تجے
نہ دن ٹک قرار اُس نہ نِس خواب اچھے — کہ آرام نیں ہور بے تاب اچھے
اپس میں اپے آہ بھرتا اچھے — دیوانا ہو کر شانِد کرتا اچھے
سُنی بات اس دھات جب ماں جنی — جو ساری تھی سو فکر سوں ہوی گھنی
وو ماباپ بے ہوش ہو بھر اُساس — چلے ملکر اپنے سو فرزند پاس

جو اُس حال سوں دیکھے فرزند کوں — بسر گئے اپس کے سُک آنند کوں
مہربان ماباپ وو دو سگے — سو شہزادے کے پانوں پڑنے لگے
کہے شہ نہ کر غم توں خوشحال اچ — سدا سُرخرو جیوں توں گلاّل لچ
نکو دل کوں اپنے فکروند کر — فکروند کی ہے توں آنند کر
دونو مل کے لاک آرزو ہور چاؤ — کہے شہ ترا درد ہمناں کوں آؤ
اپس دل کی توں گانٹ اب کھول شہ — ترا حال یوں کی ہُوا بول شہ
اٹھیا شاہ تب آہ پر آہ مار — کھیا باپ ہور ماکوں بیشک پکار
عجب یک درد منج ہے دارو نہیں — سمد پور ہے ہور کوی اُتارو نہیں
دوا کرنے یاں آدمی کام نیں — کہ یو درد ادمیں کوں کچ فام نیں
محبت کے بھونرے میں ہلگیا ہوں میں — دیوانا ہو یاری کوں بلگیا ہوں میں
جو دیکھیا اتھا خواب اُس رات کوں — سو اُس خواب کے راز کی بات کوں
کدھیں دل میں راکھے کدھیں موں میں لیاکے — کدھیں کورچ بولے کدھیں کچ چھپاے
براہیم شہ جاں پیچان کر — کھیا شاہ کا حال سب جان کر

که یو حان نو خیز ہور فرد ہے ۔ بہو تیک اُسے عشق کا درد ہے
محبت تو لئی گرم دھرتا اچھے ۔ وَلے کہنے کوں شرم کرتا اچھے
کہے شہ کی تدبیر یو سہل ہے ۔ اگر نا کریں تو بہوت جہل ہے

مشورہ مادر و پدر شہزادہ

براہیم قطب شاہ مجلس سنگار ۔ کیئے مستعد موپ عشرت اپار
جتیاں خوب خوش شکل تھیاں سُندریاں ۔ سو کرناٹک ہور گور گجرات کیاں
جو چین ہور ماچین کے تھے بتاں ۔ سو خوش طبع خوش فہم خوش صورتاں
ہر یک خوب محبوب بُت فارسی ۔ بدن جیوں جلتی اچھے آرسی
جو سہیلیاں وو جھمکائیں مکھ نور کوں ۔ دیوانا کریں چاند ہور سور کوں
اگر دیکتا جوت اُنن نور کا ۔ فرشتا نہ کرتا صفت حور کا
جو آویں چمن میں سکیاں ساج سوں ۔ پھلاں غنچے ہو جائیں پھر لاج سوں
ملیاں آج ناریاں سو سینسار کیاں ۔ انکھیاں لال گُھنگیاں ہر یک نار کیاں
مجالس عجب شاہ عالی کیئے ۔ کہ حوراں کوں لیا بہشت خالی کیئے
پرایاں سندریاں ہور اپنچل پراں ۔ چندا مُکھ ہے چندنا سو تن گوہراں
اچھنبا کیئے کام شہ جگ ادھار ۔ پریاں ہور حوراں ملیاں ایک ٹھار
کہے شاہ کوں لیو بُھلا کر تمیں ۔ اپس میں اپے مل رجھا کر تمیں
قطب شہ کوں جیکوئی ریجھائیگی ۔ بڑا مرتبا سب میں وو پائیگی
بڑی نار وو ہے جو بھاوے اُسے ۔ کسے بخت ہیں جو رِجھاوے اُسے

تدبیر تسکین شہزادہ

بُلا شاہ کوں شاہ بھیجیا دہاں ۔ پریاں ہور حوراں ملیاں تھیاں جہاں

رضا ہوی تھی جیوں شاہ عالم ستی
اپس میں اپے نیوں سکیاں ہم ستی

رجھانے لگیاں شہ کوں من میں تشتال
پریاں چھند بھریاں چھند سوں سب لگ دنبال

کدھیں کوی کھڑی رہتی آسا منے
کدھیں شہ اُپر کرتی کوی آ منے

کدھیں بند پکڑتی تھی کوی ناز سوں
کدھیں دور کوی جھاڑتی ساز سوں

کدھیں کوی کھلاتی اتھی پان آ
کدھیں کوی پکڑتی تھی پیکدان آ

کدھیں گڑ دیے کوئی آتی اتھی
کدھیں نیہ سوں کوی جیولاتی اتھی

کدھیں کوئی پیالا پلانے کوں آے
کدھیں کوی نقل لیا کے شہ کوں چکاے

کدھیں پھول ستی تھی کوی بر منے
کدھیں کوی بُلاتی اتھی گھر منے

کدھیں کوی دکھاتی سِنا کھول کر
کدھیں کوی رِجھاتی بچن بول کر

کدھیں کوی دیوانی ہو پھرتی اتھی
کدھیں کوی بے سُدھ ہو گرتی اتھی

کتیاں سُدھ ستیاں ہور کتنیاں جیو دیاں
رجھانے کوں تقصیر نیئں کچ کیاں

شہنشہ پہ جیو بھوت دھرتیاں اتھیاں
اشارت انکھیاں مار کرتیاں اتھیاں

چھنداں ہور نازاں کے کاری منتر
سکیاں چنچلیاں پر پھونکیاں شاہ پر

سو ہیہ شاہ کوں ایک کا صد ہوا
منتر تھا اُنو کا سو سب رد ہوا

کہ اُس شہ کے دل میں سو دھن مہر تھا
نہ تھا مہر وو باطل السحر تھا

جو ایک کوں جس دل منے ٹھار اچھے
ضرور ہے جو دُسرا وہاں بھار اچھے

سو ویسے منے شاہ وو آے کر
گلے سوں لگا شہ کوں سمجاے کر

کھیا پیار سوں شاہزادے کوں شہ
نزا جیو اتنیاں میں کس پر ہے کہہ

دیا شہ کوں یوں شاہزادا جواب
کہ ای شہ نکو کر توں مُنج پر عتاب

ہر یک نار اس ٹھار او نار ہے
سگھڑ ہور چھنور چومار ہے

ولے کوی مرے دل کوں بھاتی نہیں
کسی میں سو وو تُوک آتی نہیں

اگر نار اچتی وو اُس ٹھار پر — تو جھلتیاں سکیاں سب یو اُس نار پر
دیوانی ہریک اُس کی یوں نار ہوی — کہ سر تے مُنجے رشک کا ٹھار ہوی
جو یو دیکتیاں اُس کوں چک نین بھر — تو پانی پتیاں اُس اُپر وار کر
جو دھن منجکوں لُبدائی سو یاں نہیں — پتیاں ہیں ولے ایک وو یاں نہیں
اِنو ہیں کسی پر مِرا دل نہیں — اِنو تے مُنجے کوچ حاصل نہیں
جو پنکھی دیکھے چاند کارن جفا — ستارے جھمکنے تے اُس کیا نفا
کہ عاشق اہے شمع کا جو پتنگ — نہ بھاوے اُسے پھول کا کوچ سنگ
کمل پھول طالب جو ہے سور کا — وو محتاج نیں چاند کے نور کا
مُنجے اُس سکیاں کا سو یو چھند نہ بھاے — سمندر کوں امرت کیا کام آے
سو دھن باج شہ کس پہ جیوں نیں دھرے — کہ ہنس موتی کھاتا ہے نا کنکرے
ضرور اب ہُوا بھید یو بولنا — معما جو ہے سو اسے کھولنا
کِتا بات ماباپ تے ہیں چھپا دوں — کسی ہور دُسرے کوں درمیانی لیا دوں
اپس کوں اپچ ہو کے رکھتا سنبھال — اپس کا اپے حال کہتا اتال
نبستا اہے کام کچ لاج تے — مُنجے بات یو فام ہُوی آج تے
اسی بات پر کام لیایا اُنے — بڑیاں تے جو یو پند پایا اُنے
سو رازاں کی غنچیاں کوں کر پھول تب — کھیا خواب دیکھیا سو شہ پاس سب
سُنیا بات جب شہ نے اُس دھات کی — اُڑی سب خبر شاہ کی ذات کی
کھیا شاہ شہ کا عجب حال ہے — کہ قصّا یو سب خواب ہور خیال ہے
مبادا یو آخر دیوانا ہُوے — کدھر کا کدھریاں تے جانا ہُوے
خدایا دے توں صبر و آرام اُسے — پلا دھن کیرے وصل کا جام اُسے

مشورہ با عطارد

عجب ایک اُس وقت پر مرد تھا   ہنر وند عاقل جہاں گرد تھا
دنیا کے اپیں بند تے آزاد ہو   پھرے شرق تے غرب لگ باد ہو
کدھیں روم میں تھا کدھیں شام میں   کہ وُستاد تھا وو ہریک کام میں
عطارد سو نقاش کا نام تھا   بھلا ہور بُرا سب اُسے فام تھا
ہریک ملک اوپر گذر تھا اُسے   ہریک شہر کا سب خبر تھا اُسے
ہریک ٹھار اوپر اُسے ٹھار تھا   کہ خوش طبع مسکیں ادب دار تھا
ہریک شہر پھرنے ہوس تھا اُسے   ہریک کام کرنے کو جس تھا اُسے
سو نقاش ہنس مکھ جیوں ورد تھا   عجب کوچ شیریں زباں مرد تھا
دھرے کام میں لاف مانی اُپر   کرے باو جیوں نقش پانی اُپر
اگر خیال دوڑاے وو دور کا   انکھیاں موند صورت لکھے حور کا
جہاں خوب خوش شکل دیکھے سُندھر   لکھے نقش اُس کا وو نقاش کر
جتیاں خوب تھیاں سندریاں جگ منے   رکھیا تھا اُنن نقش لِک اپ کنے
کرے زندگانی وو اس دھات سوں   سرانا سکے کوی اُسے بات سوں
یو نقاش کی شہ خبر پاے کر   اُسے اپنے خلوت منے لیاے کر
سنگات اپنے بِٹلا اُسے چاو سوں   لگے کرنے تعظیم بھو بھاو سوں
کہے تو جو دیکھیا جتیاں سُندریاں   سلکھن چھبیلیاں چنچل چھند بھریاں
تجے کون اِتنیاں میں خوش آی ہے   تجے کون کہہ سُندھری بھائی ہے
سُنیا شاہ تے بات یو کان دھر   انکھیا شہ کوں نقاش تسلیم کر
کہ خوباں تو شاہا بہوت خوب ہے   یکستی سو یک خوب محبوب ہے

کسے باس ہے ہور کسے رنگ ہے　　کسے باس ہور رنگ بھی سنگ ہے
پھلاں ہور خوباں یو یک ذات ہے　　کہ یک رنگ یک روپ یکدھات ہے
کسی ہیں سو چھند بند ہور ناز بھوت　　کسی ہیں صورت شکل کا ساز بھوت
کسے ہیں بڑا کوں کسے ہیں سراووں　　کہ خوباں ہے نہ خوب سب اپنے ٹھاووں
نہیں باس سُنبل کی نرگس منے　　جو اس ہیں اچھے سو نہیں اُس منے
نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہے　　جو بھاوے اپسکوں وہی خوب ہے
جو عاشق لبدتا ہے دیک آس تے　　وو کچہ خارج ہے رنگ ہور باس تے
جنم سب گھٹا شہ اسی کام میں　　جو نوں پوچھنا نو مرے فام میں
پتے مُلک دیکھیا ولے کوئی نار　　نہ دیکھیا کہیں مشتری نار سار
پریاں سُندریاں سب سو دھن حور ہے　　کہ باقی سو چانداں وو جیوں سور ہے
نوے چھند ہور ناز تلتل نہ پای　　کہ فتنے اچھے باپ غمزا سو مای
سو سنگار کر آئے دھن ساج سوں　　ستارے تے گم ہوئے اجت لاج سوں
چھمک کھن میں جھمکا کے مُکھ نور کا　　شرم کھائے خوبی ہیں دھن حور کا
جو باتاں ہیں وو نار ٹک آئے گی　　ہتیلی میں لیا بہشت دکھلائے گی
عجب کچ سو خوبی ہے اُس دھن منے　　کہ پھرتے اُسے دیکھ ٹک بن منے
رہے رشک تے پھول لھو گھوٹ کر　　مریں جھل تے غنچے سِنا پھوٹ کر
گرفتار ہوئے پھول دھن قہر میں　　تو یوں ٹانگتے سیاست کر شہر میں
سو بجلیاں سو دھن سم ہو آتی اہیں　　شکم درد تے تلملاتی اہیں
انکھیاں لال اُس نار ناراں کیاں　　کہ موتی اُپر جیوں جڑے مانکیاں
اچھے مول بیچ نین دو جھم کنے　　کہ مچلیاں ہیں سورج کے چشمے منے
تماشے دسے اُس منے دھات دھات　　غضب زہر ہور لطف آبِ حیات

دِسے پُتلی یوں نار کی آنک میں   کہ بیٹھیا بھنور آنب کی پھانک میں
جو عاشق ہو کر جیو اُس سات لاے   غصے تے مرے پیار تے جیو پاے
جسے حور کہتے سو دھن چھانوں ہے   دنیا میں جھوٹی حور کا نانوں ہے
جو بنگالے کا سحر جیو گھات ہے   سو اُس مشتری نار کی بات ہے
بنگالے شکر کوں جو یاں لاتے ہیں   سو اُس کے ادھر اُسکوں نیچاتے ہیں
بنگالے شکر کوں جو میٹھائی ہے   سو میٹھائی دھن لب تے وو پائی ہے
اپس سینچ دکھلا کے وو شوخ نار   سورج چاند نارے ملا ایک ٹھار
سنپر سحر منتر کے داواں تلیں   ابھالاں لڑیں اس کے پاواں تلیں
انچل اُس مُصلّے ہے جبریل کا   سیہ تِل سو سبحہ سرافیل کا
رکھے نار وو ناز سوں یک جہاں   سورج چاند سجدا کریں آ وہاں
لگیا نیں اچھوں ہات کس غیر کا   کہ نیں روح کوں ٹھانوں واں سیر کا
بنگالے میں ہے ٹھار اُس نار کا   نہ ہے چاند نا سورج اُس سار کا
دھرے نار وو مشتری شاہ نام   کتے بادشاہاں ہے اُس کے غلام
لیوے ناؤں رکن مرد کا اُس انگے   نہیں کوئی ایسا جو اُس کوں منگے
بنگالے کی اُس پادشاہی اچھے   اُسی نار کی واں دُراہی اچھے
اُسے ایک زُہرا سگی بھان ہے   سو داؤدتے وو خوش الحان ہے
بڑی حور ہے جیوں بھنی جیوں پری   سو زُہرا اہے یک دوجی مشتری
اگر اُس سکی کا تجے آس ہے   تو اُس کی صورت اب مرے پاس ہے
اگر توں منگیگا تو میں لاؤں گا   تجے اُس کی صورت سو دکھلاؤں گا
کہیا شہ مُنجے بیگ دکھلا تاں   کہ مُنج میں رہیا نیں ہے اب کوچ حال
اگر صورت اُس کی جو دکھلائے گا   تو توں دل کے مقصود سب پائے گا

اتال اُس کی صورت دکھانا بھلا — دو صورت کہاں ہے سو لیانا بھلا
عطارد لگا اُس کوں سمجاے کر — شہنشہ کوں باتاں ہیں ٹک لاے کر
جو دھن کا صورت شہ کوں دکھلائیا — سو شہ لبدی کوں سر تے لبدائیا
سو دھن کا صورت قطب شہ دیگر — پچھانا کہ وُہی ہے یو من ہر سُندھر
نشاں اُس کے اِس ہیں جو پانے لگیا — سو چُم چاٹ چھاتی سوں لانے لگیا
اُسے ہیرے دل کے بھتر ٹھار ہے — دیوانا کری مُنج سو یو نار ہے
دغا دے گئی تھی وہ لے آئی بھی — لگیا تھا مرا جیو ہور لائی بھی
عجب جور خصلت اہے یو پری — کہ سپنے ہیں آ مُنج دِوانا کری
سو دھن خواب ہیں جانی مُنج بل نہیں — یو او کل بِرہ کی ہے اُس کل نہیں
جنم سب اسی دھن کوں جپتا ہوں ہیں — اسی دھن کی خاطر سو تپتا ہوں ہیں
ہیرے خواب ہیں آی سو یو چ ہے — مُنجے یوں جو لبدائی سو یو چ ہے
یہی نار اُس محل پر آئی تھی — یہی نار واں اپسے جھمکائی تھی
اِسی نار کوں دیک ہیں سُدھ سٹیا — اُسی نار کے عشق ہیں یوں گھٹیا
میرا دل لیکر گئی ہے یو سُندری — پریشان کی ہے مُنجے یو پری
چِتارا جو دھن روپ لیا یا چِتار — تو ٹک آج میرا ہے خاطر قرار
نہیں تو مِرا حال مشکل اتھا — کہ بھو بیچ بیتاب یو دل اتھا
سو نقاش کا بھوت اُپکار جان — کرُڑ ہور لاکھاں دِیے اُسکوں دان
کہ یاقوت الماس ہیرے رتن — دِیے بے حساب اُسکوں شہ مال دھن
نہیں انت کیں کچ اُس دان کوں — گلستاں کیئے شہ بیابان کوں
پڑیا شہ کے خوشحال ہو کرو وِیگ — سُنے ہیں ہُوا غرق سر پانو لگ
جو دھن کی صورت شہ دیکھی شوق سوں — پڑی اُس وقت یو غزل ذوق سوں

غزل

دسیں دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی تھال میں ڈھلتے
لٹاں چھٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پر چھلتے

بدل رنگ سیام کھن کنتل نین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگراں کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لنبی لٹ آپ اپس کتکی نپٹ سر زد ادک ہٹ کی
جھراے ناگ تج لٹ کے سنپارے دیک کر جھلتے

دیکھت دھن نین جل کھا کر مچھیاں دعویٰ کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑاہی بیچ لیا تلتے

نین دو مست ہو چنچل کے اچھیں بیچ مکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سو رہ رہ باوٹے ہلتے

دسن تے جگمگی جوتی امولک ڈھال گج موتی
دریا دیک رشک تے روتی ستارے حسد تے جلتے

دو دل دھن پہنے کاناں میں کہ سُرج پھول پاناں ہیں
سورج چاند آسماناں میں بچارے لاج تے گلتے

تلک پھندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑ چھے یوں
کجل مخمل کنتل پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

عطارد کوں شہ حال سب بول کر
کہے خواب دیکھے تھے سو کھول کر

کہ اُس دھن سوں مجھ عشق اس دھات ہے
کھیا ہوں تجھے میں تجھے بات ہے

کہ عاشق اھے توں اپی درد مند
تجھے فام اُس کام کی سب ہے چھند

اتال اُس کے ملنے کی تدبیر کر
توں بیگ ہو نکو کام تاخیر کر

جو دکھلائے گا توں سو دھن کوں منجے
تجکچ توں منگے گا سو دیونگا تجے

سنگاتی تج ایسا کہاں پاؤں گا
جدھر توں لیجا گا اُدھر آؤں گا

کہ بن یار تیرا میرا یار توں
لے چل جاں ہے وو دھن مُنج اس ٹھار توں

عطارد یو سُن بات حیران ہو
اپس میں اپے ٹک پشیمان ہو

کھیا شہ کوں یو کام مشکل اچھے
کرن کام اس دھات کس دل اچھے

کہ یو کام اندیش کرنا بھلا
اگر سچ پوچھے تو بسرنا بھلا

توں دیکھیا نہیں درد اچھوں دوک کا
توں نیں جانتا کچ قدر سوک کا

توں عاقل ہے شہ ٹک اپس میں بچار
نکو ہو توں اس کام پر اختیار

کدھیں ٹک یکیلا رھیا نیں ہے توں
اچھوں دُکھ درد غم سھیا نیں ہے توں

کہ یو کام ہنسی کھیل کا کام نیں
فن اِس کام کا ہر کسے فام نیں

توں جس ملک جانے کوں ہے اختیار
پری دیو جن پنت میں ٹھار ٹھار

کہیں بات میں خیر کیتیں شر اچھے
کہیں آس اُمید کیتیں ڈر اچھے

توں نو خیز ہور جان مغرور ہے
بڈھیاں کا اندیشا بہوت دور ہے

عقل جوانی دیوانی اخل وند نھیں
جوانی یو بے بند اسے بند نھیں

توں اپنی جوانی میں شہ غرق ہے
کچے ہور پختے میں لئی فرق ہے

سکندر پڑیا تھا جو ظلمات میں
رھیا تھا بلا کے سنپڑ ہات میں

بڈھیاں سو پچ اُنے تو بچاریا بچار
بڈھیاں کیچ حکمت تے نکلیا بہار

بڈھیاں کوں جو او پیچ تے پوچھتا
تو ہرگز اُسے دُکھ نہ ہوتا بیتا

جواناں کی مَن ہے سو نت شور ہے
بڈھیاں کی سو تدبیر کچ ہور ہے

خال پکے باج رنگ خوب پاناں میں نیں
بڈھیاں میں جکچ ہے سو خاماں میں نیں

دنیا دار صاحب جو سکتے اہیں
بڈھیاں کوں نزیک اپنے رکھتے اہیں

گنبھیر ہیں بڈے نت گنبھیراں کنے
جواناں دُعا منگتے پیراں کنے

بُڈے خوب معقول ہر ایک باب
بُڈھیاں کی دعا ہوتی ہے مستجاب

نہیں جھوٹ یو سچ ہے سچ جان توں
بُڈھیاں کی یو پند خوب ہے مان توں

کہ ہے گھات بھو دھات ہر گھاٹ ہیں
کہ ٹھنڈ دھوپ ہور بادھے باٹ ہیں

دکھن تے بنگالا بہوت دور ہے
بندا ایسے کاماں تے معذور ہے

سو یو بول اُس شہ کوں بھایا نہیں
ادا بے روش کچ خوش آیا نہیں

سو خاطر پہ ٹک ماندگی لیاے کر
کھیا شاہ غصے منے آے کر

توں سُست ہور باتاں بی تریاں ہے سست
درست نیں تو کہنا ہے سونا درست

رنیت بیں رکیا ہوں اُدھر جانے کا
نہیں حاجت اب تیرے سکلانے کا

بُڈھیاں کوں سو کھنواد کی عقل ہے
کتاباں میں لیکھے سو یو نقل ہے

بُڈھیاں کوں کہاں عقل سپنور ہے
کہ ساٹے و بُڈھاٹے مشہور ہے

بُڈھیاں کوں نہ کچ عقل نا فام ہے
بُڈھیاں کا جھٹے نانو بدنام ہے

جفا پیری ہور نا توانی منے
ہر ایکس کوں لذت جوانی منے

بُڈھیاں کے سو کاماں ہیں اب رنجہ نہیں
بُڈھیاں میں بھرم باج بھی کچہ نہیں

بُڈھیاں میں سو کچ گیان کابل نہیں
درست ہے بُڈے جھاڑ کوں پھل نہیں

بُڈھے پیس کر کھانے کوں خوب ہے
بُڈھے پنگرمی پھسلانے کوں خوب ہے

طرز عشق کا توں نہ پیچھان نا
ہمیں کی تو بھی آپے نا جان نا

بو قصّا و و مسلا ہُوا دھنی
بھروسے کیرے بھبنس کنٹرا جنی

توں اتنیچ میں یوں ہُوا سہم سوں
بیتے مُلک دیکھیا سو کس فہم سوں

رکنے کئی نہ تھی بات یو اُس سنگات
ولے مصلحت کوں کہی شہ یو بات

توں عاقل ہے کر تج بتیایا ہوں ہیں
تُجے اپنے نزدیک لیایا ہوں میں

لگے دل کوں عاشق کے نا توڑ نا
ٹُٹیا گر اچھیگا تو بھی جوڑ نا

همت کر توں تقوے کوں کی چھوڑتا
جڑیا دل مرا کیا سبب توڑتا

عطارد کھیا شہ توں شاداچ مدام
توں صاحب میرا ہیں ہوں تیرا غلام

تجے عشق میں آزماتا اتھا
سنم بات اس دھات لاتا اتھا

سدا راج کر ہو رجی جگ میں جم
سچا پاک عاشق توں ثابت قدم

تجکو ہی یار سوں اختیار ہوے گا
تو اس یار سوں اختیار ہوے گا

اگر یار دلدار ہور اہل ہے
تو یو کام کرنا بہوت سہل ہے

جو شہ تج سو(۱) دھن کا پتا فام ہے
تو یو کام کرنا مرا کام ہے

سو یو بات سن شاہ خوشحال ہوا
جو پیلا ہوا تھا سو پھر لال ہوا

جو طالب کے من منچ مطلوب ہے
برا ہونے کی ٹھار اسے خوب ہے

کھیا شہ عطارد مرے پاس ہے
اتال اس کے ملنے کی منج آس ہے

ہوا شہ سو دھر بنت میں اختیار
کہ بندے تے کوشش خدا کر نہار

سو گنو نت چنار ابھوت دھات دھات
کھیا شہ کوں سمجا کے بھو دھات بات

کہ چلنے کوں اب مستعد موپ کر
شہنشاہ کوں بیگ دے توں خبر

جو سنگات(۲) ہر جنس کا لے قماش
کہ عالم میں نا ہوے یو بات فاش

اگر کام کرتا تو یوں کر یو کام
کہ دشمن کوں نا ہوے یو کام فام

لے شہ آج سوداگری کا لباس
کہ تیرے دندی آس تے ہویں نراس

سو یوں جائیں اب شہ کہ جانے نہ کوی
ہمیں کون ہیں(۳) یو پچھانے نہ کوی

پھر اکر اپس کے سو اس بھیس کوں
یو ست دیس چل جائیں پردیس کوں

جو منگتا ہے شہ یوں کہ مقصود پائیں
تو باٹ اب ہمیں ست کو اڑ باٹ جائیں

کنا تھا سو کہیا تجے میں بچار
اتال ای شہنشہ ترا اختیار

انگے بائیں ہے ہور پیچھیں گوا
اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا

---

(۱) سب (۲) سنگھائیں تو (۳) کر

دونوں کے یکدل ہو کر راجوٹ — رکیے کام اُدھر جانے کا آج گھٹ
اگر ناپچھا نچ ہے تو گھنگھٹ ہے کیا — نکل جائیں چل بیگ یاں ہٹ ہے کیا

اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر

چھپا راز پرگٹ ہوا شاہ کا — کہ عاشق اہے شاہ اُس ماہ کا
چھُپی بات نیں بوجتا شہ چھپاے — کہ عشق ہور ستی چھپایا نہ جاے
رکیا بات ظاہر دو اُس بات میں — رکتا کوی رکھے آگ کوں ہات میں
جو یک گھر متے عود کوں کوی جاے — تو سو گھر لگ(۱) اس عود کا باس جاے
کہ پھُل کیوڑے کا جو باس ہے چھنال — نہ رکھ سکسی ہرگز اِسے کوی سنبھال
پرت کوں چھُپانے کہیں ٹھار نیں — پرت باولی ہے چھُپن ہار نیں
جداں تے جو پیدا ہوا ہے یو جگ — پرت کوی چھُپا نیں سکیا آج لگ
پڑی خلق مکھ بات یو پھانک کر — رکھیا جاے اسمان کیوں ڈھانک کر
جو اہراجل سیں جھر سر نوشت — جو جل گزرے جس ہر تے ہو سر گزشت
محبت او لینچ توں کر نکو — کریگا تو رسوائی تے ڈر نکو
محبت کتے ہے سو رسوائی ہے — یو رسوائی عاشق کوں ہو آئی ہے
وہی یار بھاتا اہے یار کوں — مشقت سوں ڈھوے یار کی بھار کوں
محبت لگیا ہے جسے پیو کا — نہیں کوچ پروا اُسے جیو کا
اول جیو تے ہات دھوتے اہیں — پچھیں عاشقاں عاشق ہوتے اہیں
سو ہاتی ہے رُسوائی یاری منے — کہ عاشق کوں عزت ہے خواری منے
یہاں پادشاہی غلامی اہے — یو بدنامی نیں نیکنامی اہے
محبت میں ہوتا جہاں جگ اسیر — برابر ہے واں پادشا ہور فقیر

(۱) منے

ندیم اپنے کوں شہ بُلا بھیج کر — یو قصّا کھیا اُس کنے سربسر
کھیا میں کھیا جیوں تُجے بیتو پچ توں — کہہ یو بات بھو دھات اس شاہ سوں
رضا منگ بھیجیا شہ شہنشاہ کن — کہ جاتا ہوں اب میں بنگلے کے دھن
کھیا جب ندیم اُسکوں جا کر یو بات — اندیشا لگیا کرنے شہ مکھ دے ہات
کھیا کوی کہو میرے فرزند کوں — کہ سُن کان دھر باپ کی پند کوں
توں سور ہے نکو دور ہو اسمان تے — توں ہیرا اچھے نا بچھڑ کھان تے
توں پُھل ہور ہے کھٹا تُج پھول بن — توں سرو ہور جا گا ہے تیرا چمن
توں شاہی کیرے بزم کا شمع ہے — توں جم جیو تُج تھے میرا جمع ہے
نکو کر پریشاں دلِ جمع کوں — نکو توں انجا جھمکتی شمع کوں
جسے یار کہتے سو کیش یار نیں — اگر ہے تو بھی کوی وفادار نیں
وفادار سو یار کرتار ہے — توں اُس سات ہو یار اگر یار ہے
اپے اُس سوں ہور وو اپس سوں اچھے — توں وو عین ہور عین دو توں اچھے
نکل ایسے کاماں تے آنا بھلا — محبت خدا سوں لگانا بھلا
توں جس سات جیو لانے کوں جائے گا — تُجے سٹ وو دُسریاں سوں جیو لائے گا
کہ کامل مثل کہہ گئے یوں اگے — منگوں دیدیں دید سو دھنک کوں منگے
نہ یاری کے لایق ہر یک یار ہے — ہزاراں میں یک کوی وفادار ہے
ہر ایکسکوں جیو یو کہ لایا نہ جائے — زمانا بُرا کس پتیایا نہ جائے
کہ جسکوں پتیا کر توں جیو لائے گا — اُسی تے توں آخر دغا کھائے گا
اپس گھر میں اچ نا نکلنا بھلا — بُرا وقت ہے دیک چلنا بھلا
نہیں خواب یو خیال توں بیگ سٹ — نکو کر توں اس کام کے تائیں ہٹ
میرا جیو ہور دل ہے تُجپر فدا — نکو ہو توں مُڈپن میں مُنج تے جدا

نکو نھا اس جا توں میرے پاس تے | نکر منج نراس اِس امید آس تے
کیا باپ شہ تجسوں کہہ کیا بُرا | کہ توں آج ہوتا ہے اُس تے جُدا
ندیم اِس جنس(۱) کی خبر لیائے کر | کھیا شاہ کوں بوجھ سمجائے کر
خبر اس تے اِس دھات جو شاہ پائے | ندیم کوں جھڑک سٹ کہ غصے میں آئے
کہ نیہ کا خبر نیں یو دھرتے اہیں | جھوٹی بات پچپچ کرتے اہیں
توں یاری ہر ایکس سوں ناجوڑ یوں | توں دل کوں نکو موکلا چھوڑ یوں
یو دل نھیں بلا غیب کی کچ اچھے | دیوانا عشق باز ہور ہچ اچھے
کیے عشق اول تے یوں عشق باز | کہ مندھر حقیقت ہے سیڑی مجاز
سڑی اُس اُپر پانوں رکھ بعد ازاں | توں مندھر میں جا جیو منگتا جہاں
کہ جس یار کوں یار سوں غرض ہے | یو دُکھ سونا اُس اُپر فرض ہے
جفا نیں منجے عشق کے بند تے | نفا نیں ہے کچ جگ کیرے پند تے
سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا | سو لیلیٰ کی خاطر دو کیا کیا کیا
سُنے نیں کے فرہاد سے یار نے | دیا جیو شیرین کے کارنے
محبت کے مارگ نہیں جانتے | جھوٹے چپکے کی منج کوں رنجانتے
منجے اُس چنچل دھن کے تیں جیون دیو | جو ہونا سو میرے اُپر ہون دیو
لگیا نیں ہے یو جیو اس دھات سوں | جو ٹوٹے یکا ایک کس بات سوں
خدا عاشقاں کے لکھیا بھاگ میں | کہ جلنا اچھے عشق کی آگ میں
میں راضی ہوں اپنے اسی بھاگ تے | سمندر کوں نیں خوف کچ آگ تے
منجے اُس تے شادی اچھے غم نہیں | کہ دُکھ عشق کا سک تے کچ کم نہیں
خوشی ہے و لے عشق کا درد کاں | جسے درد بوجھے سو وو مرد کاں
یو ایسا درد نیں جو ہوئے ہر کسے | بڑے بخت اُس کے خدا دے جسے

(۱) وطا

منا کرنے پیرت پڑیا جگ گلے
جکوی سمجے نا اُسس ستی کیا چلے

نہ کچ مجکوں حاجت ہے پند سات یوں
سمجتے تو نا بولتے بات یوں

جو عاشق پرت پھند میں بندھے
اُسے داغ پر داغ یو پند ہے

کہ عاشق سچا ہور جاں باز ہوں
پنداں تے یو لوگاں کی ہیں واز ہوں

یوارنا کے دیکھیا ہوں ہیں باربار
کہ عاشق کوں نیں ہوتی پند ساز گار

رُباعی

میں نار ہسوں اُس شہر تلک جاے بن
چنچل سکی کا چک درس پاے بن

اس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار
اُس نار کو اِس ٹھار لے کر آے بن

رضا باپ جانے کوں جو نیش دیا
منا کر منا کر منا جو کیا

سو شہ ماں کے نزدیک جا بیس کر
نپٹ عجز سوں پانو پر سیس دھر

جسے عشق اُچھالے وو کیوں چپ رہے
سو اُس ماولی پاس شہ یوں کہے

مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دیدار کا
منجے سوں ہے اُس چھند بھری نار کا

مُنجے سوں ہے اُس دھن کے دونین کی
مُنجے سوں ہے اُس کے مِٹھے بین کی

مُنجے سوں ہے اُس رنگ بھرے گال کا
مُنجے سوں ہے دھن مشک رنگ بال کا

پر پر پڑے نہ بوجے جس پر پڑے سو بوجے
کیا پر کروں کہو ہوں کو بر مُنجے نہ سوجے

کہ ہیں شہر بنگالے کوں جاوں گا
خدا لیاے تو بیگ پھر آوں گا

جنی ماں اپن مہر سوں آے کر
کہی شاہ توں یوں سواں کھاے کر

سُنی نا جو یو بات شہ پیو تے ۔۔۔ ڈری شاہ کے ناز نیں جیو تے
مبادا اپس پر کرے گھات کچُھ ۔۔۔ کہ سُنتا نہیں کس کی یو بات کچھ
اُسے عشق اُس نار کا زور ہے ۔۔۔ دیوانا ہُوا فکر اسے ہور ہے
جو ماں کی بی نیں بات شہ ٹک سُنیا ۔۔۔ ہزاراں نقش ناصحاں پر چُنیا
ہُوا شہ کوں معلوم خوبیچ اتال ۔۔۔ کہ شہزادے کوں کوی نہ رکھسی سنبھال

رباعی گفتن ابراہیم شاہ

عاشق ہے جکوی پند اسے بھاسی نا ۔۔۔ سر ہے ملک اس باٹ ہیں تے جاسی نا
کیا کام منا عشق تے کرتے ہیں اُسے ۔۔۔ ہرگز کسی کے کُو[1] منے وہ آسی نا

کہے شہ کوں توشا دینا باٹ کوں ۔۔۔ کہ جاتا ہے شہ عشق کے ہاٹ کوں
کیئے دور شہ دل ہیں تے کوپ سب ۔۔۔ لگے مستعد کرنے اب موپ سب
سو دلدار غمخوار یاراں ملے ۔۔۔ شہنشاہ کے دوستداراں ملے
جو توشا پکا کر دئے شہ اپے ۔۔۔ چُرا کھانے کوں لوگ اُسے لی چپے
جھٹالے سو توشے کوں چور آئے کر ۔۔۔ کہ اُس ٹھار شہ بیگ پھر آئے کر
تماشاں کے بندلے دئے بے شمار ۔۔۔ ہتیاں کی انباریاں اُپر کر انبار [illegible]
غلام ہور باندیاں ندیم ہور قوال ۔۔۔ دئے شہ کوں خدمت کی خاطر دنبال
گلے شاہزادے کوں شہ لائے ۔۔۔ جُکچ شاہزادا منگیا سو دئے
کہ فرزند سفر کرنے جاتا اچھے ۔۔۔ خدا جانے بھی پھر کو آتا اچھے
خزینا دیا شہ کوں شہ شاد کر ۔۔۔ سوا اونٹاں اُپر شہ چلے لاد کر
اٹھیا نا دکھانتیاں کیرا سر بسر ۔۔۔ فرشتے[2] جو تھے سب اُٹھے جاگ کر

---

(۱) پندیں (۲) سمجھتے

رین کا سو تیسرا دو پارا اتھا | کہ نکلیا صبح کا ستارا اتھا
حشم کی سو چوندھیر تے فوجاں اٹھیاں | دکھن کے سو دریا تے موجاں اٹھیاں
علم یوں دسیں شاہ کے ساز سوں | کہ خوباں لئے دور اچھا(۱) ناز سوں

رخصت شدن شہزادہ

کھڑے سعد شہ دیک ہر ستی | چلیا بھار سب باند کر گھر ستی
لگے کرنے ما باپ شہ کوں دعا | خدا دیوے شہ تج تیرا مدعا
پونم چاند جیوں دو نو گھٹنے لگے | ستارے انکھیاں میں تے ٹٹنے لگے
کہے شاہ ما باپ کوں پھر یو بات | کہ میں دل کے ہت میں نہ دل میرے ہات
نکلنا کسے گھر تے بھاتا اچھے | منجے دل یو ستی لجاتا اچھے
رکتا میں رکھوں دل کوں رہتا نہیں | یو کیا بھید ہے کوئی کہتا نہیں
بھوت منج کوں لگتا اچھے یو عجب | کہ آدم پہ غالب ہے دل کیا سبب
منجے یاں رہنا بھوت مشکل اچھے | کہ اتنا کیا سب سو یو دل اچھے
ہوا رام میں دل میرا رام نیں | یو دل کیا کرے گا منجے فام نیں
کسے بل ہے جو حرص کوں ڈال کر | رکھے اپنے اس دل کوں سنبھال کر
اسے آج سنبھال رکسی نہ کوی | یو سر زور ہے لڑنے سکسی نہ کوی
شہاں عجز(۲) ہیں دل کیرے زور تے | تو کیا ہوئے گا اب کسی ہور تے
پنکھی ہور پری ہور دیو ہور جن | یو سب دل کی خدمت کریں رات دن
سو ما باپ کوں شہ دلاسا دیکر | چلیا اپنے معشوق کے شہر ادھر
تو انپڑا دو تے آئے منزل تلگ | پھرے شہ کے ماں باپ پڑ شہ کے پگ
چلے شاہ منزل کوں یوں داٹ داٹ | کہ یک دیس میں جائیں مہینے کی باٹ

(۱) اچھا (۲) عاجز

ہر یک ڈگ ہیں شہ دھن کوں جوتا اتھا
تلیں تل پرت زیاست ہوتا اتھا
محبت کے کاماں ہیں سارا ہو کر
لگیا پھرنے صحرا ہیں یارا ہو کر
عبیر اُس سو دھن بینٹھ کا دھول تھا
انی دار کانٹا اُسے پھول تھا
جسے عشق کی آگ جالی اچھے
لحاف اس گگن بھیں نھالی اچھے
(ن) سٹیا راحت اپنا نپٹ دیہ کا
کہ جوں حق ہی تیوں پنت چلیانیہ کا

غزل گفتن محمد قلی قطب شاہ

مد عشق ییں پیا سو چڑیا ھے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر مُنجے
دھن مکھ اگن ہیں پڑنے سمندر ہوا ہوں آج
طوطی نہیں ہوں ہیں کہ جو بھاوے شکر مُنجے
پھسلا کے خوبی سوں نچ لجاتا بُلا(۱) سے کر
شاندے یو عشق آج کدھر کا کدھر مُنجے
ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ھے مِرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سُندھر منجے
باول ہو باو نا د(۲) پھروں دشت ہیں اتال
نا بھاوے سنگ چلہ کسی کا نہ گھر مُنجے
(ن) ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر مجے
اپ بھاوتا ہوا ہوں سبھیں بھاوتیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے وو کھینچ لے اپنے ادھر مُنجے

---

(۱) بھلاے (۲) نمنے

کشتن محمد قلی از دھارا

لگا آس امید سُبحان سوں — جو شہ باٹ چلتے اتھے دھیان سوں
یکا ایک اِس باٹ میں دور تے — نورانی سو نیناں کیرے نور تے
دیکھی گرد اندکار ہے بے شمار — کہے یو ابھالاں رہنے کا ہے ٹھار
اسی سات شہ دل میں کُچ لیے کر — سو نزدیک اس پہاڑ کے آے کر
کہے شہ عطارد کوں کہ کیا ہے یو — کہ اندکار دِستا ہے اِس دھات سو
عطارد دیا شہ کے تیں یوں جواب — کہ اے شہ جہانگیر عالی جناب
بُلند گڑ یو بی مثل گھن سار ہے — دیواں ہور سانپاں کا یو ٹھار ہے
بنی آدم اس ٹھار نیں ٹھارتا — پنکھی پنک اس ٹھار نیں مارتا
انبر تے بی اُنچا ہے اُنچائی میں — دھرت تے بی چوڑا ہے چوڑائی میں
جو یک سنگ سٹے اِس بہڑ پر تے کوے — تو بھُیں ہور اسماں مِل ایک ہوے
بکٹ پہاڑ اس پہاڑ کا نانو ہے — یو اسمان اس پہاڑ کا چھانو ہے
کہ ٹک فہم اس پر جو چڑتا اہے — تو ماندا ہو اُس ٹھار پڑتا اہے
اندیشا نہ چڑ لنگ ہو پکڑے کمر — نظر ٹھینس کھا کھا پڑے اُس اُپر
نہ اُس بہڑ[1] پر سنگریزے اہیں — لھوے خنجراں ہور نیزے اہیں
جو اس پہاڑ پر جانے اچھا محال — تو ٹکڑے ہو پڑتا فلک جیوں ابھال
جو ہلتی نہیں ہے زمیں ٹھار تے — سو اس پہاڑ سنگین کے بھار تے
جو شہ دیکتے تھے نین لاے کر — یکا ٹیک یک بھیں سوں آے کر
بُلند ایک بنڈا ابڑا واں نظر — دو مشعل جھمکتے اتھے اُس اُپر
دو رنگ تھے اُسے رنگ سیہ ہور سفید — کدھیں ہوے پرگٹ کدھیں ہوے نہ پید

(۱) پہاڑ

جو بنڈا وو تھا سو یکایک وہاں — لگیا دِسنے چنگیاں سوں ملکر دھواں
کہے اس عطارد کوں شاہِ جہاں — کنے آگ روشن کیا ہے یہاں
جواب اُس دیا یوں عطارد پھرا — بڑا ایک رہتا ہے یاں اژدہا
بنڈا نیں یو اُس اژدہا کا ہے تن — دو مشعل ہیں اُس اژدہا کے نین
کہ جبڑا سو جیوں غار محکم اچھے — دھواں نیں یو اُس سانپ کا دم اچھے
اتھی آگ شعلے شفق کھم سکتی — سو اس ناگ کے آتشیں دم ستی
نکلتا ہے شعلیاں سوں دم ناگ کا — کہ بادل برستا ہے میھنوں آگ کا
چل اے شہ پھریں اب ہم اس گھاٹ تے — سلامت گیا نیں کوی اس باٹ تے
جو دیکھے نہیں باٹ انگے جائے کوں — لگے کرنے تدبیر پھر آنے کوں
کہے شہ کہ مردانے مرداں کہیں — انگے کا پچھیں پانو رکھتے نہیں
مرد وو جو مرداں سنے ناؤں کر — چلے عشق کی باٹ سر پانو کر
مُنجے کام نیں کس کی تدبیر سوں — کہ راضی ہوں میں اُس کی تقدیر سوں
توکل خدا پر جو کرتا اچھے — وو ہرگز نہیں کس تے ڈرنا اچھے
مردنے پکڑنا بڑا کام دست — کہ لوٹے تو بھنڈار مارے تو ہست
کہی بات یو شہ عطارد کنے — یکایک آکر سو ویسے منے
جو اُٹھ اژدہا شہ کے سنمک چلیا — کہ محشر کے بارے تے ڈونگر ہلیا
ایتا کچ دو دھرتا انھا ناگ بل — کہ اسمان کوں مارتا پھن اُچل
جو نزدیک آیا وو ٹک ڈاٹ کر — گئے لوگ سنگات کے نہاٹ کر
علیِ ولی تھے مددگار واں — خدا بن نہ کوی شہ کوں تھا یار واں
جو حملا کر آیا وو شہ کے ادھر — کھڑے رہے وہاں شہ فرنگ کھینچ کر
سو شہ ہات کا ایک اسے گھاو لگ — دو ٹکڑے ہوا سیس تے پانو لگ

جو جلاب چک دو سٹیا قہرتے
زمیں سب ہری ہو رہی زہر تے

نظر زہر تے اس کی نا ہوئے کیوں
کہ بھوں شاہ کے زہر بھرا ہو جیوں

ہر ایک زہر بھرا سو پر جیت کا
کہ کرتا اچھے کام امریت کا

فرنگ لال سب لھو میں ہوی سر بسر
کہ بجلی پڑی جا شفق کے بھتر

کہے سب کہ رستم ہے شہ راست توں
شجاعت میں اس تے بی ہے زیاست توں

مدد جم تجے شاہ یاسین ہے
کہ توں ایک لاکھاں پہ سنگین ہے

حشم سب پڑیا پا نو اس بات کوں
لگیا گرد دینے شاہ کے ہات کوں

ہنسے شاہ اسوقت خوشحال ہو
چلے لوگ سب شہ کے دنبال ہو

نپٹ بھکاری درس کے اور نت اُٹھ مانگے بھیک
پھٹوے رنین نلحری سوا جنون نہ لاگے سیک

جو یک ٹھار اترے نجے اس ٹھارتے
پڑیا شاہ کے دشت کو چارتے

سورج تاب سب شاہ سوں جگ مگیا
سو یک پنجر سئی کوٹ دسنے لگیا

کہ وو کوٹ شہ دیک حیراں ہوئے
بلاکر عطارد کوں نزدیک کہے

کہ یو کوٹ دستا سو کس کا اچھے
تجے فام ہے کہہ توں جس کا اچھے

کھیا شہ کوں راکس ہے اس ٹھار پر
نہیں واں کہیں آدمی کا گذر

خندق سات ہیں سات سمدر سماں
ہر یک برج اس کا ہے جیو آسماں

کنگورے بلند جو دسے دیس کوں
کنگوی کرتے تھے سور کے کیس کوں

سو نپٹ اُس کے دو چاہ غدّار ہیں
کہ سر تین ہور ہات سو چار ہیں

وو راکس بی ایسا ہے کالا بلاے
جو شیطان دیکھے تو اُس ٹھاس جاے

خندق بے بدل وہ عجب غار ہے
کہ جھیں کے بھون کا مگر ٹھار ہے

وو راکس کے بالاں ہیں سیاناں ہیں یوں — پچھونڈے پڑے اچھے بیلاں میں جیوں
صبح اُٹھ نہاری کرے تو نہتی — کہ ملعون ہے وو بڑا نکبتی
بُرا ہے وو دجّال تے سو حصے — خدا مُوں نہ دکھلائے اُس کا کسے
نہ کوی سکسی اُس سات دند سارنے — اجل کا نہیں کام اُسے مارنے
بھوت مشکل ہے سب سے یو جہ ٹھار — کہ وو جھڑ ہے چیونڈ جیر کو چار چار
نہیں باٹ انگے شاہ جانے کدھر — سو ہمنا کوں یو کوٹ اُلگے بغر
اجھوں یاں تے پھر جائیں تو خوب ہے — کہ جیفی انگے کھائیں تو خوب[1] ہے
کہ کوئی دیو سوں دند بسایا نہیں — ہتیاں سوں رکنے گانڈے کھایا نہیں
نہ کوی سکسی اب اس سوں دند سارنے — کہ اُسکوں اجل نیں سکی مارنے
کہے شہ ڈرالوُ اہے توں عجب — ڈراتا ہے اتنیاں کوں سو توں یچ سب
تیرے ڈرنے تے سب یو ڈرتے اہیں — فکر نھاسنے کی یو کرتے اہیں
سنگاتی کے لوگاں تیری بات تے — نکل جائیں گے ایکدن ہات تے
نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہور نا — اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کنا
جو لوگاں کو تقوا ہُوی اس بات تے — جو نا جائیں ڈر کر وہ سنگات تے
بُڈا ہے توں یو بات نیں تجکوں فام — کہ مرداں کی ہمت تے ہوتا ہے کام
زرہ ہیچ ہے تن شہ بُلند بھاگ کا — کہ شعلا لھوے میں پڑیا آگ کا
نکر ہے مکر دیو کالے منے — کہ یا باگ بیٹھا ہے جالے منے
دِسیں شاہ جھگڑے کے میدان میں — کہ شرزا کھڑا ہے بیابان میں
عطارید سوں بات کر شہ جواں — منگا تیر ترکش ترنگ ہور کماں
کہ قوس و قزح فتح بخش ہے کماں — شہا باں تیراں ہور ترکش آسماں

---

[1] اصل نسخے میں "خوب" لکھا ہے۔ غالباً "معیوب" ہوگا۔

سو نیزا ہے کہکشں کہ خنجر ہلال — سپر ہات ماوے اچھے جیوں اچھال
سلے خوب ہے جس کوں اس دھات کا — اُسے ڈر نہیں کچھ کسی بات کا
پتیارے کے ے سات بارہ نفر — چلے شاہ اس پنجرسی کوٹ ادھر
خدا ہور محمدؐ علیؑ کا لے ناؤں — رکھے کوٹ میں شاہ بیشک پاؤں
ہوے جیو سوں سب شہ سنگات اختیا — لگے پھرنے اس کوٹ میں ٹھار ٹھار
دیکھے ایک واں آدمی زاد تھا — پریشان حیران ناشاد تھا
جو دیکھیا وو شہ کوں اُٹھیا آہ مار — کھیا کی تُمیں آے ہیں ایسی ٹھار
لعیں ایک بدبخت راکس ہے یاں — پکڑ تا ہے آدمی کوں دیکتا جہاں
۱۰× تُمیں پادشہ ہیں جھوٹے یاں نہ آو — کہ یو ٹھار کچھ خوب نیں نیک[1]× جاؤ
اگر شہ سُنے گا تو میری یو بات — غلام ہو کے میں آؤں گا تجھ سنگات
رکھیا ہے یو راکس مُنجے بند کر — نہیں جانے دیتا ہے یک تل کدھر
یکیلا ہوں میں یاں کدر کھاٹ جاؤں — کہ کیں نھاٹنے نیں بسرتی ہے ٹھاؤں
اگر توں نہ آتا تو مُنج کیوں ہوتا — خدا جس کوں منگتا اُسے یوں ہونا
مُنج اس وقت تج سا ملیا شہ گنبھیر — کہ درماندے کوں ہے خدا دستگیر
کھیا شاہ اُس آدمی زاد کوں — فقیر ہور مسکین ناشاد کوں
توں آیا ہے کاں تے تیرا ٹھانوں کیا — کہ توں کون ہے ہور تیرا ناؤں کیا
کھیا شہ کوں وو بھوت زاری ستی — عزیز ہور محبت سوں یاری ستی
یکا ایک انپڑیا ہوں میں تج لگن — کتا ہوں میرا حال میں شاہ سُن
حلب میں جو شہ شاہِ سرطان ہے — جو پردھان اُس کا اسد خان ہے
اسد خاں جو ہے شاہِ سرطان کا — سو فرزند ہوں میں (اس) اسد خان کا

---

۱ غالباً "بیگ" ہوگا۔

نہ منج بھان نا منجکوں بھائی اچھے
اسد خان باپ ہور یک مائی اچھے

بندا ہیں تیرا ہوں منجے توں پچھان
کہے نانو میرا سو مریخ خان

انند عیش سکھ گھر میں دھرتا اتھا
جکچ جیو منگتا سو کرتا اتھا

یکائیک یک رات من ہر سندھر
دیوانا ہوا خواب میں دیک کر

سو پردیسی یک کوی میرا یار تھا
ہر یک علم تے وہ خبردار تھا

کہا خواب میں یو اسے کھول کر
بشارت دیا ان منجے بول کر

سو تعبیر اس کا انے یوں کھیا
کہ جیوں میں جو دیکھیا اتھا توں کھیا

تفحص بھوت دھات اس دن کیا
سو تحقیق خوبی خبر یوں لیا

کہ دو شاہزادیاں ہے بنگالے میں
سو استادھے ناز ہور چالے میں

یکن زہرہ ہے دوسری مشتری
یکس تے اچھے خوب یک سندری

منجے جو بھلای سو زہرا اچھے
کہ اس نار کوں حسن دھریا اچھے

بھوت زہرا پر شاہ میرا جیو ہے
وہی جیو میرا وہی پیو ہے

نپٹ جیو منگتا ہے اس پیو کوں
کتا میں رکھوں لالچی جیو کوں

جکوئی بوالہوس ہور طمع دار ہے
جہاں جاے گا وو وہاں خوار ہے

جسے کچ طمع نیں ہے وو خوار نیں
بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں

طمع تے جو حرمت کوں نقصان ہے
طمع بھوت ادین کوں زیان ہے

ولے جن قباحت کوں نا فام ہے
اسے ایسی باتاں سوں کیا کام ہے

منجے یاد بن اس کے کچ کام نیں
منجے ایکتل اس بن آرام نیں

لٹیا جیو میرا ہیبت اس ٹھار کا
نہ اچھتا اگر یاد اس نار کا

جو جیوتا ہوں میں دیک دکھ دھات دھات
کہ عشق اس سکی کا ہے آب حیات

جو شہ میں بنگالے کوں آنے رکیا
منا کر منجے باپ بی پند دیا

بھوت دھات سمجا کھیا خوب نیں — عشق بازی کرتے نہیں یوں کہیں
جتا باپ کہہ کہہ منجے سر دھنیا — سو اس باپ کی بات میں نیں سنیا
چلیا وو پچ بنگالے کے شہر ادھر — سو ماباپ کی بات کوں ٹھیل کر
سو دھن عشق کے مدسوں ماتا اتھا — پکڑ باٹ بیٹ اپنی جاتا اتھا
یو راکس نے آ بند پکڑیا منجے — کہیں جانے نا دیکے جکڑیا منجے
سنگاتی جو لوگاں اتھے آس کر — یکیلا منجے سٹ کے گئے نہاس کر
سو ایسے خرابے میں یاں آج کوی — نہیں دوسرا بھی خدا باج کوی
توں یاں کیا سبب شاہ آیا اچھے — تجے کون اس ٹھار لیایا اچھے
یو راکس کے آنے کیرا وقت ہے — توں جاتا نہیں جیو کیا سخت ہے
کہے شہ کہ ای گنونتی گن سنگھار — توں دستا ہے میرا بھوت دوستدار
ترا ہور میرا سو یک حال ہے — دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے
کہ میں خستہ دل ہور توں دل فگار — ہمیں دونو مل اب اچھیں ایک ٹھار
ہمیں دونو عاشق دردمند ہے — ہمیں دونو یک پھند میں بند ہے
ہمیں دونو پنکھی ہیں یک باغ کے — ہمیں دونو شعلے ہیں یک داغ کے
ہمیں دونو یک باٹ کے چلنہار — ہمیں دونو یک کھاٹ پر ہیں سوار
ہمیں لاابالی اہیں باولے — ہمیں جان خیالی ہیں اوتاولے
ہمیں دونو شوقی ہیں یک شوق کے — ہمیں دونو ذوقی ہیں یک ذوق کے
ہمیں دونو بدلائے ہیں بھیس کوں — ہمیں دونو جاتے ہیں پردیس کوں
ہمیں دو پریشان یک جمع کے — ہمیں دو پتنگاں ہیں یک شمع کے
ہر ایک ٹھار دو میں محبت اچھے — کہ عاشق کوں عاشق کی صحبت اچھے
دنیاں میں نہیں کوئی عاشق بغیر — جو دکھ کوی کس کا سنے کان دھر

که عاشق دُکھی دُکھ بھاتا ہے اُس ۔۔۔ دُکھی ہے وو سچ دُکھ سُہاتا ہے اُس
دُکھی کوی تو اس دور میں آج کس ۔۔۔ نہ کہہ دُو کھ اپنا دُکھیا باج کس
دُکھیا تیرے دُکھ کا سنگاتی اچھے ۔۔۔ تیرے دُکھ کی بات اُسکوں بھاتی اچھے
سُکیا کے کنے جا کے دُکھ بولے جو ۔۔۔ اپس پر ہنسا لینے منگتا ہے وو
جو طاقت تجے نیں ہے دُکھ سونے ۔۔۔ تو دُک کہہ اپس جاے دُکھیا کنے
دُکھیا دُکھ تے خوش ہور سُکیا سُکھ ستی ۔۔۔ نہیں سُک کوں نسبت ہے کچھ دُکھ ستی
سُکیا کس کے دُکھ کوں اپڑتا نہیں ۔۔۔ که سُکھیاں کوں دُکھیاں سوں پڑتا نہیں
پرت جس کے من میں نچ بیٹھی اچھے ۔۔۔ وو کیا جانے خوشحالی کیسی اچھے
جو کوی شادمانی سوں سینپور ہے ۔۔۔ سو اُس غم کی لذت تے وو دور ہے

کھنتی ہوں دُکھ میرا روکر مری ہیں سکیاں کوں
باتاں۔ وکد پلیٹی آپو نچتے انکھیاں کوں

اسی عشق کی بات کوں دھات دھات ۔۔۔ جو کرتے اتھے شاہ اُس کے سنگات
سو راکس دیکھے دور تے آوتا ۔۔۔ وو نا سعد جیوں رعد ارڑاوتا
جو بھو تیج اگے دھس کر آنے لگیا ۔۔۔ شکل بد شکل کر ڈرانے لگیا
سو شہ آیتہ الکرسی پڑ پھونک کر ۔۔۔ کیٔے دور اُسے موں اُپر تھونک کر
تو راکس وو نزدیک آنیں سکیا ۔۔۔ رھیا دور ٹک ہات لانیں سکیا
ڈرے نیں جو شہ دیو مغرور تے ۔۔۔ لگیا سنگ بھرکانے وو دور تے
جو اُٹ شہ کیا جیو اپنا بڑا ۔۔۔ کماں اُتری تھی اُس کوں چیلا چڑا
کشش کر جو شہ تیر مارے سو وو ۔۔۔ پڑیا جھیں پہ تل سپر اُپر پانوں ہو
اُلٹ یوں دِسے زخم کھا سپر میں ۔۔۔ که جیوں عکس اچھے جھاڑ کا نیر میں

ڈھلا را اُٹھیا یوں وہاں سر بسر   زمیں اُڑ چلی جانوں اسمان پر
فرنگ میان تے کاڑی شہ جان یوں   نکلتا ہے کنچلی میں تے سانپ جیوں
کیئے چوٹ یوں شاہ نزدیک آ   کہ کو بیس اوپر پڑیا سیس جا
علامت قیامت کی پیدا ہوی   زمیں چور آٹا ہو میدا ہوی
اُڑے سنگ یوں اس ڈھلار سے   کہ تیراں ہو لگتے تھے بارے سے
اُڑیا گرد چوندھر کیئے شہ جو جنگ   چھُپیا باک پر گٹ ہوا ہے بھونک
لھوا لھو سوں ہے لال شہ جان کا   کہ یاہت ہیں ہے شاخ مرجان کا
رگت سمد یوں بھر وہاں رہ گیا   کہ دھرتی ڈُبی ہور انبر بہہ گیا
طبق تو شفق رنگ رگت سو بھرے   نزیک ہے جو دھرتی اجل جھل مرے
تول شہ عجب بل ہے تیغ کھرگ کوں   کہ ادموی کیا مار کر مرگ کوں
عرق سوں غرق کر سپٹ فرش کوں   کہ تھیں ہو لگی موج جا عرش کوں
جو آیا مُسلّم وو دم داٹ کر   فرشتے عرش پر تے گئے نھاٹ کر
حیات آکے دی شاہ کوں خوش خبر   لھو پی دندیاں کا اجل پیاس بھر
عطارد قطب ہور مریخ خاں   مِلے آکے تینو یو نوخیز جاں
کیئے شہ ہلاک اُس بدافعال کوں   کہ مہدی سٹے مار دجّال کوں
علی دست تھے شہ کوں ہر ٹھار فتح   کہ نصرت رفیق ہور ہے یار فتح
کیئے شُکر تب شاہ کرتار کا   پکڑ پنت چلے بھی اُسی نار کا

دو باٹاں ملیاں باٹ میں ایک ٹھار   کہے شہ عطارد کوں واں ٹک بچار
ہمیں یاں تے کس باٹ جانا اتال   کہ دن شاد ہو پائیں دھن کا وصال
کھیا یو برابر دو باٹاں اہیں   ہر یک باٹ کوں چھار گھاٹاں اہیں

پھر نہار نیش ہے قدر ہور قضا
جدھر جاے گا شہ توں نیر ارضا

ادھر بی پریاں ہور اُدھر بی پریاں
کہ اچھتیاں اہیں یاں کدھر بی پریاں

جنگل کے جنادر تے پاخوش شگن
عطاردستی بات اِس دھات سُن

چلیا دل میں رکھ دھن کے مکھ کا سودھیان
سیدھے بازو کی باٹ دو شہ جوان

روانا ہوا واں تے شہ پاند صف
کہ مرداں کوں ہے فتح سیدی طرف

دِسیا ایک جاگا فرح بخش واں
پنکھی کرتے تھے چوپچہ سوں نقش واں

کہ بہتے تھے واں کالوے نیر کے
اتھے جھاڑ انار ہور انجیر کے

کہ سبزا ہریا ہور ہوا تر اتھا
گھڑی بھر وہی شاہ کوں گھر اتھا

شہنشہ ابی آکے اُترے تھے جاں
سو یاقوت ریزیاں کی بالو تھی واں

سو قطعہ گلستان کا دونہ تھا
چمن بہشت کا بھیں پر اُتریا اتھا

بیتا خوب تھا دو ہوادار ٹھار
کہ جنت لیوے واں ستے رونق اُدھار

یکایک دِسیا ایک نزدیک باغ
ہوا اُس کی باساں تے ترسب دماغ

کہ پاناں کے پردیاں کوں سب پھاڑ کر
پھلاں جھانکتے تھے سراں کاڑ کر

بنفشہ مشک پای تھی بال میں
سرو رقص کرتے اتھے آ حال میں

دو بازو دو دھر جھاڑ دورمت ہو
یوں مدسوں ڈُلتے تھے سب مست ہو

سرو داں سو مرغاں کے نالے تھے واں
مُریاں کلیاں پھول پیالے تھے واں

سو رنگ سانوے خوب باتاں بھرے
ندیم ہوکے بلبل جو چالے کرے

سو طاؤس پنکھی طوطی کبک ہنس
پکڑ پیٹ لُرٹنے لگے ہنس ہنس

دو سب خوش ہو بلبل کے چالیاں اُپر
اُچھلتے اتھے مست ہو ڈالیاں اُپر

رہے بیچ چمن پھول احمری
کہ ہنستی ہے خوشحال ہو دھرتری

بھنور جھونڈ ہو بن میں گھمتے اتھے
سو پھولاں کرے موکھ چُمتے اتھے

چمن تر نہ شبنم کے ہے آب سوں   کہ موں دھوے ہیں پھول گلاب سوں
برگ بار آئے ہیں اس دھات سب   کہ چھپ گئے پھلاں کے تلیں پات سب
یکستی چمن ایک مقبول ہیں   کہ بھونرے پتنگ ہو دیوے پھول ہیں
سو شہ آنے کی یو خبر سون کر   بندیاں سر خکاں چونڑیاں چون کر
نکٹ ساز کر ہور سب آئے ہیں   سراں پر جرٹت کے ٹرے لائے ہیں
چمن کی چنگیریاں ہیں بھر پھول اپار   لگیا لیانے شہ تائیں مالی بہار
بتنا پیک ہوا تھا وہاں کشت کوں   کہ رشک آئے اس باغ کا بہشت کوں
خزاں کوں نہ تھا آنے اس ٹھار ٹھار   بھار ہور بھیتر اتھا سب بہار
کہے شہ عطارد کوں یو کیا اچھے   عجب ٹھار ہور خوش تماشا اچھے
عطارد کھیا شہ پریاں ہے یہاں   پریاں کم نہیں کچ بھریاں ہیں یہاں
بڑی یک پری یاں ہے مہتاب ناؤں   کرے ہے وو اس باغ میں آج ٹھاؤں
یو پنکھیاں جو دستے سو پنکھیاں نہیں   پریاں اس پری کیاں ہیں شہ یو سبھیں
کہے شہ کہ خوش ٹھار پر آئے ہیں   تماشا عجب دیکھنے پائے ہیں
سُلکھن پری ناؤں جو اس تھی   رستا را ہو مہتاب کے پاس تھی
ہریک بات میں اُس سوں محرم اچھے   سو جم جیو جیوں دھن وو ہمدم اچھے
اتھا انت مہتاب کا فام اُسے   کہ فرمائے مہتاب ہریک کام اُسے
؟ اچ تھیاں سکیاں سب بڑی وو چہ تھی   سو اس دھن کے گھر کی بڑی وو چہ تھی
جکچہ بات بولے یو مہتاب سات   سو سنتی تھی مہتاب سب اُس کی بات
محبت سو دونو منے یوں اتھا   کہ باندی بی بی کا فرق کچ نہ تھا
لگے اب خودی عشق تو ہر کہیں   دیوانا اچھے ذات دھنڈتا نہیں
نہ مسجد نہ بتخانے کا فام ہے   کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

نہ بوجے بھلی اور بُری ٹھار کوں
شمع ہوی تو بس اس جلنہار کوں

اچھے جیو پر جیو جاں یار ہوے
پتنگ جل مرے شمع جس ٹھار ہوے

اسے چاشنی نہہ کی انپڑی اچھے
لذت خوب جلنے کی سنپڑی اچھے

محبت میں سب کوی سارا نہیں
یو کام عقل میں آن ہارا نہیں

شہنشاہ غازی کوں دیکھی وو جیوں
کہی جاکے مہتاب کے پاس یوں

سو یک آدمی زاد آیا اچھے یاں
سولی لوگ سنگات لیایا اچھے یاں

صفت اُس کی تجہ پاس کیتا کروں
نہ سر سے صفت اُس کی جیتا کروں

اول تے ترے کان بھرتی ہوں میں
کہ متوالی ہوے گی کہ ڈرتی ہوں میں

کہ میں دیک کر تاب لیائیں سکی
یو بات اپنے دل میں چھپائیں سکی

جو ٹک دیکتی زیاست دیدار ئیں
نہ آسکنی پھر واں تے اس ٹھار میں

سنا لیا وہاں شوق مہتاب کوں
کیا آتش اس دھات اپس آب کوں

کہی چل وو شہ کاں ہے دکھلا منجے
کہ اوّل تے معلوم یو تھا منجے

جو سنگات مہتاب کوں لیائی وو
سُلکھن سکی شہ کوں دکھلائی وو

سو مہتاب دیکھ شہ کوں بے تاب ہُوی
محبت سوں گُل جیوں وو گُلاّب ہُوی

پڑی مست ہو یوں وو یک ڈک منے
کہ اُٹھنے کی طاقت نہ تھی اُس منے

لگا جیو وو نار اُس لال سوں
وہاں تے اُٹھی بارے سر حال سوں

کہی یو فرشتا اچھے یا بشر
یکایک اسے یاں ہُوا کیوں گذر

کہ اس باٹ کوں آدم آتا نہیں
جو آتا سو بھی پھیر جاتا نہیں

خُدایا سلامت رکھ اس شاہ کوں
پریاں نے امانت رکھ اس شاہ کوں

کہی شہ عجب خوب محبوب ہے
اپچھے دل جو مُنج پر تو کیا خوب ہے

اندیشا بھی دل میں اُنے یوں کری
کہ یو آدمی ہور میں ہوں پری

دیوانی ہو باتاں کروں سودہ کھوے — پری ہور آدم سوں کیوں جوڑ ہوئے

رباعی

کو شاہ یو اس باغ منے آوے گا — کو شاہ منجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کو شاہ نہیں ملکے یہاں بیٹھیں گے — کو شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

سُلکھن سکھی ناز پرورد کوں — لطافت کیرے باغ کے ورد کوں
کہی پانوں پر ہات رک ماہتاب — کہ شہ کوں بُلالیا توں جا اب شتاب
تُہیں دوست منج ہور تہیں یار ہے — ترا منج اُپر لئی یو اُپکار ہے
کہ شہ ایسے کوں مُنج کوں دکھلائی توں — نہیں آتی تھی ہیں ستم لیائی توں
مرا پانوں پڑنا توں کہہ ہور سلام — یو شہ کاں تے آیا خبر لے تمام
کہ سکتی نہیں ہیں وہاں لگ اپڑ — بدل میرے توں شاہ کے پانوں پڑ
چھپائی ہوں ہیں اس سبب آپ کوں — مبادا خبر کوی کرے باپ کوں
توں بیگ اب ریجھا کر مٹھی بات سوں — بُلا لیا یہاں لگ ہر یک دھات سوں
سلکھن سکی بات اس دھات سُن — اُچھلتی خوشیاں سوں چلی شاہ کن
اُسے دیک کر شاہ حیراں رہے — مگر حور ہے یو پری نیش کہے
سو نزدیک بسلا اُسے پیار سوں — لگے بات شہ کرنے اُس نار سوں
تیرا کیوں سکی یاں لگ آنا ہوا — تُجے دیک کر ہیں دیوانا ہوا
دو اپروپ دلدار حوری خطاب — ادب سوں دی شاہ کوں یوں جواب
کہ تُج تائیں ای شاہ ہیں آئی ہوں — خبر ایک مہتاب کی لیائی ہوں
سُلکھن جو آتی تھی بھو ساز سوں — سو غمزے وچھند بند ہور ناز سوں

کہی کس شہر تے توں آیا ہے شہ — بھی کس شہر کوں جانے منگتا سو کہہ
مبارک ترا شہ یو آنا اچھو — بندا ہو تیرے گھر زمانا اچھو
جو مہتاب کی بھتی سو گئی شاہ کوں — سو کچھ دل تے بی جوڑ کی شاہ کوں
بُلاتی ہے وو نار ای شہ تجے — اِسی کام کوں بھیجی ہے یاں مُنجے
کہی ای سُگھڑ شہ توں اب بیگ چل — معطل وہاں کام سب تُج بدل
توں بیگا نگی بول نکو دیکھ شہ — کرم کر وہاں لگ کسو آ بیگ شہ
کہ سکتا ہے شہ آنوں کیا ڈر اہے — ہمارا دو نین گھر تیرا گھرا ہے

رباعی

اِس باغ منے آج جو آئی ہے پری — یکدل ستی جیو تجھسوں لگائی ہے پری
بھو دھات اس سات مجالس کوں سنگاً — ای شاہ تجے بیگ بُلائی ہے پری

عطارد کوں کے کیا ہے تدبیر اب — کہ ہے کام یاں کا تجے فام سب
کھیا شاہ یو تو عجب ٹھار ہے — ولے آج جانا سو ناچار ہے
پری ہو کے منگتی ہے ہمناں کوں یوں — تو واں لگ ہمیں شاہ نا جاے کیوں
چل ای شہ دِکھیں جا کے اس نار کوں — نکو کھینچ توں تے تلک تار کوں
ضرور ہے رہنا اُس کے فرمان میں — ہمارا ہے کون اس بیابان میں
یہاں آج لگ کوئی آیا نہیں — رکنے دل کسی کا بنتیا یا نہیں
پھتر تل جو ہات آے او کل ستی — تو واں تے اسے کاڑنا کل ستی
ہمیں آدمی ہور پری وو ہے راست — پری تے مروت ہے ادمی میں زیاست
بُلاتی وو اس چاؤ سوں پر دنبال — تو واجب ہے ہمنا کوں جانا اتال

رکئے جیو خوش ہور ہوے ایکدل — چلے اُس سُلکھن سکی سات رل

اتھی دور تے دیک شہ کوں سو دھن — پری حور تے خوب چندر بدن
پراں کا پریاں چھانوں چھایا انھیاں — لٹاں سب بکھر مکھ پر آیا انھیاں
اچھیں نین اس کیس کالے منے — کہ مچھلیاں دو سنپڑیاں ہیں جالے منے
اچھلتیاں ہیں بجلیاں اجالاں تلیں — کہ نیناں جھمکتے ہیں بالاں تلیں
دسے لالک اس نین بچہ یوں سنور — کہ سرخی ستی کی سفید آب پر
ستے لال ڈوریاں سوں پتلی کجل — کہ مریخ کے گھر ہیں آیا زحل
سو دھن کے تن اوپر دسے یوں گھر — کہ بیٹھے ہیں جگنے مگر سرو پر
انگے ہو کے آپا نوں پر اچپلی — سو مہ باغ میں شہ کوں لیکر چلی
شہنشہ کوں دھن باند گلہار کر — لیکر گئی اپس پہاڑ پر پیار کر
پون عیش تے پھول جیوں کھیل کر — پلنگ پر وہ بیٹھے دو نو میل کر
دو پھول تھے انو ہور چمن تھا پلنگ — کہ رہتا اچھے دائم چمن پھول سنگ
پلنگ شاہ کے نین جوواں لیائے تھی — سورج چاند جیسے اسے پلائے تھی
سو اس سات مل یوں وو شہ جان تھے — کہ بلقیس سوں جیوں سلیمان تھے
سکی شاہ سوں ایک ہو یوں اچھے — کہ میٹھائی سوں مل شکر جیوں لچھے
پری نو پھرائی تھی ملنے کوں خیال — ولے شہ رکھے واں اپس کوں سنبھال
لگیا جیو یک ٹھار جس زور سوں — اسے کچھ غرض نیں اچھے بھی ہور سوں
محبت کہیں یوں ہوئی نیں اچھے — محبت اچھے جاں واں دوئی نیں اچھے
دسے یوں تل اس مکھ میدان میں — کہ حبشی بچہ اچھے گلستان میں
جو کرتی اتھی بات دھن راج سوں — سو چھٹرتے تھے بند رخوے کے لاج سوں
کہ ناریاں میں دو نار سرتاج اچھے — کہ جس میں شرم ہور کچھ لاج اچھے
شرم ہور لاج ہوئے جس نار کوں — بھلا لیوے یک تل میں سنسار کوں

جو محبوب اچھے خوب خوش ساز کا — شرم اُس کوں سنگار ہوُوے ناز کا
شرم سوں اچھے نار تو دل بھلاے — شرم نیئں سو وو نار کیا کام آے
مری بات سُن پند یو راست ہے — بھلے کوں شرم جیو تے زیاست ہے
بھلا ہاں نیئں پارتا بھرم کوں — بھلا جیو دیتا اہے شرم کوں
جے مومن مسلمان دل نرم ہے — نشاں اُس کے ایمان کا شرم ہے
جو پیلے ہر یک ٹھار چھب ہے اسے — شرم لاج ہور ناز سب ہے اسے
سو دھن مکھ دِسے شرم کے آب میں — سٹے ہیں مگر پھول گلاّب میں
لٹاں آرھیاں یوں سو دھن گال پر — کہ سنبل کی جیوں چھانوں گلاّل پر
شفق رنگ کسوت سو اس مہ کوں تھا — بڑا حظ اُسے دیکھنا شہ کوں تھا
سورج جا کے بھانا لیا خواب کا — کہ دن تاب دیتا ہے مہتاب کا
ادب سوں سکی بیٹ کر شہ کنے — سو باتاں لگی باٹ کیاں پوچھنے
کہے بات یک ایک شہ اُس کے پاس — پری ہور شہ تھے مگر ایک راس
محبت لگی دونو میں آے کر — رہے دونو یک ٹھار جیو لاے کر
پری ماہتاب ہور قطب شہ سُجان — اپس میں اپی کہہ لئے بھای بھان
یو کاں کا سگا ہور وو کاں کی سگی — کدھر تے کدھر دوستی آلگی
وو شہ سات ہور شاہ اس سات یار — بلے آگ پانی دونو ایک ٹھار
خبر جو سُنی شہ تے اس دیو کی — سو سیوک ہو دھن شاہ کا سیو کی
کری شُکر وو کام یو ہوے کا — کہی ڈرا تھا مُنج بی اُس موے کا
نہ تھی نیند شہ رات کوں دھاک تے — چھُٹی آج اس بھنٹ ناپاک تے
مُوا گا وو دی کچ نہیں جانتا — پریاں کوں بی آ آکے رنجانتا
عجب بد اصل شکل دھرتا اتھا — پریاں کا دل اس دیکھ ڈرتا اتھا

چلیا نیں کچ اس دیوا و دھوت سوں ۔ رکتا کر لڑیں گیاں پریاں بھوت سوں
پریاں نازک ہور دیو وو سخت تھا ۔ پریاں نیک بختاں وو بدبخت تھا
توں جم جیو ہور کر توں جم راج شہ ۔ توں جیو دان ہمنا دیا آج شہ
ترکمان شہ توں بھوت ہے دلیر ۔ کہ تجہ ہات تل دیو ہوتے ہیں زیر
توں شہ ہوے گا ماہی و ماہ کا ۔ کہ یو فتح پہلا ہے تج شاہ کا
سدا جیو ہور دل نیراشاد اچھو ۔ پریاں کی یو یک بات تج یاد اچھو
شہر طکر اُنے ہات دی ہات میں ۔ کہ شک نیں ہے ہیں کی سواس بات میں
شہنشاہ اسوقت بخشش میں آ ۔ پری کوں دئے کوٹ اُس دیو کا
ہُوا دیو جیو دے وہاں تے جُدا ۔ کہ ظالم تے راضی نہیں ہے خدا
پری دندی کے بند تے آزاد ہو ۔ دُعا کی شہنشاہ کوں شاد ہو
کہی اُس سلکھن کوں دھن ماہتاب ۔ صُراحی پیالا لیکر آفتاب
کہ ماندے ہو شہ باٹ تے آئے ہے ۔ سو ٹھنڈ دھوپ ہور باولی کھائے ہے
جسے عشق کا زور اچھے سر بسر ۔ اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر
صُراحی ہور پیالا لیکر نارو و ۔ پلانے لگی شہ کوں اس ٹھار وو
پیالا نہ واں آپ بھاتے پیئے ۔ ضرورت کوں شہ اِنمناتے پیئے
پیتا شاہ دل دھن پہ دھر تے اُنتھے ۔ کہ ہر پیالے کوں یاد کرتے اُتھتے
کہ صد حیف جو پیو اس ٹھار نیں ۔ سو اس ٹھار وو جیو کا یار نیں
عجب کچ فرح بخش یو کیف ہے ۔ ولے یار وو نیں سو صد حیف ہے
سو دھن ہٹ تے پیالا جو شہ لیتے تھے ۔ سو کچ پی نہ پی وو نچہ سٹ دیتے تھے
کہ معشوق جاں نیں وہاں بھاے کیوں ۔ پیالا پیا بن پیا جاے کیوں
پیالا پنے کوں مزا واں اچھے ۔ کہ معشوق من بھاوتا جاں اچھے

282302
0168,1N80;1
N38;2

جہاں جیو کا بیو بھاتا اچھے
جھکچ واں رکیئے سو خوش آتا اچھے

عجب اُس کی مجلس میں کچ بھید تھا
جھکچ جس کوں ہونا سو مستعید تھا

اتھا سب وِلے واں نہ تھی ناروو
کہ خوش دل کرے شہ کوں اِس ٹھارو

اتھیا سرتے غل بزم میں نوش کا
ہُوا مست اخِل سُد اُڑیا ہوش کا

پھلاں باغ میں ہنستے تھے شوق سوں
جنا ور چُرغتے تھے سب ذوق سوں

ڈبیاں پھول رنگ رنگ دکاناں چمن
کہ خوش بوی فروشی اپی واں بون

جو شہ یاد کرتے تھے دھن گال کوں
تو گُڑ دیتے تھے جاکے گُلّال کوں

سو نرگس کوں شہ دیک شہ مات تھے
کہ نین اس سرو قد کے اس دھات تھے

جو شہ کوں جو بن یاد آتے اتھے
تو نارنج پر ہات پاتے اتھے

سو دھن قد کوں شہ خیال میں لائے کر
گلے لگتے تھے سرو کوں جائے کر

گماتے تھے شہ یوں وقت بن منے
سو دھن کا پرت رک ایس من منے

رباعی

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں
پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں

کانٹیاں کے ضرب دستے ہیں پھول سب
تجباج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

عطار دکھیا شاہ توں جیو جم
سدا انشاد اچ توں کہ نیں تج غم

توں وو جام پی جگ میں جیوں جم ہُوا
خوشی زیاست غم تھا سو سب کم ہُوا

مری بات سُن ای چنچل قطب شہ
مُنجے دے رضا ہور توں یاں بچ رہ

کہ میں جاکے واں کام کر آوں گا
سو تج تائیں اُس نار کوں لیاوں گا

کھیا شہ کہ منجکوں بی لے سات چل
مُنجے یاں تلک کے توں لیایا اول

عطارد کہیا شہ او تاول نہ کر
توں عاقل اہے اپسے باول نہ کر

نہ واں جا کے رہنے کوں کیش ٹھار ہے
نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے

تجے کیوں لیکر جاؤں واں میں سنگات
کہ دور ہور دراز ہے اجوں شہ یو بات

توں عاشق اہے ہور تجے فام نیں
تجے ایسے کاماں سوں کچ کام نیں

ستم چھوڑ دے کر انند ہور سکھ
جھوٹے کیا سبب دیکھتا درد دکھ

غضب میں نکو آ توں مکھ موڑ کر
کہ دکھ نیں منگیا کوئی سکھ چھوڑ کر

توں نیں بات سنتا کہوں میں کسے
خوشی دیتی زحمت کیے سوا سے

تجے خوب ہے شہ رہنے کوں یو ٹھار
کہ وو شہ پری ہوی ہے تج سیتی یار

بنگالا نگریاں تے نزدیک ہے
نکو کر توں ای شاہ اب جھنجھلی

اندیشا اندیشہ ہور ٹک فام دیک
کہ کیا کام کرتا ہوں توں کام دیک

عطارد کی سن بات شہ چپ رہیا
کتک وقت کوں پھر اسے یوں کہیا

نپے جیو جانی مرا جاں اہے
جو عاشق ہوا اس کوں سکھ کاں اہے

توں سکھ جانتا یو منجے دکھ اہے
میرا دکھ سو تیرے انگے سکھ اہے

لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں
بہشت و دوزخ ہے واں اگر یار نیں

پتا ہیں جو سو سیا سو اس دھن بدل
نہ اس شہ پری تیں نہ اس دھن بدل

توں دانا کوں جانیا ہے نادان کر
کہ انجان ہو بولتا جان کر

پری یو پری تے وو ناری بھلی
اس آسودگی تے وو خواری بھلی

میرا حال جو ہے سو کہتا ہوں میں
توں اتنا کتا ہے تو رہتا ہوں میں

بھکاری درس کا ہوں کیں بھیک نت
کہ عاشق ہوں اس تے منجے دیک نت

رضا میں دیا ہوں تجے جا اتال
ولے باٹ میں توں اپس کوں سنبھال

کھیا شہ خدا ہے سنبھالنہار
بھلے ہور برے تے سو ہر ایک ٹھار

جو صاحب سوں راضی ہو یکدل اچھے
اُس آسان ہووے جو مشکل اچھے

وقت کے بزرگاں دِیے ہے یو سیک
کہ سو دیس جو رہے ہے پردیس نیک

مُنجے فام کر شاہ نوں فام سوں
کہ باندیا ہوں سر میں ترے کام سوں

پِرت پنت لی کچ کرے گا یہاں
سہوں گا جو مُنج پر پڑے گا یہاں

شہنشہ کی توفیق اُس سات کر
جِکچ دل میں تھی بات وو بات کر

رکھیا شاہ کے پانوں پر سِر اُنے
سراپا پتنگ ہو کے پھر پھر اُنے

بھوت نیہ سوں شہ اُس گلے لائے
جِکچ مستعیدی منگیا سو دِیئے

محبت صبر منگتا ہے جو توں روتا ولا ہوے گا
ارے ای دل سمجھ یک تل کِتا توں باولا ہوے گا

رباعی

میں آج بنگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل میں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کوں بُلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اُس دھن کوں لیکر آتا ہوں

رفتن عطارد سوے بنگالہ

رضالے عطارد روانا ہُوا
بنگالے میں بیگچ جانا ہُوا

سو وو دیس ساکن ہو داں تھیر کر
تماشا دیکھیا شہر کا پھیر کر

گھرے گھر انند سکھ سنپور تھا — خلق شاد سب ملک معمور تھا
دِسیا محل اُنچا سو اس دھات واں — انپڑتا نہ تھا عرش کا ہات واں
سو وو محل تھا اُس سگھڑ نار کا — تماشا دِسے واں تے سنسار کا
چتر گن بھرا وو عطارد چنچل — رہیا مشتری شاہ کے محل تل
دُکاں مانڈیا وھاں بھوت ساز سوں — لگیا کرنے تصویر بھو ناز سوں
چتارے وہاں کے خبر پاے کر — ہُوے اُس کے شاگرد سب آے کر
دِکھانے لگیا صورتاں دھات دھات — جوڑی اُس عطارد کے چوپھر جمات
اُڑی یو خبر شہر میں پھوٹ کر — تماشے کوں جگ سب پڑیا ٹوٹ کر
سو اُس دیس وو مشتری شاہ نار — لگی پھرنے آ محل میں ٹھار ٹھار
جو دھن پاک دامن وو بے عیب تھی — یکایک سو اسوقت پر غیب تھی
دو کھڑکیاں کھلیاں باو تے پھانک کر — چھجے پر تے دیکھی سو وو جھانک کر
چتارا کہی کاں تے آیا اچھے — اسے کون اس ٹھار لیایا اچھے
مہروان نزدیک جو دائی تھی — خبر اس عطارد کی وو پائی تھی
کہی وو کہ ای مشتری شہ سُجان — غلام ہو اچھو تج گھر آسمان
دکھن تے یو آیا اچھے اس ٹھار پر — امیدوار ہو کر تیرے پیار پر
جکوی پادشاہاں کے نزدیک ہے — بھلا ہے جو ہر ایک خوبی کہے
جکوی جو اصیل ہور ذاتی اچھے — بڑائی[۵۱] نہیں اُس تے آتی اچھے
بڑا یو ہنرمند واں کا اچھے — خبر لی ہوں میں یو جہاں کا اچھے
کہی مشتری شاہ اس دائی کوں — مہروان اپنی اسگی مائی کوں
مگر آشنائی توں دھرتی اچھے — کہ اپنی صفت اُس کی کرتی اچھے
جواب اُس سکی کوں سو یو دائی دی — توں یوں بولنی ہے منجے چپ کے کی

---

۵۱ اصل میں بہ نہیں ہے، غالباً بڑائی ہوگا۔

نہ اُس سات دھرتی ہوں کچھ غرض ہیں — جو اُس کا کروں تجھ کنے عرض ہیں
سُنی چار لوگاں تے جیوں بات ہیں — کتی ہوں تیرے پاس اس دھات ہیں
چتارے جو ہیں اس بنگالے مینے — سو وو شاد ہو سب رہے اُس کنے
بتیارا جو تیرا نہیں مُنج اُپر — تو آدمی کوں واں بھیج ہور لے خبر
تو میرے انگے کی کھنی ہوکے یوں — جھُٹاتی مری بات لوگاں ہیں یوں
تجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب — نہ تجھیں مُلاذا نہ تجُ ہیں ادب
اصیل ہے توں یک باپ یک مائی کی — نکو توڑ توں یوں ادب دائی کی
یو باتاں تجے کون سکھلائے ہیں — وو قصّا جو مسکے کوں دانت آئے ہیں
کہی، دائی ہیں تجسوں ہنستی اتھی — توں نیں جانتی کی خبر تج نہ تھی
نری بات نا مُن سُنوں کس کی بات — اری دائی ہیں نیں ہوں ایسی کجات
گنہ گر اچھیگا تو مُنج بخش توں — نہ کرچُن جھُٹی یوں میرے بخش لوں
کہ دائی سو جیوں مائی کی ٹھار ہے — تجے کچ کنا بھوت بزکار ہے
لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بن میں راون اچھے چھند سوں
بتا اِتنے کوں جاننا خوب نیں — ہنسی ہیں بُرا ماننا خوب نیں
توں جا اب بُلا اُس چتارے کوں یاں — صورت غیب تے لکھن ہارے کوں یاں
کہ ڈھونڈتی تھی لی دِن سنتی جاں تہاں — کہ پیدا ہوئے نقاش کوئی خوب یاں
خُدا اُس کوں لیا لیا ہے اِس ٹھار اب — محل کا اُسے کام فرمائیں سب
دیکھیں بارے نقاش کیسا ہے یو — دسے گا اتال آپی جیسا ہے وو
دیکھیں کام اُس ہور تج بات آج — کہ مُشلا اچھے ایک بت ہور دو کاج

سو یو بات سُن دائی انجان ہوئی — وو نادان دھن مُکھ پشیماں ہوئی

کہی دائی اپنی کوں یوں کی کہی — وِلے لا گلے دائی کوں بھی کہی
نکو سُستی کر بیگی سوں جا اتال — محل کوں چتر نے اُسے لیا اتال
کہ اِس محل کا آج مہتر اھے — عجب بھاگونت خوب یو گھر اھے
تُجکو ہی عقل ہور فہم دھرتے اہیں — ہر ایک کام مہتر سوں کرتے اہیں
سو سُندھر بختور چنچل مشتری — جو بھو نیچ منگ لیکے منت کری
بڑاں اُس کوں دائی بُلانے چلی — اُسے بیگ اِس ٹھار لیانے چلی
-عطارد کے نزدیک وو نار کی — بُلاتی تجے مشتری شاہ کی
سُتے بخت جاگے ترے سر تے آج — کہ تج آؤ کئی مشتری نار آج
×خوشی خرمی ھے تجے سخت آج — کہ یاری دیے ہیں ترے بخت آج
×عطارد یو سُن بہت خوشحال ہو — چلیا شہ کن اس دھن کے دنبال ہو
دیکھیا دور تے مشتری شاہ کوں — سراپا بھوت دھات اس ماہ کوں
ملا لینے کوں لی اوِ لالے رکیا — تماشے تماشے کے جالے رکیا
جو وو دائی اس شہ کوں خوشحال پائی — سو شہ کے حضور اُس چتارے کوں لیائی
عطارد کیا مشتری کوں سلام — کہ شہ میں ہوں تیرا کمینا غلام
ہنسی یو بچن سُن خوشی سوں سو دھن — کہ ہنستا ھے جیوں باؤ تے پھول بن
دیکھائی اُسے محل وو ٹھار ٹھار — کہ اِس محل کوں اِس وضا توں سنوار
کہ میں کئی ہوں تیوں تو کریگا جو راس — بکھیروں گی سُنا ترے آس پاس
نوازوں گی تجکو بھوت دھات میں — جرأت کا تجے دیونگی ہات میں
عطارد کھیا شہ کوں سر بھوئیں دھر — کہ میں کیا سکوں گا ترا کام کر
کرابگا نمک شاہ تیرا یو کام — کہ میں کیا ہوں یو کام کرنے تمام
ترا قصد گر شاہ سارا اھے — تو یو کام سب ہون ہارا اھے

آراستن محل مشتری

بجد ہو کے جد و جو دھرنے لگیا
سو اُس محل کوں نقش کرنے لگیا

جو زر بیچ جیوں چاند سُنّا سو سور
سفید اب تارے ہیں سُرخی سو نور

عطارد چتارے کوں نیں کچھ غم
کہ دھرتا اچھے ہات جوزا قلم

جو خوش ہوس لیائے ٹک دل منے
تو لک محل چترے وہ یک تل منے

رنیٹ دھیان یک دل سوں دھرنے لگیا
بچتر چتر وو چترنے لگیا

کہیں بن بیاباں کہیں سمد بھار
کہیں مرغ ماہی کہیں پھول جھاڑ

کہیں شیر شرزا کہیں گج تُرنگ
کہیں باز بحری کہیں یک کلنگ

کہیں بُت بتخانے ہور بُت پرست
کہیں نار ہور پُرش یک ٹھار ست

کہیں شاعراں شعر کہتے اہیں
کہیں چشمے امرت کے بہتے اہیں

کہیں ہیں مُلانے کہیں ہیں خمار
کہیں ہیں دیوانے کہیں ہیں ہشیار

کہیں تخت پر کوی سُتی مست ہو
کہیں بیٹھے دو یار ہمدست ہو

کہیں پیر شہید ہور پیغمبراں
کہیں دیو جن ہور پریاں اچھریاں

کہیں خسرو ہور شیریں یک ٹھار ہے
کہیں لیلی ہور مجنوں دو یار ہے

کہیں گاتی گاون خوش آواز سوں
کہیں پاتراں ناچتیاں ساز سوں

کہیں دھترے مرغ سیمرغ سر
کہیں چاند سورج تارے انبر

چتاریا چتر وو اپس ہات سوں
سنواریا محل کوں بھوت دھات سوں

کیا چوک بیچ چوک اس چوک پر
نزاکت سوں سنگار نازوک کر

سُہے چوک اس نقش میدان میں
کھلا چاند کا جیوں ہے اسمان میں

لکھیا شہ کی صورت وہاں اُن جو آ
ہلی کاند رزجیو سب جیو پا

اگر اسکوں باتاں میں کوئی کھولتا
تو ہر سنگ اس کا بچن بولتا

اہیں سنگ جو اس کاندر رنگ نگ ہیں
کہ تاثر مسیحا ہے ہر سنگ میں

یو تاثیر ہے شہ کی تاثیر تھے
کہ جیوں جھاڑ بڈتا اہے نیر تھے

لکھیا نقش سینسار کی نار کا
رکھیا شہ کوں مدنا یک اس ٹھار کا

چتر جھمکے یوں شہ کے مکھ بھان تے
کہ روشن زمیں جیوں ہے اسمان تے

دیکھایا محل کوں جو مستید کر
کہ ہر ایک انگلی کوں تھا سو ہنر

سراسر محل جیوں رکیا بوستاں
کہ خوشحال ہوئیں دیک سب دوستاں

محل خوب اعلیٰ یو جیوں سرگ ہوا
دندی دشمناں کا سو جل مرگ ہوا

اسی دائی کوں واں بلا بھیج کر
کھیا مشتری شاہ کوں کر خبر

تمیں کام جو کئے تھے سو سب ہوا
اسے دیکھنے کا سو وقت اب ہوا

دیکھو یک نظر اس محل کوں اتال
کہ بیش ئی مشقت کیا اس دنبال

دھرو منج اپر ٹک شفقت تمیں
کرو چیز میری مشقت تمیں

ہر ایک کام ہوتا جو اولاس تے
سو شاہاں کی امید ہور آس تے

اگر شہ کی اچتی نہ امید اُس
نہ ہوتا منجے یوں اُس ہور الاس

بڑا شاہ وو ہے جو کچھ دان دے
نوازے ہنرمند کوں مان دے

ہنر زیاست ہوتا اہے دان تے
نہ اُس کی فہم عقل ہور گیان تے

نکو کر توں تقصیر کچھ دان کوں
کہ ہوتا ہے بل دان تے گیان کوں

سندیوں ہنر پروری کا ہے شہ
نہ یاں جھوٹ کچھ شاعری کا ہے شہ

ہنر ہے ہنرمند کوں کیا غم اہے
جو بخشیں ہنروند کوں سو کم اہے

طلب ہے جو غالب طلب گار پر
کرے ناز ہنروند خریدار پر

ہر ایک خوب جان ہور خریدار نیں
بچارے ہنروند کوں واں بھار نیں

یو موقوف ہے سب خریدار پر   سرافراز کرنا سچ کار پر
ہُنر خوب ہر بار ہوتا نہیں   رتن پاک ہر ٹھار ہوتا نہیں
اگر مانی اچنا تو اس وقت پر   تو معلوم ہوتی مری کچھ قدر
جگیچ نازکی ہے مرے کام میں   سو مشہور ہے روم ہور شام میں
نہ کچھ آمنا کس پہ دھرتا ہوں میں   غرض بات دنیا کی کرتا ہوں میں
توں درمیانے آئی تو یو کام کر   مرے کام کا کچھ سرانجام کر
ادھر سٹ نہ دے کام توں کر تمام   کہ تیری بزرگی ہے میرا سو کام
جو سمجے سو وو بول کس نادھرے   بخت خوب نیں تو ہُنر کیا کرے
ہُنر ہور بخت جب ملے ایک ٹھار   تو دولت غلام ہور خدا ہووے یار
ولے دو نو یک ٹھار آنا کدھاں   ہُنروند مقصود پانا کدھاں
کہ پنکھی کے تیں زور پر کا اہے   ہُنروند کوں تقوا ہُنر کا اہے
بخت نیں ہُنروند کوں تو غم نہیں   ہُنر خوب کچھ بخت تے کم نہیں
ہُنر خوب اُس پر جو بخت ہے بلند   یو دونوں ہی ہو ویں سُنا ہور سُگند
توں خوشحال آچ ہور نکر کچھ غم   بخت خوب لئی ہے ہُنر خوب کم
وہی شاہ عالم ہیں عارف کو لے   ہُنروند کا لاڑ جے کوئی چلاوے
کہ نازک ہے یوں دل ہُنروند کا   جو نیں تاب معشوق کی چھند کا
ہُنر خوب ہُنروند جو دھرتے اہیں   سو شاہاں اُپر ناز کرتے اہیں
ہُنر خوب جیوں خوب محبوب ہے   ہُنروند محبوب تے خوب ہے
سراؤں اسے شاہ ورسا زسوں   جو سٹو سے ہُنروند کے ناز سوں
ہر ایکس کوں دل فہم سوں جفت نیں   کہ عارف کھوانا یو کچھ مفت نیں
عطارد وہاں بیٹ بھومان سوں   کھیا بات اس دائی مھروان سوں

ہُنر میں جو اُس دھن کوں کچھ فام ہُوے — تو جس خاطر آیا سو وو کام ہُوے
×عطارد یو بات اُس تے بولیا کھجا — کہ دیکھے دل اُس نار کا ٹک بجھا

دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد

کہی دائی جا مشتری شاہ کوں — سورج جس تے روشن ہے اس ماہ کوں
کہ شہ مستعد سب ہُوا ہے محل — توں اس محل کوں دیکھنے آج چل
×ترے حکم کوں شاہ جِس لئی اچھے — تجے اس محل کا ہوس لئی اچھے
توں دھرتی کتی لئی دیس سوں یوچ آس — کہ کو ہُوے گا یو مرا محل راس
خُدا اُس تیری تجے اب دیا — کہ جیوں محل منگتی تھی توں تیوں کیا
محل دیکھ ہور مان شہ ساچ کر — مری بات توں ہور اُس کا ہُنر
کہ شاہاں کنے جھوٹ کہیا نہ جاے — جُکوی جھوٹ کے سو بِتیار اگنواے
بُلند مرتبا جھوٹ تے ہُوے پست — دنیا میں نہیں سچ تے کچھ خوب بست
اگر جھوٹ سچ کوئی بُجنہار ہُوے — ہُنر عیب جو ہے سو اظہار ہُوے
عیاں شکل ہے دیکھنا غیب کوں — ہُنر ہے سمجنا ہُنر عیب کوں
بچن دائی کے سُن سو دھن کر منج — درست ہے لگر اپنے دل میں سمج
چلی نار اُس ٹھار اُس کے سنگات — تماشا محل میں دیکھی دھات دھات
محل دیکھ دائی کوں گل لاے کر — انند شوق ہور ذوق خط پاے کر
جو بولی اتھی بات وو دھن سجان — عُطارد کوں اُس تے بی دی زیبا دان
شہاں کا دل اس دھات اچھنا بھلا — دست اس وضا بات اچھنا بھلا
خُدا جب جسے کچھ دلاتا اچھے — توں شاہاں کے بی دل میں لیاتا اچھے
خُدا جب دلاوے تو کوی کچھ پاے — شہاں کاں تے دیں جو خدا نا دلاے

خدا پاس تے توں امید آس منگ
اگر توں منگے تو خدا پاس منگ

جو شاہاں اُپر بول دھرتے اہیں
غلط ہے انو یاں بسرتے اہیں

عطارد کا حاصل مقصود کر
مُنا دان دی دل کوں خوشنود کر

جو یک ٹھار ٹک ٹھیر چنچل کھڑی
نظر شاہ کی صورت اوپر پڑی

صورت شہ کی دیکھت بھلی نار وو
پڑی بے سُد ہو کر اُسی ٹھار وو

کتک وقت لگ دھن وو بے ہوش تھی
سو شہ کی محبت کرے جوش تھی

کہ آہاں پر آہاں جو ماری اُنے
سٹی مست ہو ہوشیاری اُنے

سو وو دائی پکڑی دکھوں جھورنے
لگی ہات اپس میں اپے جوڑنے

کہ وا اس تھنی کوں یہاں کیا ہُوا
مِری چندنی کوں یہاں کیا ہُوا

کہاں جاؤں کس کو کہوں کیا کروں
اتال اس کوں اس ٹھار میں کیوں دھروں

مبادا پری کا اچھے اس نظر
کہ یو ہوئی یکایک یوں بے خبر

منجے آج دِستا نہیں کچ کہیں
منتر کاری بھی کوئی حاضر نہیں

نوا محل ہے کیا ہُوا یاں اسے
لیکر جاؤں یاں تے اتا کاں اسے

اُٹھاتی تو اُٹھتی نہیں نار یو
نہ جانے کہ کیا دیکھی اس ٹھار یو

سو ویسے میں وو نار ہشیار ہوئی
جو تھی بے خبر سو خبردار ہوئی

صورت شہ کی تل تل بجھانے لگی
کھڑے قد پہ ملہار جانے لگی

دیک اس نقش کوں نار حیران تھی
سو سُدبُد گنوا سب پریشان تھی

نہ ان بھاوتا تھا نہ پانی اُسے
ہوئی تلخ سب زندگانی اُسے

پکڑ رہی تھی واں نار اس ٹھار کوں
کہ بھاتی وہی ٹھار اس نار کوں

وہی نقش تن تھا وہی نقش من
وہی نقش پانی وہی نقش ان

قطب جیوں قطب ٹھار پر ٹھیر ہے
وہاں منتری پھرتی چو پھیر ہے

محبت جو پکڑیا ہے یوں داٹ کر ۔ بچاری کہاں جاے وو نھاٹ کر
اگر کس کوں بل بل جو رستم اچھے ۔ محبت کی تل تل سو بل کم اچھے

پیارے ہیں ہوں راتی پکیلی کیوں جیوں مائی ۔ موتی ایک ہاری ہوتی بوجھے کی جھار کھائی

غش کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی

لگی پوچھنے دائی اس نار کوں ۔ کہ ای مائی کیا دیکھی اس ٹھار توں
ترا دل نہیں کی انند سُکھ پر ۔ کہ قربان گئی دائی تج مُکھ پر
محل دیکھنے آئی تھی شوق سوں ۔ سو اب بیٹھی کی یوں توں بے ذوق سوں
چھپاتی توں اس بات کوں کی ای نار ۔ تجے کون ہے مُنج تے بھی دوستدار
تو بیگانی مُنج جانی اس دھات کی ۔ نہیں بولتی کھول یو بات کی
کہ ماباپ ہور یک بڑے بھای سوں ۔ چھپاتے نہیں بات کوئی دای سوں
جو توں ناکہی مُنج کن اپنا یو حال ۔ تجے دود ہرگز نکر سوں حلال
اگر ٹک جو توں ناز سوں چھند کرے ۔ تو پنکھیاں کوں بارے پہ پابند کرے
× ترے مکھ جل تل جگت لون ہے ۔ توں جس تائیں یوں ہوی سو وو کون ہے
کہ یو بات توں مُنج ترے پر کسوں ۔ اے بھی زبا ستی سوں مرے ہر کسوں
فرشتا اگر ہوئے اسمان میں ۔ تو ہیں لیا دیووں تیرے فرمان میں
کہی دائی کیا پوچھتی حال توں ۔ نکو پڑ چھٹے میرے دُنبال توں
بجدے توں اس بات کوں کھولنے ۔ ولے مُنج طاقت نہیں بولنے
× زباں من منے لٹ پٹاتی اچھے ۔ نہیں بات یکا یک آتی اچھے

فہم داری کی فام سوں فام توں
وکد برو کد دیئے کیا کام توں

ترے ہات تے کام آسی نہ یو
جو کئو تگی تجے ہیں تو بھاسی نہ یو

کہی سچ ہے کیا ہوے گا منج تے کام
کرے گا حق اس کام کا اہتمام

جو بھو تیج پوچھی مہروان دائی
تو اس دائی کوں شہ کی صورت دکھای

بدی اس صورت کی دیوانی ہوں ہیں
چھپیا بھیدیاں کچھ جانی ہوں ہیں

یہی نقش بھودو بھلایا منجے
یہی نقش نیہہ اب لایا منجے

اسی نقش کا دھیان دھرتی ہوں ہیں
اسی نقش کے تائیں مرتی ہوں ہیں

اسی نقش کوں دیکھ پریشان ہوں
اسی نقش کوں دیک حیران ہوں

بدی نقش اہ دائی منغم کیوں کیا
نیں عاقل انکھی دیک بیفہم کیوں کیا

منجے میری صورت پہ لی تھا گماں
ولے یو تو منج تے بی ہے خوب جان

کہ جس جان کا نقش اس دھات ہے
سو شہ جان آپے وو کس دھات ہے

سو شہ کی صورت ٹک تجہا دیکھی دای
سو وو دائی بھی سدّ اپنی گنوای

کہی نیں ہے تیرا اگنہ کچّ دھن
کہ ایسیچ صورت اسے یو من ہرن

تس اوپر توں بی نار ہے باولی
اچھالیا مدن ہوی ہے او تاولی

توں چنچل چتر نار انتی سی ہے
بڑی چھند بھری بھوت فتنی سی ہے ـ

یو کیسا اہے عشق جو توں کری
بھلی ہے توں شاباش جو نیں ڈری

پرت پنت ہیں توں نوی آئی ہے
اجھوں نیہہ کے چر کے نیں پائی ہے

عشقبازی دھن کچھ نھنا کام نیں
نھنی ہے توں اجنوں تجے فام نیں

بچی توں تجے بدپچی آئی ہے
کہ کاندان کے نقشاں سوں جیو لائی ہے

خوشی آہ ہے دشمنی توں پچھان
دوکھا کر جو بولے اسے دوست جان ـ

غرض وندکوں یو بات کاں فام ہے
دکھا بولنا دوست کا کام ہے

توں اس نقش سوں عشق سازی لے — یو نیہ نیں ہے طفلاں کی بازی اچھے
-عشق کیا ہے کرکے پچھانی ہے توں — گڑیاں کا مگر کھیل جانی ہے توں
ہوس ہے نکو جا ہوس کے دُنبال — بھلی وو جو اپسے رکھی یاں سنبھال
-طرز عشق کا تھا سو تھی پائی دو — ولے پند کوں کہنی تھی دائی دو
تلیں تل ہٹکتی تھی اُس مائی کوں — کہ واجب اچھے پند دینا دائی کوں
تو ما باپ فرزند کوں بیچ گود دھر — بھروسا بھوت کرتی ہے دائی پر
وو دھن جانے ہور اُس کے من کا حبیب — کنا تھا سو کئی وو پچھیں یا نصیب
(ن) تھوڑا بھوت جانی ہی بھی جان گے — مری بات توں ساچ کر مان گے
انگے عشق کیا ہے سو جانے گی توں — بڑی ہوئے گی تو پچھانے گی توں
توں کس باب کنوا کر ہوی ہے نکس — کہ آدھا اچھے عشق سارا ہوس
توں صورت ستی جیو کیا لائی ہے — توں صورت منے معنی کیا پائی ہے-
اگر معنی سوں جیو توں لائے گی — توصورت تھے بھل بھی توں کچ پائے گی
عشق صورتی کام نا آئے کچ — لگا معنی سوں جیو جو توں پائے کچ
عشق صورتی جائے گا جان توں — عشق صورتی خوب نیں مان توں
سو دھن دائی کوں کئی کہ نیں تجّ فام — ازل تیچ تھا ہونہارا یو کام
منجے معنی دستی ہے صورت بھتر — تو لبدی ہوں اس پاک صورت اُپر
نزک کس کے کہنے کوں نیں آئی ہے — اگر ما اگر باپ اگر بھائی ہے
جو معنی عیاں مُنج ہے صورت منے — بیاں نا کیا جائے وو کس کنے
اول تے ہوا ہے میرا حال یوں — پڑی کی توں بھی میرے دُنبال یوں
جو ہیں منگتی دارو سو دیسی نہ کوی — کسی کا درد بانٹ لیسی نہ کوی
دنیا میں جتا دیکھنی ہوں جسے — اپس کا اپس کوں پڑیا ہر کسے

یو دلسوزی تیری خوش آتی نہیں ۔۔ دیوانی ہوں ہیں پند بھاتی نہیں
دیوانی دیوانے کی پند دے نکو ۔۔ رونگا کر بُرے بول توں کئے نکو
چھپیں جو لگی اُس نہ جھنجولنا ۔۔ یو دُکھ پرے دُنبل تیرا بولنا
کہ غصے سوں مُنج پر اپٹتی ہے توں ۔۔ کہ جلتے اُپر تیل سٹتی ہے توں
اگر ہیں تجے کچ کہی ای سُندھر ۔۔ دیوانی ہوں اس کا نکو عیب کر
نکو عیب کر دل میں کچ ریب تے ۔۔ دیوانا ہے کالی (؟) ہر ایک عیب تے
کیا عقل میں اچ کے لھو گھوٹنا ۔۔ بھلا ہے دیوانی ہو کر جھوٹنا
دیوانا جو کوی ہوئے زمانا پچھان ۔۔ وہ عاقل ہے اُس کوں دیوانا نہ جان
غرض ایسی باتاں سوں کیا ہے تجے ۔۔ نصیباں منے تھا سو انپڑیا منجے
نہ کوی عشق کوں لیا نہارا اچھے ۔۔ کہ یو عشق اپے آنہارا اچھے
جہاں عشق ہے واں ہے حیران سب ۔۔ اخل ہور فہم سُدبُد گیان سب
نہ جاسی پرت مُنج تے اب چھوٹ کر ۔۔ کہ دل لے گیا ہے ہیرا لوٹ کر
یو فریاد بیش کس کنے جا کروں ۔۔ نہ ہونا اتھا ہور ہُوا کیا کروں

پرسیدن مشتری و خبر صورت محمد قلی از عطارد

عطارد کوں بھیجی بُلا نار وو ۔۔ دو نو بیٹھے مل کر سو یک ٹھار دو
کہی توں سنواریا محل ساز سوں ۔۔ لکھیا صورتاں اس میں بھو ناز سوں
صفت دور تے تیری سُنتی تھی جیوں ۔۔ سو نزدیک تھے آج میں دیکھی تیوں
ہنروند توں سچ پچھانی تجے ۔۔ کہ مانی تھے تج زیاست مانی تجے
کہوں کیا تیری خوبی کی بات میں ۔۔ سراوں تج ایسے کوں کس دھات میں
سو دھن بات بھو دھات اس سات کر ۔۔ کہ اس سات بھو دھات یو بات کر

کہ تج سات یک راز دھرتی ہوں ہیں
سو اُس راز کی بات کرتی ہوں ہیں

سکی شہ کی صورت اُپر کی نظر
کہی ای عطارد تو سُن کان دھر

(ن) کسی شاہ اپنی یوں اس نار کوں
چُمک کھینچ لیتا ہے جیوں سار کوں

(ن) نہ جانو کہ یو نقش کیا سحر ہے
کہ ہر دل میں اس نقش کا مہر ہے

دنیا میں تو کیئں صورت اس دھات ہیٔں
توں جیوتے لکھیا یا کہ دیکھیا ہے کیئں

میرا من بھلایا یو من ہر صورت
رلیا دل دیا جیو، یو دلبر صورت

عجب راز ہے یو چ پایا نہ جاے
جو پائے تو مقصود کہیا نہ جاے

ن رکتا ہیٔں رکھوں دل میں ناول کر
کتی ہوں تیرے پاس اب کھول کر

ن کہ یو بھید کرنوں تجے فام ہے
کہ تجسوں انگے لی منجے کام ہے

عطارد کھیا دل میں اس دھات لیاے
کہ سنپڑی ہے اب یو(۱) تو جانے نہ پاے

بہت سج ستی آج یو کام ہوا
اتال انت اس کا منجے فام ہوا

جو مقصود کوں یاں لگ آیا ہوں ہیٔں
سو الحمد للہ کہ پایا ہوں ہیٔں

سُنے گا اگر شاہ اس بات کوں
تو خوش ہوے گا منجپہ بھو دھات سوں

حدہ چنارا چتر گنونتا خوش لکھن
کھیا کھول سب مشتری نار کن

تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب

براہیم قطب شاہ ہے شہ سجان
دکھن تخت گہ شہر اُس کا مکان

شہاں نعل بندی دیتے ڈرتے سب
جنگل پکڑے تھے(۲) وو نکل گھر تے سب

ظلم زیا ستی تھے ملک پاک اُس
کہ مشرق تے مغرب تلک دھاک اُس

لے سٹے گا بنی گاب اس دھاک تے
چھپیا جھیں بھتر رستم اُس دھاک تے

جو اُس ڈر نہ اچنا سمد دل منے
تو جگ کوں ڈبا تا وو یک تل منے

لے (ن) چھوٹے کا بنی سب کو اس ہاک تے

(۱) دھن یو (۲) ہیں

اگر ہیبت اُس کا نہ دھرتا پون | اُڑا اسٹ دینا بھُیں کوں رتن کے نمن
اُسی عدل تے گال کر سب سریر | اگن کانپتی ہور لرزتا ہے نیر
محمد قلی فرزند اس راج کا | کہ لایق ہے وو تخت ہور تاج کا
؟ تلاسیں(۱) پشانی سوں پگ سُندریاں | دیوانیاں ہیں اُس کیاں سو حور پریاں
چکھو نورِ شہ مکھ چندر میں اچھے | نہ جن نا پری نا بشر میں اچھے
پریاں شاہ کے عشق کا پا اُمنگ | پڑیں شہ اُپر شمع پر جیوں پتنگ
جو انگلی چکل چکھ(۲) دھرتا اچھے | تو سوراخ شہ سنگ کوں کرتا اچھے
لگا عشق لاک استریاں لاک دھات | دیوانیاں ہوں پھرتیاں ہیں اُسکے سنگات
ہریک گوہنی شہ کی جیوں ماہ ہے | کہ اس دور میں کرشن او شاہ ہے
اگر سور جیسی اچھے کوئی سُندر | بلا دور ہوے شہ کے پاواں اُپر ×
ہُوا پرگٹ اس کا حُسن یاں تلگ | کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ
جہاں پانو دھر شاہ چلتا اچھے | وہاں آبِ زمزم اُبلتا اچھے
رہے جاں جہاں(۳) جان شہ بھجبل | اچھے چھانو جیوں دولت اس پانو تل
وو ایسا ہے شہ جان سُن اے سُندر | سکی ما بھُلے گی اسے دیکھ کر
صورت اُس کی اس دھات اچھے خوب جب | جو توں دیک اُسے بھولی تو کیا عجب
جو شہ باغ میں ٹک تماشے کو جایں | تو بن روت جھاڑاں پھلاں بار لیایں
شہنشہ کے دیدار کے نور تھے | سُکے جھاڑ ہرے ہویں بھی بیر تھے
کھیا سب وے اُن کھیا نیئں یو بات | کہ عاشق ہے تیرا سُگھڑ شہ سُجات
کہ مت سر چڑے بات یو سوں کر | ہُوا کام بھی رہرتے ہوی تل اُپر
جو عاجز ہو دکھلاے عاشق نیاز | تو معشوق کرتا ہے تیڑ تیچ ناز
کہ خوباں میں عادت سو اس دھات ہے | چھُپی نیں ہے مشہور یو بات ہے

(۱) کیس تقیں سو یک خوب ہیں سندریا (۲) جس پہ (۳) مہاں جان اچل شہ بھوج بل

سلکھن چتر دھن چنچل گنونتی
سو شہ عشق کے مد سوں ہوئی تھی متی

کہی کیا ہے تدبیر اس کی اتال
کہ منج میں تو اب رہیا نہیں کوچ حال

دکھایا صورت جیوں توں تصویر کر
تو تو ہنچ کچ اس کی تدبیر کر

مرا حال کیا ہے سو جانے تہیں
چھپیا راز دل کا چھپانے تہیں

تہیں میرے غم کا سو غم خوار ہو
کہ ہیں بیٹی توں باپ کے ٹھار ہو

کسے بات یو بولوں ہیں جاے کر
کہ تدبیر میری کرے آے کر

جو منت لگی کرنے بھو دھات سوں
عطارد قبولیا وو اس بات کوں

دیا[۱] آس اس نار کوں پیو کا
کہ مرتے کوں تقوا دیتے جیو کا

غزل گفتن مشتری از فراق محمد قلی قطب شاہ

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا
تج بن منجے جیونا بھوت ہوتا ہے مشکل رے پیا

کھانا برہ کھیتی ہوں ہیں پانی انجھو پیتی ہوں ہیں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں ہیں کیا سخت ہے دل رے پیا

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
برما یو سنتا تا منجے تج باج تل تل رے پیا

منج تن تپش جانے تہیں منج ٹھار جیو لانے تہیں
منج دل مندھر میانے تہیں کیتا ہے منزل رے پیا

توں جیو میرا ہیں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مل
دن رات میں ہیں ایک تل نیں تج تے غافل رے پیا

---

۱ میرے نسخے میں اس شعر کی بجائے یہ ہے۔ ترا کام ہر سو کیا کام میں پنہ نکو ڈر کروں گا ترا کام میں

جس[1] یار کو میں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی وے ٹھار کہاں ہے
دل ہات میں تھے چھین لیکر بھاٹ گیا ہے
وو یار دغاباز جھوٹے مار کہاں ہے
مشتاق کے بازار ہیں میں بیچتی ہوں جیو
دلّال کدھر ہور خریدار کہاں ہے
عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور ہیں اس سار کہاں ہے
دیدے مرے نا دیدے جو دیدار دیکھے تھے
مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہے

یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ

لگیا ہے بیراشہ سوں بھو تیج دل — رھیا جائے نا مُنج تے اب ایک تِل
ملا دو مُنجے کوی میرے شاہ سوں — سورج سرو قد سرنگ ماہ کوں
نا مُنج باغ خوش آئے نا بوستاں — نہ مُنج خویش بھاتے ہیں نا دوستاں

حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ

نہ سُکھ سوں مُنجے نیند آتی اچھے — نہ پھُل سیجڑی مُنج بھاتی اچھے
بسالے[2] ہوئے کیس یو رسیں تے — تپاتی اچھے رات مُنج دیس تے

---

[1] میرے نسخے میں اس غزل کے بعد ہی یہ غزل ہے ۔ [2] بسالی ہوں کیسا یہ دُکھ سیں تے ۔

کہاں ہے وو شہ زملا نوجوان — کہاں ہے وو شہ گنونتا گُن ندھان

کہاں ہے وو لالن مِٹھی چال کا — کہاں ہے وو ساجن لنبے بال کا

کہاں وو چیتر چینچلا من ہرن — کہاں وو سُگھڑ اچپلا ہے سجن

نہ مُنج دیس ہے سُکھ نہ مُنج رات — نجانو کہ کمنا ہے شہ کس سنگات

جُکوی نار اُس کن ہے اُس نار تھے — مُنجے رشک آتی ہے اِس ٹھار تے

ہُوے جل کُجل نین دیدار باج — بکیلی کدھاں لگ رہوں یار باج

رتن تھے سو تن پر انگارے ہُوے — کہ مُکھ چاند اجھو سو تارے ہُوے

ہر یک روں میرے تن پہ جیوں ناگ ہے — سُنا تھا اول سو اتال آگ ہے

دو بادام تھے اُس چینچل نار کے — لگے دانے جھرنے سو انار کے

کہی شاہ کے تیئں سو دھن یاد کر — دُکھیا جیو میرے کوں ٹک شاد کر

مُنجے تیرے ملنے کی لئی آس ہے — کہ تن مُنج کنے جیو تج پاس ہے

میرا حال کیا ہے سوای شاہ نیک — توں اس جیو میرے کوں ٹک پوچ دیک

چُھٹا مُنج برہے کے توں جنجال تھے — توں غافل نکو اچ میرے حال تھے

رکیا ہے برہ زیاستی داد دے — پریشان ہے جیو دل شاد دے

کہ کوئی داد دیسی نہ تج باج مُنج — عجب کام آکر پڑیا آج مُنج

رہی ہوں بھوت درتے تج آس کر — مُنجے کن توں اے شہ اپس داس کر

منج ایسیاں تجے لاک باندیاں اہیں — کہ تج (۱) سات ملکر وو نا ندیاں اہیں

پریاں ہور حوراں رہے (۲) تج سنگات — تیری نا ند نگ شہ اچھے دھات دھات

ہُوا کیا جو سیلیاں ہیں وو چھب سنی — محبت میں ہیں زیاست ہوں سب ستی

محبت میں جو زیاست سو زیاست ہے — کہی بات ہیں راست ہور راست ہے

زرا سا برہ منج سنتاتا اچھے — سو تیتی کوں پھر پھر تپاتا اچھے

---

(۱) کہ خدمت میں تجھ نیت آتیاں اہیں (۲) اچھیں

خدا اس برہ کا کرے گھر خراب — کہ ناحق منجے آج دیتا عذاب
جو سنپڑے برہ میرے داواں تلیں — رگڑ کر ستوں دے(۱) دے پاواں تلیں
اگر وصل ٹک آکے سنبالتا — تو برہا منجے کیا سبب جالتا
بڑا بے کڑا اس ہیں خو بائی نیئں — منجے مارنے عار اسے آئی نیئں
گرب کی نہیں گل پڑیا مائی کا — نفا کیا ہے جگ میں برہ آئی کا
کہ ما اس کی نا جنتی باٹ کی(؟) — دکھوں چھاتی یو میری سب پھاٹ کی
میرے پاس میرا قطب شاہ نیئں — میرے حال تے کوئی آگاہ نیئں
کدھر دیکھوں شہ ہیں کدھر دیکھوں تج — نہیں منج نوں دستا جدھر دیکھوں تج
نہ وعدے کی منج آس نادریں ہے — ہریک دیس تج باج سو برس ہے

رباعی خواندن مشتری

تج یاد بنا ہور منجے کام نہیں — نس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
میں تو تجے منگتی ادکھ جیو دے — توں کیوں منجے منگتا(۲) سو کچ فام نہیں

نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ

عطارد دبیر ہو کے تقریر سوں — لکھیا نامہ مضمون گنبھیر سوں
سو بھیجیا انے کاغذ اس شاہ پاس — کہ برآئی ہے تجہ امید و آس
اگر دھن اپر ہے تیرا شاہ جی — نوواں کھان کھا ہوریاں پانی پی
کہ جیونا چ تج باج مشکل اسے — گذرنا ہے جکھ ہو کے ہر تل اسے
نکو بار لا بیگ توں بیگ آ — کہ وو نار ہوی ہے تیری مبتلا
ترے تائیں ہوی ہے یو بدنام یاں — کہ کچ کرتے کچھ ہو گیا کام یاں

(۱) دیدے (۲) ای سو

ذکر لائی ہے دل میں تج دھیان دھر
قطب شاہ قطب شاہ قطب شاہ کر

ترے وصل کا میں جو دیتا نہ آس
تو یک تل میں مرتی سو دھن بھر اُساس

میرے پاس احوال سب کئی اہے
اسی آس سوں چوپ کر رھئی اہے

یو دلسوز نامے کوں لکھتے براں
صفے پر نکل پڑتے تھتے اچھراں

نہ لک سک قلم دُک تے گھٹتا اٹھا —
رُخے پر قلم کالی سٹتا اٹھا

بھیں عشق بھیدیا ہے اس ماہ میں
کہ سو سو خُسروا ہے اک آہ میں

نپٹ تجسوں لبدی اہے ناروو
نیرا دیکھنے منگتی دیدار دو

نہیں ایک تل تج بِن آرام اُسے
نہیں کام تج یاد بن کام اُسے

شہا توں سو دھن کوں تو منگتا ہے زیاست
ولے وو تجے منگتی تج تے بی زیاست

نہ ہووے کام اس کام پر ہووے بن
کہ ماؤ دیتی نہیں روے بن

توں اب .... مقصود ہووے بول تے
برگ پھل سیٹے باوکے تول تے

برگ بار ہے ہور جھاں باد نیش
تُرت پھل لینے کا وہاں داد نیش

جو پھل لینے منگتا ہے ہنگام پر
تو بیگی نکو کر ہریک کام پر

ملے گی تجے وو چنچل سُندری
نظر آکر اب شہ میری چاکری

دیوانی نیری مشتری نار ہے
سو شاباش کہنے کی منج ٹھار ہے

کیا کام یو ہیں یہاں میں سنچر
میرے بخت اب شاہ تیری نظر

تجے بات یو شہ کھیا جاے نا
ولے باج کئے بھی رھیا جاے نا

کہے تو نہ ہونا سو ہووے کام سب
کہے تو چھُپیا بھید ہووے فام سب

بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب

ثریا شاہ نا ماہو خوش چاو سوں
انکھیاں پر رکھیا لیکے بھو بھاو سوں

کھیا کام یکائیک یوں کیوں ہوا — جو اوّل اتھا وو سو اب یوں ہوا
ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو — کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو
کیا شکر سجدے کوں کرتار کا — کہ توں دل بھلایا ہے اِس نار کا
جو لبدی ہے وو ناریوں منج اُپر — سو میں کیا سکوں گا تیرا شکر کر
جو ثابت قدم عاشق ہے نار کا — خوشی ہووے غم اس کوں سینسار کا
کہ جانباز عاشق جکوئی پاک ہے — مُراد اُس کے پاواں تلیں خاک ہے
بخت بختور آج غالب ہوا — کہ مطلوب جو تھا سو طالب ہوا
کھیا شاہ اُس نار مہتاب کوں — کہ جانے کوں دے اب رضا منج کوں
رھیا تجسوں لئی دیس یک ٹھار مل — سو جیوں یار سینی اچھے یار مل
جو اس نار کے تائیں آتا نہیں — تجے چھوڑ کریاں تے جاتا نہیں
تیرا پیار منج پر اچھے ای پری — کہ منج سوں توں لئی آدمیت کری
عجب تجنے دیکھیا ہوں خوبائی میں — نہ ہو سکسوں تیرا سوا اُتراہی میں
عطارد بلایا منجے بیگ اتال — کہ ہینت دیکھتی تجسو دھن ہست چال
بشارت نوی آج پایا ہوں میں — اسی کام کوں یاں لگ آیا ہوں میں
رضا دے توں خوشنود ہو کر منجے — کہ توں ہے پری ہے ترا ڈر منجے
دکھن تے جو اس ٹھار انپڑیا ہوں میں — تیرے ہات میں آ کے سنپڑیا ہوں میں
کہی شہ نکو بول یو بات توں — پچھانیا ہے آخر منج اس دہات توں
بتی بے ادب کر نکو جان منج — کہ میں داس تیری ہوں توں مان منج
مری بات سچ جان شہ توں پنیاے — کہ خوباں تے ہرگز برائی نہ آئے
نہیں خوبی اُس جو برائی کرے — کوا کھو دے پر کاج اپے ڈب مرے
بھلے ہور برے میں فرق ہے شہا — برا خوب ہور خوب نا ہووے برا

جو کم ذات اُس تے وفا نیں ہوتا ‌ اصیلاں تے ہرگز خطا نیں ہوتا
بُرائی کہ یا خوبی یو دو وچ ہے ‌ اصیل ہور کم ذات ہیں یوچ ہے
منا کرنے نیں تجکوں سکتی ہوں ییٔ ‌ جو رہیگا تو منّت سوں رکتی ہوں ییٔ
اپی ہو تجے کیوں کہوں ہیں کہ جا ‌ اگر جاے گا شہ تو تیرا رضا
کہے شہ کہ جانا منجے ہے ضرور ‌ جو نا جا سوں تو کام پڑتا ہے دور
منجے ایک تل اُس بِن آرام نیٔں ‌ رہنے کا یہاں اب میرا کام نیٔں
سلکھن سکی چنچلی ماہتاب ‌ سو دی شاہ کوں یوں پھرا کر جواب
سنگات آتی انپڑاتی شہ تو چ گھر ‌ جو اپچتا نہ ماباپ کا منجکوں ڈر
تری باندی ہوں ہیں منجے نا بسار ‌ توں جاتا ہے دے کچ منجے یادگار
کھیا شہ کہ ییٔ لی گمیا تو چ سنگ ‌ تو کیا منگتی ہے سو میرے پاس منگ
کہی خوش ہو ہنس کر و ہنس مکھ پری ‌ ترے ہات کی شاہ انگشتری
انگوٹھی نشاں اُس دِئے شاہ نے ‌ رکھی جیو کہہ اُس کوں اُس ماہ نے
جو شہ کُی کہ دے توں بی کچ منج نشاں ‌ کہ تج یاد کرتا اچھوں ای سجاں
چتا خوش انھا آشنائی تے میٔ ‌ وتا نا خوش ہوں اس جدائی تے ییٔ
کہاں تے کہ یو آشنائی ہوی ‌ کہ اس دھات آخر جدائی ہوی
رکھیا نیٔں ہے کس یک جنس آسماں ‌ کہ اوّل بہار ہور آخر خزاں
مثل جگ ہیں مشہور یو جم اچھے ‌ کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اچھے
بچھوہا اچھے جاں اچھے مل دو یار ‌ کہ مستی جہاں ہے وہاں ہے خمار
یکسکا یکسکوں جو لاگیا پران ‌ تو اچھنا یکس کا یکس کن نشان
یکس کی نشانی کوں یک دیک کر ‌ کرے یاد دیکسکوں یک ای سندر
نشانی کی تو کوچ حاجت نہیں ‌ ولے رسم ظاہر نہیں یوں کہیں

نہ بسرے کدھیں یار کے تیں وو یار　　محبت اچھے جس کئے یادگار
پرت کا روِش تو اچھے اِس وضا　　تو دینی ہے یا نیں دیتی کیا رضا

جدائی از مہتاب

کہی شہ میرا جیو تیرا اچھے　　کہ جیو تے پیارا توں میرا اچھے
سکی دی سکا آپنے ہات کا　　کہ تا ثیر تھا اس میں لئی دھات کا
جو رکھا رکھے و واپس پاس جم　　نہ دیکھے کدھیں دُکھ درد ہور غم
سدا ملک ہور مال سوں شاد اچھے　　دُنیاں کے بلایاں تے آزاد اچھے
جو دیکھی کہ شہ ہے بتھر لشکری　　ترنگ باد پا پیش کش کی پری
سورج جیوں جھمکتا اتھا سم اُسے　　کہ کرناں سے بالاں کے تھی دُم اسے
ہر یک نعل اُس کا سو جیوں پرس تھا　　کہ آپی سُلکھن ترنگ سرس تھا
سو اُس اسپ رھوال خوش چال کوں　　ستارے پروئے تھے ہر بال کوں
شہنشاہ کا دل بھوت جمع تھا　　کہ وے باٹ میں رات کوں شمع تھا
ترنگ خوب خوش شکل وو اصل ہے　　کہ حیدر کے دُلدُل کیرا نسل ہے
قصا یوں ہوا جو رضا شاہ منگ　　وِداس پری سوں رکئے چھوڑ سنگ

رباعی

دنیا کے سو لوگاں میں وفا دِستا نیں
دھنڈ دیکھی جتا باج جفا دِستا نیں
بے مہر بنی آدم ہے اِس سوں سکی
دل باندنے میں کچ نفا دِستا نیں

روانہ شدن شہ بہ سوئے مشتری

ہوے لوگ پھر مستعد ٹھار ٹھار
سو یک ٹھار مل آے سب باند بھار

کہ شہ جاتے اس مہ کی یاری کے تئیں
ترنگ باد پا لیا ہی ساری کے تئیں

ہوا اُس ترنگ کے اُپر شہ سوار
کہ شہ پھول ہور خنگ بادِ بہار

دِسے شاہ یوں باد پا کے اُپر
مگر ہنس چڑیا ہے ہما کے اُپر

چلے شہ بنگالے کدھن چاو سوں
سو خوشحال ہنستے بھو بھاو سوں

لئے خان مریخ کوں شہ سنگات
کہ عاشق اتھے وو دونو ایک دھات

دونو عشق کی باٹ جاتے اتھے
یکسکا سو وقت یک گماتے اتھے

جو اُس شہر کے شاہ نزدیک آے
خبر اس عطارد کنے یوں بتاے

کہ آیا ہوں میں اپنے لوگاں سوں یاں
منجے توں کھیا تھا سو وو قول کاں

گیا سب فراق اب کہ آیا وصال
بلا بیگ اِس دھن کوں توں منجہ اتال

جو شاطر شہ کا دیا یوں خبر
عطارد سراسر سُنیا کان دھر

گیا دوڑتا مشتری شاہ کن
کہ آیا ہے یاں اب قطب شاہ سجن

تیرا مقصد ای نار حاصل ہوا
پیارا پیا تجھ سوں واصل ہوا

کہ منت توں کرتی تھی جس کام کوں
ہوا ہے وو سب کام اب جان توں

نکو بول رک منج اُپر ای سُندھر
کھیا ہوں تجے میں سبھیں کھول کر

کہی نار اُس کوں کہ شہ کاں اچھے
نشانی منجے دے توں وو جاں اچھے

کہ میں سر سوں چل واں تلک جاؤں گی
اپی میں یہاں شاہ کوں لیاؤں گی

آوردن مشتری محمد قلی را بہ محل

سلکھن سُگھڑ چنچل او تار نار — سنواری محل آپنا ٹھار ٹھار
اتم ذات پدمن پریاں حور ساں — چنچل اچپلیاں شوخ من ہر سکیاں
صُراحی پیالے دے ہاتاں میں مست — کھڑیاں کی کرن چاکری دھن دورست
سراسر گھر اپنا سکی سُندری — بھوت دھات دے زیب جنت کری
سنواری سو دھن پہنتہ بھو دھات سوں — سو زربفت اطلس و کم خواب سوں
چڑاوا سُرگ پر کیا وو محل — کہ حوراں سو واں موہنیاں ہیں چنچل
سو کوچیاں منے شہر کے دھن دو دھیر — بچھائی مشک زعفراں ہور عبیر
سنگاری نگر یوں سُندر گن بھری — کہ اسمان تے خوب ہوئی دھرتری
چھجے ہور محل انگن ہور سب نگر — ہر یک ٹھار وو نار سنگار کر
سنگات اپنے اپنیاں لے محرم سکیاں — کہ دم تمنے ٹھیاں سو وو ہمدم سکیاں
سہیلیاں سوں سہنی اٹھی یوں سو دھن — کہ جیوں سرو اچھے ایک بیچ پھول بن
سکھیاں سب سو دھن ساتھ ہمدست تھیاں — یکن تے سو یک اُس وقت مست تھیاں
منگائی تُرنگ ناؤں شبرنگ اُس — کہ بھایا انتھا اُس کے تیئں سنگ اُس
تُرنگ تیز شبرنگ کوں لئی چاو سے — کہ ما آگ ہور باپ سو باو ہے
ہوئی سوار شبرنگ تُرنگ پر وو نار — دھویں میں اچھیں جیوں جھمکتا انار[1]
پدم جگمگے جوت سوں ناگ پر — کہ طاؤس بیٹھیا مگر کاگ پر
سو شبرنگ تُرنگ پر اچھے نار جیوں — کہ مشعل دیے رات اندھاری ہیں جیوں
قطب سوں ملن مشتری دھن چلی — عطارد چتارے کوں سنگات لی
بیتانشہ سوں ملنے کوں خوشحال تھی — کہ خوشیاں سوں آپس میں ماتی نہ تھی

(۱) انگار

جو شہ کوں خبر ہُوی کہ آتی ہے دھن — سلکھن سکھی چھند بھری من ہرن
ایدرتے شہنشہ اودھرتے وو نار — دونو سعد وقت آملے ایک ٹھار
گلے لاے شہ یوں سو دھن کوں چنچل — کہ کھاٹیا برہ جل ہو جگ پنت نکل
محمد قطب شاہ ہور وو سُندر — ہُوے خوش ایکسکوں یک دیکھ کر
سجن کے اُپر ایک من سوں وو نار — لعل ہیرے مانک موتی نثار
جو شہ پر رتن دھن لگی وارنے — سو قدسیاں لگے بہشت سنگارنے
رلاہات میں ہات دھن کن گنبھیر — چلی شاہ کوں لیکر اپنے مندھیر
نول شاہ کوں اپنے گھر میں جولیای — تماشا محل کا چنچل سب دکھای

غزل

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہو
برہ منج دل میں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو
برہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہوے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو
؟ سکی مکھ شہ سمد میانے جو منکے میں تری تھے
الک گل ہات میں لیکر پر تاتل اس میں چارا ہو
انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسیٰ اثر شہ کا وہاں اچنا ہمارا ہو
سورج خوش رنگ سیں بی ہے کرن جیوں موقلم لیکر
صورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چتارا ہو
بھنواں دو جیوں رحال ہور الک کی کنڈلاں جزماں

تِلک آیت ہے تِل مطلق دسے جیںد پیارا ہو
ستارا بخت کا میرا سورج کے برُج میں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شہ چاند سارا ہو

ملاقات عاشق و معشوق

چنچل قطب شہ ہور اچپل سُندھر ۔ دونو بیٹھے مل کر سو یک تخت پر
رُکن چار پاے ہیں تخت آسمان ۔ کہ چند مشتری ہے قطب شہ سو بھان
یکسکا لگے پوچھنے ایک حال ۔ یکسکوں دِیے یک جواب ہور سوال
سو باتاں اول کیاں سبھیں بول کر ۔ کہے حال اپنا دونو کھول کر
برت کاج کی کارسازی کیے ۔ اپس میں اپے ہات بازی کیے
صُراحی نقل ہور پیالا منگائی ۔ اپی ساقی ہو شہ کوں دھن می پلائی
شراب اُس بھوت تند ہور تیز تھا ۔ عجب آب و آتش آمیز تھا
فرشتا اگر آے آکاس تے ۔ پڑے بھُیں اُپر مست ہو باس تے
جو یک بُند پیوے کوئی تو سینے کوں لگ ۔ اُٹھے آگ تلویاں تے تا رخ تلک
جو شہ تائیں دھن لائی مدلال کر ۔ کہ پانی کری آگ کوں گال کر
جو قطرا سٹے آگ میں ایک کوے ۔ تو سر پانوں لگ آگ جل راک ہوے
خصالت عجب گرم دھرتے ہیں شہ ۔ کہ ایسا شراب ہضم کرتے ہیں شہ
کہ میخوار پختا ہے شہ خام نیں ۔ مدا ایسا پینے دُسرے کا کام نیں
صفت یو جو شہ بے خبر نیں ہوتا ۔ جنا بینے بی کچ اثر نیں ہوتا
دُرست اچ ہر یک بات گفتار میں ۔ خطا کھاے ناکار ہور بار میں
پیاری دوہو ایک یوں پیو سوں ۔ کہ جیوں دود ملکر اچھے گھیو سوں

یک آروس ہور ایک سو شوا ہے　　کہ دھن شیریں ہور شاہ خسرو اہے
قطب شہ سو دھن یوں وو زیبا اچھے　　کہ یوسف سوں مِل جیوں زلیخا اچھے
دِسیں یوں ادھر بیچ دسن جھمکنے　　کہ گوہر ہے سُنّے کے حُقّے منے
سو دھن کے دسن سم جو ہونے کوں آئے　　خجل ہو رتن پانی موں کا گنوائے
انچل سیام تل یوں جھمکتے گُہر　　کہ شبرات ہے آج دھن کے اُپر
دسیں تن رتن دھن کے مکھ نورانگے　　کہ روشن رکئے ہیں دیوے سُورانگے
سو دھن کے دو کُچ پر کُہر چھائے ہیں　　کہ پھراں پہ تارے اپر آئے ہیں
سو دھن ناک بل یوں ہے ٹکڑے کے سنگ　　کہ پکڑیا ہے موں میں بچھو کوں بھونگ
سو ٹکڑے پہ یاقوت جاگ دیک کے　　کہ عقرب کیرے برج مریخ ہے
دسیں مانگ موتیاں کی بیچ سیر میں　　کہ دِستے ہیں تارے مگر نیر میں
چنچل نین یو دھن کے نیں ٹھارتے　　کہ شاطر شہ کے تلنگ مارتے
ستارے مہیندی کے ہاتاں منے　　کہ گُل لال رہے جھڑ کے پاتاں منے
بِتا کچھ دھن شک دھرتی سُندر　　کہ باتاں نکلتیاں ہیں ٹکڑے ہو کر
بکھر رہے ہیں کُنتل پیشانی اُپر　　کہ بادل پڑے ٹوٹ پانی اُپر
دِسیں لال لالک سوں دھن کی انکھیاں　　کہ سینپیاں اہیں جانو شنگرف کیاں
الک بل دھن گال مقبول سوں　　کہ یا ناگ لُبدیا اہے پھول سوں
دھڑی سوں دسیں یوں دسن بات ہیں　　کہ بجلیاں پڑیاں جا کے ظلمات میں
سمد تے سبھیں روپ رنگ جل ہے جیوں　　کنول مُکھ کی گردن سو ڈنڈل ہے جیوں
انکھیاں پر بھنواں چھند سوں چھائے ہیں　　کہ تُرکاں سراں پر طرے لائے ہیں
اِدھر ہار پھل پھانک کی بھار وو　　کہ نازک بھلی تھی اہے نار وو
انگوٹھی ہیں ماوے کمر نار کی　　نہیں کیں دِسے جگ میں اس سار کی

۹۷

که جس کا جو رو ماولی نانوں ہے
سو دھن سر کی چوٹی کی وو چھانوں ہے

رہی چوٹی یوں پیٹ پر چپ سوں آ
پٹی پر اچھے جیوں الف ثُلث کا

جواہر جو پینے تھی دھن تن منے
جو عکس اُس ستارے ہوئے گھن منے

محبت سوں شہ مست ہو دیدار کے
اُدھر چنکتے(۱) تھے تلتل اُس نار کے

سنبٹر کر سکی شاہ کی بات میں
اُنبر(۲) دیتی تھی جو بناں ہات میں

نھواں لاتے تھے شہ اُسے ٹھار ٹھار
اُچھل پڑتی تھی ہنس وو ہنسمکھ نار

کدھیں گڑ لیوے شاہ وو ماہ کوں
کدھیں ماہ وو گڑ لیوے شاہ کوں

مٹھائی سوں لب چار یوں مل اٹھے
که ہرگز یکا ٹیک چھٹتے نہ تھے

سو شہ دھن تے خوشحال اُس وقت تھے
که جوبن وو الماس تھے سخت تھے

ایس میں اپے بوسہ کاری کئے
دو نو سوں سپت گھال یاری کئے

که دو میں تے تسرے کو نا ٹھار ہوئے
جو تسرا او ہاں جاے تو خوار ہوئے

عجب کچھ خوشی ہور انند ہے واں
سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں

ہوئے شاہ جب مست اپی ہور دھن
گئے من اسے کوچ کا کچھ کرن

دو نو سر خوش ہو کر ہوئے بے خبر
اُلو کی خبر اِس وضا سوں کر

عطارد منا آگیا شاہ کوں
بھوت دھات سوں پند دیا شاہ کوں

که شہ عشق بازی توں کر اس وصول
که تجھتے خدا خوش اچھے ہور رسول

تیرا مال ہے توں اُتاول نہ کر
جھٹے(۳) اتنے کوں اپسے باول نہ کر

لجا اُس کوں پھسلا کے توں اپنے گھر
بُلا قاضی کوں ہور وہاں عقد کر

جو ٹک خوش لگے گا تیرا گھر اسے
پچھیں کیا توں منگنا ہے سو کر اُسے

کہے شہ عطارد کوں شاباش تج
که اس منی میں توں دیا پند(۴) منج

جو سمجا کے شہ کوں کھیا دھات دھات
سُنیا شاہ آخر عطارد کی بات

---

(۱) چمکتے (۲) ابھر (۳) جھٹیں (۴) یاد

غزل

تج مکھ کے درس کا یو سورج سو درسنی ہے
تج نور جھمکنے تے سب جگ میں روشنی ہے

زرتار تار کے رچ پر گال پر سُہاتے
یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہے

دل عاشقاں کے تل تل کی کی بعزتی نیں
کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری بھتی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر
غمزا سو نین تیرا سو کا سو تس انی ہے

برہے کے دُکھ کٹک میں یوں نیٹ کر رہیا ہیں
تو اپنے عاشقاں میں سو دھن منیج گنی ہے

گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی

شہنشہ کوں بولیا وو مریخ خان
کہ توں جیو جب لگ ہے چند چرخ بھان

ترا یار پرسن ہوا شاہ تجھ
کہ توں سور ہے ہور ملیا ماہ تجھ

سدا اِل اچھا اس دھن سوں ذرات توں
سدا عیش کر شاہ اس دھات توں

تجے سُک آنند دایم اچھو
تیرا راج دنیا میں قایم اچھو

ولے کچھ میرے حال پر رحم کر
کہ تیرا ہوں میں توں نکو مُنج بسر

غلام ہو کے اچتا ہوں میں تیرے پاس
رکیا ہوں بھوت تیری اُمید آس

جو لیایا ہے سات اپنے اس ٹھار منجھ
کرم کر ملا توں میرا یار منجھ

دو بچھڑے جو یاراں ملے ایک ٹھار
ملانہار کوں شہ ثواب ہے اپار

رباعی

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اہے ناچار منجے

طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبریا نیں
اب کو ملے گا کو دُ میرا یار منجے

پڑیا یو رباعی بھوت سوز سوں — کھیا رو سو شمع دل افروز سوں
کہ شاہاں ہیں سب توں شہنشاہ ہے — میرے حال تے شہ توں آگاہ ہے
بھلالی نپٹ عشق کی بات سوں — لگیا منتاں کرنے بھو دھات سوں
کہے شہ کہ نزدیک ہے کام اتال — کہ تجسوں ملے دھن چندر جگ اجال
منجے ہے تیرا حال معلوم سب — جو منت کرے توں تو نیں کچھ عجب
کہ جگ میں چلی ہے یو بات ہر کہیں — غرض وندکوں عقل اچھتی نہیں
اُتاول توں کرتا اچھے کیا سبب — صبوری ستی کام ہوتا ہے سب
ہریک رنج پچھیں راحت ہے سچ توں جان — ہریک دکھ پچھیں سکھ ہے مریخ خان
چمن میانے آکر چُنیا پھول کن — سو کانٹے کیرا زخم ٹک کھاے پن
بہار آخر ہے ہور اول سو دی — جو غم دیکھے شادی اُس البتہ ہی
صبوری تے خوبی ہے آخر نڈر — کہ لوگاں کتے ہیں صبوری سفر نابجا

گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری

قطب مشتری کوں کہیا سربسر — سو مریخ کا حال سب کھول کر
ہیں عاشق ہوں جیوں تجھ نادان کا — اچھے یتوں یو عاشق نری بھان کا
توں زہرا سوں کر را جوٹ میل کر — مراد اس بچارے کی حاصل کر
کہ عشاق کا قدر جانے ہے توں — درد عشق کا سب پچھانے ہے توں
سلکھن سپوت ہے اسد خان کا — یو مریخ گنونت بھومان کا
جو زہرا کوں عاشق ہوا تھا اتھا — سولی کوچ دنبال لیاتا اتھا
قضا آنگا کر اسے نچ کیا — یو کچھ تھا اسے کوچ کا کچ کیا
پڑیا تھا پرت پشت کے گھات میں — رھیا تھا سنپڑ دیو کے ہات میں

اسے باٹ میں آتے پایا ہوں میں / وہاں تے چھڑایاں کوں لایا ہوں میں
مرے سات یک دل سوں آیا ہے یو / بھوت آس امید لایا ہے یو
کہی شاہ کوں ماہ سی دو سُندر / کہ یو کام ہے سہل کچھ غم نہ کر
جو اوّل تے معلوم اچتا یو کام / تو اب لگ یو سب کام ہوتا تمام
بنی میری منّت کی کرتا ہے توں / یدی دیتی ہوں بھیاو کر دونو کوں
چُکچ توں کہے گا سو کہہ مُنج کنے / کہ حاجت نہیں کچھ اسے پوچھنے
اچھے حکم اس کا میرے ہات میں / کہ چلتی ہے زہرا میری بات میں
یو کام اس سبب شاہ کرتی جو ہوں / کہ منگتا ہے مریخ کوں بھوت توں

مشورتِ کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

شہنشہ کہے ای سُلکھن سُندھر / چل آجایں مِل کر دکھن کے ادھر
دکھن سا نہیں ٹھار سینسار میں / پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں
دکھن ہے نگینا انگوٹھی ہے جگ / انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ
دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے / کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے
دکھن کوں جو دیکھے گی ای نار توں / نہ کرسی کدھیں یاد بنگالے کوں
دکھن ملک بھو تیچ خاصا اچھے / تلنگانہ اس کا خلاصا اچھے
کتا ہوں ہور یک بات بھی ہیں تجے / کہ واجب اچھے بولنا وو منجے
نکو جان اسکوں ہنسا کھیل توں / مری بات سُن دھن نکو ٹھیل توں
کہ مریخ کوں اب بڑائی دیویں / سو اس شہر کی پادشاہی دیویں
پچھیں بھیاو زہرا سوں اس کا کریں / دونوں کوں ملایاں انند سوں بھریں
کہ مریخ ہمنا تے خوشحال اچھے / نہ یوں نیوں کہ دل جان بی خوشحال اچھے

اگر آنے منگتی ہے توں میرے سات ‏— تو یو شہر سٹ ہور سن میری بات

یو کیا ہے ملک جو تجے بھاوتا ‏— یو کیا ہے جو خاطر تیری آوتا

تجے[1] ہیٹ وہاں دیوں گا ہاں اے نار ‏— سو اس دھات[2] کے شہر ہزاراں ہزار

دکھن ملک وو کچھ عجب ٹھانوں ہے ‏— دکھن میں سو ایسا ہر یک گانوں ہے

کہی[3] شاہ خوبی تماری خوشی ‏— تماری خوشی سو ہماری خوشی

توں منج سات اس دھات چالے نگر ‏— ملک واروں لک تیری یک بات پر

کتا مال ہور ملک دکھلائے گا ‏— ملک مال تے کیا منجے آئے گا

غرض ہے میرا تجسوں اے شہ فہیم ‏— نکر ایسی باتاں سوں توں دل دو نیم

تہیں منج ملک ہور تہیں مال ہے ‏— تہیں منج لالن تہیں لال ہے

شہاں طبع نازوک دھرتے اہیں ‏— کہ معشوق پر ناز کرتے اہیں

میں رضی ہوں اس کام کوں جیو سوں ‏— جکچ کرتے منگتیا سو کر شاہ توں

کہ فاضل تج ایسا کہیں کوئی نیٹ ‏— تری بات تے نیٹ ہوں خیر بزیٹ

دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

خبر لے انبر پر کے اختر ستی ‏— گھڑی سعد شہ دیک ہتر ستی

خدا کے کنے تے مدد منگ لئے ‏— وزیراں کوں سب واں کے حاضر کئے

سو مریخ خاں کوں بلا بھیج کر ‏— دیے شاہی بسلا اسے تخت پر

بھتر بھار حشم لوگ راضی ہو آئے ‏— دُراہی بنگالے میں اس کی پھرائے

پڑیا پانو وو شاہ کے آئے کر ‏— ہنسے خوش ہو اس کوں گلے لائے کر

شہانی کئے یو بڑا کام شاہ ‏— دیے اس کوں مریخ شہ نام شاہ

بنگالا سو رہنے اسے گھر ہوا ‏— ملک سب مقرر اسی پر ہوا

(۱) جکچھ توں منگے واں سو دیونگا اے نار (۲) دھات شہراں (۳) خوب ہے

بزاں زہرہ کے تائیں لک چاؤ کر — دِیئے شاہ مریخ سوں بھیاؤ کر
ہُوا زہرہ کوں دیک مریخ شاد — خدا نے دیا اس کوں اُس کا مُراد
سو حکم اس ملک کا سو دھرنے لگیا — صُبح اُٹ دُعا شہ کوں کرنے لگیا

رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

قطب شاہ ہور مشتری شاہ مِل — دکھن کوں سو جانے ہُوے ایک دل
منگے اُن دونو ان دونو کن وِدا — کیئے اُن دونو اُن دونو کوں دُعا
کہ مریخ زہرا جو اپڑانے آئے — منا شہ کیئے ہور اُنوں کوں منائے
تمیں دونوں یاں راج کرتے اچھو — ہمیں جاتے ہیں مہر دھرتے اچھو
کہ مشتاق ہو کر اچھیں گے ہمیں — خبر بھیجتے جاؤ اپنی تمیں
جکچ کام مقصود اچھے ہور بات — سو لکھ بھیج دیو آتے جاتے کے ہات
کہے تج کیئے اب جو آدھار ہمیں — ضرورت کوں رہتے ہیں اس ٹھار ہمیں
رضا دے کہ تج سات ہمیں آینگے — بڑا مرتبا اس تے بھی پاینگے
صبا[1] اوٹ شہ دیکھنا تجھ مُکھ — نہیں کوچ ہمنا بھی اس تے بی سُکھ
دینا ہور دولت یو کیا کام آئے — جو صاحب تج ایسا ہمن چھوڑ جائے
کھڑے رہے دو سب مِلکے یک ٹھار پر — اپس میں اپے بات گفتار کر
دلاسا انو دونو کوں لئی دیئے — سو رُخ شاہ فرخ دکھن دھر کیئے
دیئے خیمے(1) صحرا میں شہ کوچ کر — کہ پھاڑاں اچھیں تھیر جیوں دہر پر
زمیں کے اُپر ڈیرے شہ پھر دیئے — کہ دریا میں جھازاں کوں لنگر دیئے
وہاں تے سو جیوں ہور دل شاد کر — چلے بست ہور بھاو سب(2) لاد کر
تھنڈی ٹھار شہ دیک اُترتے اچھے — انند عیش اس دھن سوں کرتے اچھے

---

[1] (ن) صبا اوٹھ شہ کا جو آ دیکھیں مُکھ

(۱) ڈیرے (۲) سواں

یکسکوں لگا ایک چھاتی سوں داٹ — دونو عیش کرتے اچھے باٹ باٹ
رلیاں سوں دونو مِل کے رلتے تھے وو — اسی دھات سب باٹ چلتے تھے وو
برہ کا گرہ سب گنوا وصل پائے — دکھن کی سو سرحد میں شہ بیگ آئے
جو ویسے میں ماباپ پائے خبر — کہ آتا ہے فرزند دلبند ادھر
بھوت دن پچھیں خوش ہو کر آج کوں — انگے ہو کے لیانے چلے راج کوں
کہ شہ بھی سلامت تے پھر آئے ہیں — سنگات اپنے اُس نار کوں لائے ہیں
جو شہ دُور تے دیکھے ماباپ کوں — نزیک آئے مِل مشتری نار سوں
پڑے پانوں ماباپ کے شہ نول(۱) — کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل
وو ماباپ کوں شہ گلے لائے — جو زرجیو ہوئے تھے سو پھر جیو دئے
کھلے پھول امید ہور آس کے — پڑی پانو بھو سسرے ہور ساس کے
مِلے آج یک ٹھار بچھڑے سگے — اپس میں اپے پانو پڑنے لگے
گھُروارے چوندھیر تے شہ اُپر — کہ موتیاں کیر امھوں پڑیا دھرت پر
تماشا دیکھن آئے چوپھیر سب — غنی ہو رھیا آج کوں شہر سب
کہ سرحد پکڑ شاہ کے گھر تلک — سُنا گو دھر بھر لیا دان جگ
بکھیرے گئی(۲) آج چوندھیر گھُر — کہ نکلے رتن بھیں میں کے پھوٹ کر
دِئے دان یوں جگ کوں شہ سیم زر — کہ رکھنے کوں کیں ٹھار نیں دھرت پر
بِیتے کچھ گھُر شاہ بخشش کرے — کہ با(۳)دل اچائے سمد ست بھرے
تیرا دان مشہور ہوا شہ پیتا — کہ پَر(۴)وا اسٹیا سمد سا سانت کا
نہ دیکھا کِنے دان اِس دھات کا — کہ جھڑ لائی سُنّے کی برسانت کا
وو ماباپ دونو پکڑ بر منے — لیکر آئے اس شاہ کوں گھر منے
نگر میں جو آیا قطب شہ نول — لگے بجنے چوندھیر خوشیاں کے طبل

(۱) اول (۲) سویوں (۳) نِدِ کہ ٹھار خشکی سمد جا بھرے (۴) کہ آدے قلم میں نہ گننے گتا

شہر میں سو عید آج لوگاں کیٔے | گھرے گھر انند کاج لوگاں کیٔے
لگے حال احوال سب پوچھنے | جو شہ دیکھے تھے سو کہے اُن کنے
سو وا باپ شہ دھن ہو کر ایکدل | یو چارو رہے سُکھ سوں یک ٹھار مِل

دادنِ ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود به محمد قلی قطب شاہ

براہیم قطب شاہ پر(۱) دکھ بھنجن | کہ لیایا جنے ضبط میں سب دکھن
کیا شاہ وو پادشاہی عجب | مسلماں ہُوا یو تلنگانہ سب
سخاوت میں دھن دان حاتم سُجان | عدل میں سو ہے جیونکہ نوشیروان
ثریا پان ماوے رُمال ہور چھتر | تخت تاج سب ساج مستعید کر
تخت جیو گگن گن سوں سینپو رہے | کہ جھلماں(۲) سو کرتا چھتر سو رہے
دیکھیا فال مصحف کی آیات میں | بنایا رسکا شاہ کے ہات میں
سنواریا بھوت چھب سوں شہ سب شہر | نجومیاں کوں ساعت سعد پوچھ کر
دِیا شاہی اپنی قطب شاہ کوں | کہ ڈوسا(۳) ہُوا ہیں کر اب راج توں
قطب شہ کوں شاہی مقرر ہوی | کہ باپ ہور بیٹے میں نیں کچھ دوئی
کتے پادشاہی کیا نیں ہے یوں | کہ کرتا اچھے اب قطب شاہ جیوں
بسیا شہ کے انصاف تے یوں دکھن | کہ بستا ہے پانی تے جیوں پھول بن
سو یوں عدل اب شاہ کرتا اچھے | کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اچھے
جو شاہاں اپس کوں کھولتے اہیں | گھڑے گھان سب ڈرتے کھاتے اہیں
شہی جیوں کیٔے شاہِ عالی جناب | نہ دارا کیا ووں نہ افراسیاب
جو اچھتے تو اچھتے تیرے دار جم | سکندر فریدون ضحاک جم

(۱) دشمن (۲) جھلم باجواہر چھتر سو رہے (۳) بوڈھا

شہنشاہ غازی قطب شاہ توں — شہاں سب ستارے کہ ہے ماہ توں
عجب تابش ہے توج مکھ نور کوں — کہ طاقت نہیں دیکھنے سور کوں
کھرک بیچ تجھ میان ماوے سحاب — ترنگ آسمان ہور نیزا شہاب
بجے آگ جلتی ترے ہاک تے — جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے
ترا عدل ایسا ہے ای جگ ادھار — کہ آگ ہور پانی اچھے ایک ٹھار
ترا عدل انصاف ہے جگ اپر — اگن نیر نت مِل رہے مد بھِتر
محمد قطب شاہ تج نانوں ہے — ہما سو ترے پانوں کا چھانو ہے
توں دانی توں گیانی توں داتا رہے — توں فاضل توں کامل توں اوتار ہے
توںؔ ایسا سخی ہے کہ تجھ دھرم تے — دریا لیائے کف موں اپر شرم تے
توں ورکش ہے ہر ایک سرکش اپر — کہ غالب ہے جیوں آگ آتش اپر
توں جیوں نوح پاتال جل کھار ہے — دھرت جہاز انبر سو اوزار(۱) ہے
پون ڈول(۲) امولک ہے لک ساز کا — بھوں(۳) لنگر اس بے بدل جہاز کا
جو جھمکائے(۴) شہ توں گھر تاج تے — عجب کیا جو سمدر سکے لاج تے
کہے ہُد ہُداں جا سلیماں کوں — کہ شہ دار آوے منگن دان کوں
کہ شہ دار تے گر جکچھ دان پائے — جنم پیٹ اپنے جنم سات کھائے
درم سور کھوٹا اچلے نا کہیں — کہ سکا قطب شاہ کا اُس نہیں
چتر شاہ گنونت گیانی ہے توں — کہ حکمت میں لقمانِ ثانی ہے توں
انگوٹھی سلیماں کی تجھ ہات میں — کہ تاثیر عیسیٰ کی تجھ بات میں
ہر یک علم میں شہ توں ماہر ہے سب — چھپیا راز تج آنگے ظاہر ہے سب

ک دن تج ایسا سخی کون ہے دھرم تے۔
(۱) اوار (۲) ڈول (۳) بھیں (۴) جھمک

بُردن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

رتن لا سنوارے مکلّل محل سو مریخ یاقوت نیلم زحل
انگن آسماں ہور بادل سو فرش کہ منڈوا سو کُرسی چھپّا جیوں ہے عرش
مُرصّع جڑیا تخت واں لیائے کر سو اُس تخت پر شہ کوں بسلائے کر
ملے دوستاں آج چوندھیر تے انند عیش کرتے ہیں بھی سیر تھے
سو جلوا لگے دینے سب شاہ کوں سُلکھن سکی مشتری ماہ سوں
زر بینا کیئے سور کا قرص توڑ پنائے رتن گھنگے(۱) طبلے کوں پھوڑ
مشاطہ ہو حور آئے جنّت تے جھل(۲) کہ پردا ہے اسمان تارے سو پھل(۳)
سو اسمان کیں(۴) درسوں یوں جگمگے کہ پھولاں کے منڈویاں کوں تارے لگے
ملے قطب ہور مشتری ایک ٹھار ہوا آج جگ میں انند بے شمار
سو جبریل قاضی ہو واں آئے کر فرشتیاں کوں مہمان سب لیائے کر
بندیا مِہر اُس نار نادان کا سو حاصل زمین ہور اسمان کا
زمیں تھی سو ہوئی آج جیوں آسماں کہ ہے قطب ہور مشتری کا قِراں
اپس دل کوں سب دوست شادی دیئے سو شہ کوں مبارک بادی دیئے
سو شر شور غُل غال ہوا سب تمام کہ جلوے کیرا کام ہوا اب تمام
گئے شاہ عاروس خلوت منے لگے دونو عیش ہور عشرت منے
سو دھن کوں گلے شاہ لانے لگے یکس سوں سو یک لٹ پٹانے لگے
گھنگٹ کھول بوسے لئے ذوق سوں سو چولی کے بند توڑ سٹ(۵) شوق سوں
کدھیں ہات موں پر دھرے لاج تے کدھیں کئی نکر سوں عشق آج تے
کدھیں کئی نکو آج چھوڑو صبا کدھیں کئی کہ یو کیا تمارا وضا

---

(۱) گھن کے (۲) کھول (۳) پھول (۴) گر (۵) سٹے

لذت ایسے کاماں کی وو پائی نیٹ — کدھیں ایسے داواں ہیں وو آئی نیٹ
وو اس کام کوں بھوت پکواتی تھی — سہیلیاں منے نہاٹ کر جاتی تھی
جو رہتی لذت کچھ سکی پاوے گی — نوشہ کوں اُنے کھینچ کرلیاوے گی
پھراتے اتھے ہات شہ ٹھار ٹھار — کہ تھی شوخ چنچل اُتم ذات نار
پیتا تن اتھا پاک صاف ہور سنوار — کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار
کہ قر بیزی ریشم تے انگ نرم تھا — وخت بے شرم خیال سو گرم تھا
کدھیں کرڑ(۱) دیوے گود میں بیس کر — کدھیں لیٹ جاوے ستم بیٹس(۲) کر
کدھیں پردے کے آسرے جا چھپے — کدھیں شہ کو سنمیں پکڑلیں اپے
کدھیں شور کرتی کدھیں غلبلا — کدھیں کئی اکھنڈ ہور کدھیں سو کلا
کدھیں کئی کہ سردی تے تن سرد ہے — کدھیں لیوے بھانا کہ سر درد ہے
کدھیں دل کے رازاں کہے کھول کر — کدھیں کیٹ کے قصے اٹھے بول کر
کدھیں شہ کوں ٹک لاوے باتاں منے — کدھیں ہات دے شہ کے ہاتاں منے
کدھیں دیتی گالیاں کدھیں دوستی — ہُوی بے ادب شاہ کے پھوستی
غُصا نار کا یوں ہے اس نار میں — کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں
لگی شہ کوں تل تل تپانے سکی — کہ نیٹ دیتی ٹک ہات لانے سکی
کہ اس کام کوں بھوت پکواے ہے — سہیلیاں منے نہاٹ کر آئے ہے
سکی(۳) کوں بھوت چھند سوں سنپڑلے کر — دوراناں کی بندش منے اُس جکڑ
جو شہ کیلی دبنے قفل لے نلاز — کُھلے دھن کے طبلے سو لعل آبے بھار
سگھڑ شہ سوں سنگرام دھن کی اچھے — کہ یاقوت داون ہیں بھرلی اچھے
شہنشہ سو دھن سیج پر آئیں تھی — سراناجو تھا سو ہُوا پائینتی
سُہاتے تھے شہ دھن سوں اس وقت یوں — کہ ہرنی کوں لے بیٹھتا باگ جیوں

(۱) گرڈ (۲) بیس (۳) سو دھن

چلیا تنگ کوچے ہیں شہ کا ترنگ
ہُوا سُست آخر کہ تھا ٹھار تنگ
لگی ٹھینس[1] اُس ہور ہُوا لنگ پاے
کِیا تنگ کوچ منے آے جاے
کِھلیا پھول تن[2] کا مدن بادتے
کہ خوش ہے وو سنبھوک کی چاوتے
چنچل چلبلا جو اُٹھی شور کر
سِرانا چلیا پائینتی کے ادھر
پرہ یکا[3] جھٹنت شہ جھٹے اس سوں جب
بچھانا ہُوا گھانگرا کھول سب
کیٔے رات بھو دھات دھن[4] سات یکنگ
بجر کے وو پایٔے بجر کا پلنگ
سو دھن کوں ہلا کر پرم مد پلاے
بھوت دھات سمجا اسے ہات لاے
رہی دوسّتن[5] یوں وو اس دوست سوں
کہ جیوں مغز مِلکر اچھے پوست سوں
سُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں
کہ گُمتی ہے سیتا مگر رام سوں

دعا خواستن محمد قلی قطب شاہ

الٰہی مُنجے دے ترا دھیان توں
سو دولت حیات ہور ایمان توں
الٰہی گُنہ تے جھٹک بار[6] دے
ترا دھار ہوں مُنج آدھار دے
الٰہی توں جس دے ہر یک کام میں
میرا ناوں کر خاص ہور عام میں
الٰہی توں خوشحال رکھ مُنج جسم
دفے کر بلا دُکھ درد ہور غم
الٰہی توں دشمن کوں تلپٹ کر
بُریاں کوں دُنیا میں تے سب چٹ کر
الٰہی توں دایم مُنجے شاد رکھ
بلایاں کے بنداں تے آزاد رکھ
الٰہی مرا مرتبا کر بُلند
سدا دے مُنجے عیش عشرت انند
الٰہی مدد گار توں ہے مُنجے
مدد گار ہر ٹھار توں ہے منجے
الٰہی قطب شہ تیرا داس ہے
قطب شاہ بندے کوں تج آس ہے

---

(۱) کھینچ (۲) دھن (۳) پرت کا جھٹن (۴) سوں (۵) دوستی (۶) بار

خاتمہ

قطب مشتری ہیش جو بولیا کتاب — سو ہوی جگ میں روشن کہ جیوں آفتاب
اول ہور آخر کے کاماں پچھان — دُنیا میں رکھیا ہوں میں اپنا نشان
نشانی رکھے باج چارا نہیں — کہ دایم کوئی رہنہارا نہیں
سُنا رہو کے سُنّے کے لفظاں گھڑیا — تِن معنی چُن چُن اُنن پر جڑیا
کتا ہوں کہ یو کھول مقصود سب — بِنا ہیش مشقت کیا اس سبب
کہ پڑ کر اسے مُنج کریں یاد سب — سدا کال مُنج تے اچھیں شاد سب
جِنے شعر بولیا اُسے کیا ہے غم — کہ جیتا اچھے ناوں اس جگ میں جم

تمام اس کیا دیس بارا منے
سنہ یک ہزار ہور اٹھارا منے
١٠١٨

ضمیمہ مثنوی قطب مشتری

رستم شاہزادہ از تہلکہ دریا

خدا کے کرم سوں جو نکلیا بہار　　خزاں تھے النگ جوں کہ چکلیا پہاڑ
... کوں چھوپ اگل ہوا ...　　سو راحت سوں غم سب مبدّل ہوا
جو دیکھیا کہ یک جھاڑ ہی خوش ہوا　　نہ دیکھا سو میوا دِسیا واں نوا
... ...　　... ... ...
... تختے پہ بھوکوں سوں کھانے تپے　　ولی اشتہا سانتھ کھایا اپے
کیا جوع کی ... ...　　... سب جفایاں فراموش تو
بھوتیک دن جو گذرے تھی جاں کندمے　　سو اس جھاڑ تل جا منا نند مے
... ... وہاں سوے کر　　آسودہ دکھیا ہشیار ہوے کر
جہاز یک آتا ہی کڑکیاں کوں لگ　　رہیا منتظر خش ہو آئے تلگ
لنگر دے کے جوں لوگ نکلے تمام　　کیا شاہزادہ انگے ہو سلام
اتھا یک بڑا ان منے کی ستیں　　جواب اُن دیا پھر علیکی ستیں
مہربان ہو پیر پوچھا حوال　　توں کون ہی تیرا کیوں گذرتا ہی حال
تجے کھانا پانی ملتا ہی کیوں　　یکیلا اگے کیوں توں کہ ہی سونیوں
کھیا حال میرا اگر تم سنے　　اسی تل ہیں مردود کر مج کنے
یہ واخا نہ سوسیا ہی کئیں انس و جن　　مشقت سوں دریا میں ... آٹھ دن
مرا باپ تاجر اتھا محتشم　　ندیکھیا اچھے کوی دنیا میں کم
کہ مال ہور متاع اس کوں بے حد اتھا　　سو کی لکھ تو زربفت کا ... اتھا

جواہر خزینے میں فاضل اچھے
... ... اُچھے

جو کشتی میں آتے تھے کئی لوک...
نہ فہمے تھے یو زیاں ... ...

یکایک قضا آسمانی ہوا
بلا ییک کشتی طوفانی ہوا

کہ پھُٹ جھاز سب لوک واں ڈُپ کے گئے
یکیلے ہمی ییک تختے پہ رہے

سو ماں باپ ہور مال سب جائے کو
رھیا میں دگد سوں یہ دکھ پائے کو

الم بھوت کھینچا دریا میں یو تن
گیا غم نکل گرڑ جو دیکھیا تمن

کھیا حال اپنا جو اس پیر سوں
سنیا پیر حیراں ہو دلگیر سوں

کھیا تج یکیلا یاں کر گئے
اگر تو رہے تو رکھیں گے ہمے

کھیا عجز سوں پھر دو قدماں کو چُم
کرو تُج سرافراز ماباپ ہو تم

... وہ پیر اُس جان کو دک دکھیا
شفقت سوں خذمت میں اپنے رکھیا

... ... سوں اس کے پکڑیا چرن
لگیا خُش ہو دن رات خذمت کرن

... ... ہل اتھا
ہریک بات میں بھوت کامل اتھا

... ... دھر کوں
چلیا پیرواں تھے اپس شہر کوں

... ...
کہ اُس شہر آنگیں اتھا رود نیل

... ... جا
ادب سوں تھا خذمت میں ہریک جا

انگوٹھی تھی یک شاہزادے کنے
کیا فکر یو کیا سبب مج کنے

لجا تو سو بیچیا انگوٹھی کے تئیں
خرچ کر کے کھانے کو روٹی کے تئیں

وو اس دھات سوں خوش دھرے چاکری
اپس کا اپے کھا کرے چاکری

کدھیں خوب میوا جو پاتا اچھے
کہ عامل کے تئیں بلکہ لیاتا اچھے

تھا اس دھات دو سال ہو کر بندا
کہ عامل تھا اس باب تھیں شرمندا

کچ یو مرد ہمارا تو کھاتا نہیں
یو اُپکار اس کا میں توڑوں کبھیں

اگر کچھ عامل جو دینے کوں جائے — شہزادہ تو پاواں اُپر ہات لائے
کہ بالفعل تو کچھ نہیں احتیاج — منگوں تج کنے ... ...
یو بہانے سنتیں کچ یوے نہ وو — کہ یک دن ... ...
کہ اس دھات خدمت مے چفت اچھے — ... ...
سو تقدیر چند روز تو یوں رکھیا — قضا ... ...
منگے جس کوں انپڑاے مقصود کوں — وہی ... ...
شہزادہ ہو دلگیر یک روز سخت — گیا رود کرڑکے گمانے وخت
بزرگی ندی دیکھیا دل پو فہم — تو یکبارگی دل پہ آیا یو وہم
کہ یارب کہاں کا یہ پانی اہے — مگر جگ ہیں عمان ثانی اہے
یو چوڑان ڈونگای یکساں دکھائی — کہ اس شان عظمت سوں یو کاں تھے آئی
بزرگی یو حق نے ہویدا کیا — و لے کس زمیں پر یو پیدا کیا
کہ توفیق حق سات مستید ہو — سو جا دیکھنا کاں تھتے نیچا ہی یو
یہ ... اگر راز ہیں — دو جگ ہیں اچھوں تو سرافراز ہیں
یو وسواس آیا جو اس دل اُپر — اُٹھیا واں تے رُخ دھر کے منزل اُپر
رضا لینے عامل کی آیا نزیک — کھیا میں منگوں تج کنے یک بھیک
گزرتا ہی مُج دل پہ یہ فصل نقل — کہ دیکھوں کہ اس رود کا کاں ہی اصل
رضا پاؤں تو جاؤں ہی مدعا — ہر یک جا پہ کرتا اچھوں تج دُعا
سنیا جوں یو عامل سو حیراں ہوا — بہت حیف کھا کر پشیماں ہوا
کھیا تیرے دل پر یو کیا ہی خیال — نہ لے سر پہ ستی یو امر محال
کہ تج سینہ کو نہ درازی ہی راہ — کہ مشکل مشقت کی سخت بد ہی راہ
توں کاں جائیے مغرب عقل خام ہی — واں آدم توں جانے کا نئیں کام ہی

کھیا شاہزادہ کہ چارا نہیں — یو دل کا طلب پھرن ہارا نہیں
کہ ناچار تم مج کوں دینا رضا — نہ جانو کہ مج سر پہ کیا ہے قضا
قضا تو پھرن ہار نئیں ہے کدھیں — بغیر ز رضا بن چارا نہیں
اگر ہووے رضا تو یو دل شاد اچھے — نہیں تو مرے دل پہ سوداغ اچھے
ہر یک وضع کہتا یو جیو جاؤں نا — بھلا ہے جو تیرا رضا پاؤں نا
سو عامل کھیا ہے یو حکمت الٰہ — جدھر من منگے جاؤ تم بسم اللہ
وو حکمت خدا کا وو آپی بجھے — کہ صحت سلامت لے جاوے تجھے
کروں کیا میں اُپکار تیرے اُپر — توں لی حقّ دھرتا ہے میرے اُپر
یوں کہہ کر منگایا صندوق آپنا — سو حکمت ستیں کھول کر ڈھاپنا

رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (رود)

توکل کرا باند توشہ وزاد — رضا لے چلیا وو شاہزاد
ندی کے کنارے چ جاتا اچھے — ملے پھل پھلالی سو کھاتا اچھے
اسی دھات سوں جوں چلیا چند روز — نہ گذریا سفر ... ...
سو اتنے میں جا بیک بر میں پڑیا — نہ دیکھیا ... پانی ...
ملے گھانس بھی کھانے منگتا اتھا — اِسی آس ... ...
جو ایسے میں جا ایک پڑیا دیگ میں — کھیا جیو جاوے گایاں بیگ میں
نہ سکتا تھا بھوکوں انگے ڈگ دھرن — لگیا حق کے درگہ میں نالش کرن
مناجات کیتا اے پروردگار — اگر موت ہے مج تو بیگی سوں مار
جو چند روز باقی اگر ہے حیات — تو جاں کندنی تھے مجھے دے نجات
کہ جوں جوں عذاباں یو سہتا اچھے — وتے عجز ستیں سو کہتا اچھے
سو رحماں کوں یوں عجز جب فہم ہوا — اسی تل میں راحم کر ارحم ہوا
کھیا شاہزادہ اپس دل میں آن — بھر حال دیکھوں یو چڑ کر ٹھکان
چڑیا جوں وو ٹھیکان ات چاؤ سوں — مشقت بھوت پا کے بنواس موں
اُپر چڑ ہر یک دھر نظر جب کرے — لگے دور دسنے درختاں ہرے
وو دیکھیا سو خوش ہو کے دل یوں ہلیا — کہ پیاسے کوں جوں آب حیوان ملیا
رہیا تھا جو نرجیو جیو پھوڑ کر — وو دیکھیا سو جیو پا چلیا دوڑ کر
نزیک جا کے دیکھیا سو جوں بہشت تھا — جو کچ جگ میں ہونا سو سب کشت تھا
ہر یک قسم کے واں تھے میوے لگے — یتا چن کے کھایا جو جیو نا بھگے

وو میوے نغز کھا کے پانی پیا   سُکھ آرام پا کر ہُوا خوش جیا
کہ مقصود پاکر وو سنتوس کا   لگیا سیر کرنے وو فردوس کا
کہ جوں سیر کرتا چلیا باغ سب   میانے کوں اپڑیا سو دیکھیا عجب
یک قطعہ زمیں میں جو کتیا نظر   ہے سنّے کے جھاڑوں کو جوہر کا بر
درختاں وو سُنّے کے جوتی دِسے   کہ خوشے اُسے لعل موتی دِسے
خریطیاں میں جوہر کیے تھے جتن   بھتر تھے جھمکتے تھے سورج نمن
وو خوشہ جو ہر ییک پر نور تھا   نین دیکھنے اُس کوں معذور تھا
سو دیکھ دل منے بھوت اچنبا کیا   بر توڑ دیکھوں کہ آنکھیں گیا
کہ جوں ہت پساریا وو یک توڑنے   نزک تھا جو یو کانپ جیو چھوڑنے
بھوت زور سے آکے اس گڈگدی   بسو گھیری سوں بے تاب ہو کر ندی
پڑیا واں جو اس دھات بے سُدھ ہو   پڑے جو ملول آپنا جڈّ کھو
وہاں تھے ہشیار ہو کے اس ٹھر ستیں   کنارے گیا تھا سو کر ڈر ستیں
کہ یارب کھیا کیا ہے یو مُعجزا   سو پایا تھا میں ناگہانی سزا
کیا شکر بھوتیک باچیا کے جان   بہر حال پھرنے لگیا گلستان
جو ویسے میں غوغا اٹھا یک ڈھیر   کہ آتا تھا یک بادشاہ با وزیر
دیکھیا شاہزادہ جب وو دبدبا   سو جا چھپ کے ماریا جھرپ میں وبا
فراشاں کوں گویا رضا شہ دیے   ہوا دیکھ یک جا بچھانا کیے
وہاں شاہ اتریا ادِک ذوق سوں   وزیراں واں مجلس کیے شوق سوں
لگے بات کرنے سو ہر ییک دھات   جو اتنے منے شاہ بولیا یو بات
کہ ای دن تھے تمناکوں میں پوچھتا   کہ کیا حال ہے کرنا میں بوجتا
یو سُنّے کے جھاڑاں یہاں کی ہوے   یو خوشے جواہر کے کاں تھے ہوے

کہ مج دل میں لی دن تھے یو وہم ہے
نہ تمنا کسی کوں تو . یو فہم ہے

کہ آیا اہے میرے دل میں سو آج
پنچھوڑوں گا تمنا یو فہمائے باج

دگرنیں تو ماروں فرنگ ہات میں
کہ ہر سات گردن کوں یک سات میں

یو سن کر وزیراں گئے ہڑبڑا
تھا پختا یک ان میں ہئوا وو کھڑا

کہ حرمت سوں دایم جیا تھا اُنے
بڑیاں کی جو خدمت کیا تھا اُنے

انگھیں ہو کیا شاہ تیں وو عرض
نہ تھا آج لگ یو فہمنے غرض

تھا تج باپ دادے کی خدمت میں جب
تدھاں تھے یہی جھاڑ ہے یو پچ سب

ولے کوئی عاقل سو پوچھا نہیں
کہ یو پوچھنا کس کوں سوجا نہیں

سمجھنے یو تج دل پہ آیا ہے موز
رضا دے جو ڈھونڈیں اُسے چند روز

یہاں تھے ہمیں سات مل جائیں گے
ہریک جا یو ڈھنڈ کر خبر پائیں گے

خبر پائیں گر یوز ہے بھاگ ہمن
وگرنیں تو سنپڑے ہیں فرزند و زن

کہ یو بات سن شاہ دیتا جواب
خبر لیا وُ تم راستی سوں شتاب

اگر جائیں تم نہاٹنے کی سبیل
سٹوں سب کے نہنوادگھانے میں پیل

اٹھیا سب کوں اس دھات دے کر نہیب
منگاکر ہوا سار تیزی رکیب

غصے سوں چلیا شاہ وہیں اوٹھ کر
وزیراں رہی واںچ سب روٹھ کر

فکروند ہوکر بچارے سو بل
کہے شہ برائی پہ رکھیا ہے دل

نہیں فہمتا بات یو خام ہے
پس اِس سات جانے کا کیا کام ہے

یہ کہہ کر کھڑے رے وو ساتو وزیر
چلے واں تھے راضی ہو سب یک دھیر

جوں انگھیں ہوا ان کا وو ڈگ گزر
دیکھے چھپ کے بیٹھا یک آدم بشر

سو پوچھے کہ توں کون ہے اے جوان
رہی کیوں توں کیا کام کرتا ہے یاں

بازگشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

کہ ساتو وزیراں تو اس جان کوں — دعا بھوت کرکر سو اسمان کوں
ہریک بات کا سب وو پاکر ندا — کتے شاہزادے کوں ساتوں ودا
وزیراں پھرے پا کے مقصود تو — چلیا شاہزادہ پکڑ رود تو
چلیا جائے یکیلا ندی کے کنار — اچھے دشت ویراں اگر کوہ غار
کہ ولے رود کٹر کا اسی راہ تھا — نگہدار ہریک ٹھار کرتار تھا
اگر کئیں ملے گاوں تو پالے آش — وگرنیں تو تھا گھانس پانچ معاش
زمانے ستیں بھوت جھٹنے لگیا — سو اس دھات سوں باٹ کٹنے لگیا
مشقت جفا باٹ میں بھوت کھینچ — کیتک دن کوں یک شہر دیکھیا سو پینچ
چلیا ذوق سوں دیکھ کر وو نگر — جوں بھوکے کوں نعمت ملیا ہے مگر
ہوا خش بھوت دن کے پردیس میں — پیٹھا بسم اللہ کہ کے اس بیس میں
عجب اس شہر کا سو مروت دسیا — کھڑا ایک جوان خوبصورت دسیا
دیکھیا مکھ اپر نور جوں سیم اس — انگھیں ہو کیا آکے تسلیم اس
مسافر یو ہے کر محبت سوں دیک — سو خش خلق ستیں کیا وو علیک
کھیا توں یاں چند روز مہمان ہو — لیا مہر سوں ہات میں ہات وو
شہزادے منے دیک حیا ہور شرم — لگیا ات محبت سوں یاری کرم
لجا جاؤ ستیں اسے بیسلا — سو محرم کیا گھر بھتر بیسلا
تو پوچھیا کہ کاں کاں کیے ہے کہ گشت — لگیا بولنے یو اپس سر گزشت
نکل باپ سوداگری تین سو مر — انو سب موے تو ہوا مج یہ قہر

سو بھی باٹ میں بھوت ولتے دیکھیا — سو آٹھ آٹھ دن کے جو فاقے دیکھیا
مراد و کھ ہور کشت کھیا نہ جائے — کہ غیر از خدا کوئی مقصد نپائے
نجانوں فلک کا کتا روس تھا — جو اچھنوں جفایاں پھروں سوستا
یوسن حال دیکھ تلملایا اُسے — برے کھان پانی کھلایا اُسے
کہ جوں کھانا کھا کر ہوا ساؤ چیت — دیکھیا سامنے ایک کل واڑی ریت
بندے تھے وو اس میں جناور دلیل — کہ تھا یک گدڑا و دُسرا سو بیل
وو دونو، منے ہم زبانی ہوا — دیکھیا شاہزادہ تماشا نوا
یوں گدڑا کتا تھا جو اُس بیل تیں — کہ دایم ملول ہو کے اچھتا ہوں میں
کھیا وو مرا حال نا پوچھ توں — مگر عقل دھرتا نہیں کوچ توں
کہ تیرے حضور تج پاتے ہیں گھانس — نہ بھر پیٹ ادا یوں نکلیا ہر بانس
جو اُس حال سینیں بھی نت لگ جائیں — سو کھاندے یہ کھاندے بھانا گر لگائیں
خلاصی نہیں عمر میں یک دن — سو مج حال پر غم گزرنا کٹھن
سنیا جوں کہ احوال یوسب وو خر — کھیا سیک میں سکلاؤں گا یک ہنر
نکو کھا توں کچ گھانس کا جنس آج — تو فہمیگا تج درد کر لا علاج
کہ صاحب یوسن نہ لجاوو کہے — سو دو چار دن توں آسودہ رہے
ہوا بیل خوش جو ہنر ہت چڑیا — یوسن شاہزادہ سمج ہنس پڑیا
جو گھر کی یو عورت نے ہنسنا سنیا — کتی کیا جو توں مج پہ عیباں چنیا
کھیا شاہزادہ خدا کی تو سوں — جھوٹیں، کیا سبب میں تمن پر ہنسوں
ہنیا گھر کی بات یک یاد آ کے مُج — تمے تو نوازے بلا لا کے مُج
یوسن چپ رہے مرد عورت تدی — صبا ہوی پہ یولیا خبر گا ودی
لیا بیل نیں گھانس نس مکھ منے — مگر درد کچ آکے ہے دکھ منے

کہ صاحب یو سن کر ہوا ات چکور   کھیا پیرنا بیج آج ہے ضرور
ہمارے فلاں یار کن جاؤ تم   یو گدڑا لجا کر منگو گاؤ تم
کہو بیل بدلیس تو گدڑا اہے   سو ڈھونے کو دو برابر اہے
یو گدڑا لجا دیو لادے گا دو   سو وو بیل لاکر تمے ناگر کرو
کہ اس دن تھا بیج بیرن فرض   جو صاحب کھیا تیوں چلائی عرض
دیا گاؤ جن نے کہ نفراں کوں ان   پھکٹ کا ہے گدڑا سو لادو دوگن
سو بھیجے پھرا بیل کرلے دھندا   لیا گدڑے کوں پاگا میں اپنے بندا
دیکھیا بیل کو ٹھے میں آیا جو خر   سو پوچھا کہ تج تیں لے گئے تھے کدھر
وو گدڑا سو اس تھی مشقت یو سُس   کہ دھرتا انتھا بیل پر بھوت اُس
بچا ریا اپس دل منے فکر کر   کھیا اس دغا دیوں یو ذکر کر
کھیا منج لے گییاں تھے واں بے گزند   نہ تھا کام تو کچ کہ تھا خوش انند
لجا مج یوں چھوڑے ہریالی بھنز   کہ کھا کھا جوں لڑتا تھا نہالی اُپر
انوں کا سو جوں بیل لیا آنپڑائے   بزاں اس ہریالی تھی مج بھار بھائے
سو تب بیل پوچھا کہ مج باب میں   دھنی کچ کھیا زیاں ہور لاب میں
سو گدڑا کھیا ہوئے ہیں یو سنیا   کہ تج باب میں عقل وو یوں کُلیا
دیا گا ودی کوں وو صاحب جواب   تو وبلا ملالت نکیں نا ہوئے بیاب
صبا گھانس کھا بیل خوب ہوئے بھلا   وگر نیں تو پرسوں جو کاٹے گلا
اگر کوئی قصاب مانگے تو دیو   وگر نیں تو بانتیاں سوں بیچ بیل لیو
یو سن کر ہو عاجز پڑیا اس کے پانوں   کھیا کچ سکا اب جو جینے کا ٹھانوں
سو گدڑا کھیا گرتوں منگتا ہے خیر   صبا لگ نہ رکھ گھانس رتڑے بغیر
جو دیکھے دھنی گھانس جب توں چرے   گیا درد کر کاٹنے تج ڈرے

یو سن شاہزادے کی بد سب اٹھی
سو حیران ہو ہنسنے لگیا مسکٹی

ہنسا دیک ہوے مرد عورت تو زار
ولے یو تو ہنستا تھا بے اختیار

غصے سوں ہوا رنگ دونو کا زرد
کہی کیا کام ہنستا ہمن پر یو مرد

کھیا شاہزادہ کھالا کھان سواں
نیں ہنستا تمن پر نہ ہو بدگماں

سو گھر کا دھنی یوں بھوت زٹ ہو
تمے کیا سبب پس ہنسے کھول کو

کھیا شاہزادہ اُسے ہو بجید
کہ یو کھول کہنا نہیں کچ مفید

تو اس شرط سوں تج فہاؤں (ہیں) لک
نہ کی توں گر عورت جتارے بلک

کیا شرط عورت سوں رکھنے مبھم
منگیا شاہزادہ دوات ہور قلم

نہ تھا اس کے گھر میں قلم ہور دوات
منگایا سو ہور کئیں تھے عورت کے ہات

وو لیانے کوں اُٹ کر جو منگنے چلئیں
جو روٹی پڑی گود میں تھے تلیں

یو دوڑی جو ہمسایے کن جا منگیں
وو روٹی پڑی جاگتے کے اگیں

سو کتّا جو بیٹھا اتھا انک موچ
تو اتنے میں مرغا ستیا آکے چونچ

کتا دیک ہشیار ہو کے اوٹھے تلک
مرغ لیکے روٹی گیا واں تھے تلک

... رُٹ ہو کے کتا یوں کھیا
نہ دیکھیا ایسا مرغ میں بے حیا

یو کنکلوت سوں کیوں ستیا آکے موں
بشرمی دیکھو اس کی کس حد لگوں

دیا جاب پھر مرغ کے سگ نجس
ہے بے شرم توں ہور نمک کھایے جس

اول تھے کتے تج ناپاک سگ
ولے تیرے صاحب میں تیری ہے رگ

توں کُتّا اہے کچ نہیں تو ج فام
ہے صاحب جو تیرا سو تج تھے ہے خام

پوچھیا سگ کہ صاحب مرا کیوں ہی خار (خوار)
سو مرغا کھیا سن اپیں ہر زکار

کہ کم عقل پن کیں نمرداں بھلے
یو سن بات عورت کی پڑتے گلے

مسافر مرے گھر کنے کھول راز
تو اس خون ... ... ہوے دراز

یو سن شاہزادے کوں خندہ لگیا
پھر اُس جان کے دل کوں دندا لگیا

ہنسیا کی توں سچ کہہ بہانے یو چھوڑ
سو عورت کوں یاں تھے دیاہوں کی دوڑ

دکھیا شاہزادہ جوں اس کا تلاش
دیا اس کو سوگند نہ کرنا کے فاش

کھیا ییک دارو ہوا منج کوں دست
کہ تھی وہ سلیماں خزینے کی بست

وو دارو ہیں کھایا سو خوش تن ہوا
زباں سب جناور کا روشن ہوا

کھیا بیل گدڑا کیے یوں بچار
سو اس کے بدل میں ہنسیا تھا دو بار

وہاں نتے کوتے کوں اٹھیا مرغ بول
سو کیوں نا ہنسوں بات سن یوا مول

کہ مرغا ہور کتا ہور بیل ہور خر
کھیا ان کے احوال سب سربسر

... پشیماں ہوا مرد ات
سمج مج نہ تھا کر منگیا معذرت

خشحالی سوں بیٹھے سمج کر دو تن
سو اتنے منے لیای عورت لکھن

نہ تھا بات کا کچ اُسے یو سمج
مرد تین سو لکھ دیو کر لائی دھج

کھیا مرد ناپڑ گلے رہ توں چپ
بجد دیکھ اُٹھ دو لیا کھپ کھپ

جو دیکھیا کہ بیٹھی غوغا سمیت
سو شانیاں میں دس پانچ کھنچا جو بیت

کہی جب وو چرکے لگے خوب وس
بلا گی نہ بولیا تو اتناچ بس

دیکھیا شاہزادہ اپڑتی ہی لت
چھڑایا جو آ درمیاں کر منت

ہریک بات عورت کی نا سن عزیز
کہ اس عقل ہیں نیں ہے اکثر تمیز

چلے مرد عورت کے گھر کے منے
جو نقصان اچھے اس کے جم پے منے

نہ سن بات عورت کی بد ہے بڑی
اگر خوب اچھے بی شکر کی چھڑی

... تھا شاہزادہ وہاں
کیا خوب ہمانی پھر وو جواں

وہاں تھے گیا شاہزادہ تنا
کھیا اب موافق نہیں یاں رہنا

لیا چاروہیں دن سوان تھے رضا
دکھو کاں تھے کاں لگ ...

رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

چلیا شاہزادہ وہاں تھے جو اُٹ ندی کے کنارے جو مارگ تھی ٹٹ
کہ دن رات چلتا اچھے باٹ وو ہریک جا اُلنگتا قلب گھاٹ وو
پڑیا جا کبل ییک جنگل منے نہ تھا پان بن بھوک کوں بل منے
سو اس دھات مشکل اتھا چار ماہ مشقت سوں ہر وضع چلتا تھا راہ
فلک تھے بھوت سوسا محنت جفا دکھیا یک بیاباں کہ تھا باصفا
دسیا اس میں یک کوہ نادر نچھل لگے جھاڑ میوے کے ہر جنس پھل
اتھا کوہ پر ییک قدرت سوں طاق کیا اس منے ییک عابد وثاق
سو وو دیکھ کر شاہزادے کا من دکھیا کے تمن تھا سو پکڑیا امن
بہت عجز سوں جاکے پکڑیا قدم کھیا دیکھ دیدار پایا ہوں دم
دکھیا شاہزادے کوں عابد اپیں نوازش سوں پوچھا وو ناؤں اپیں
کہ توں کون ہور کاں تے آیا ہی کہ سو مج آنکھ تل توں دسے نسل شہ
کھیا شاہزادہ ہوا اب فقیر کہ مج باپ تھا سخت تاجر کبیر
اُنو سب کوں ماریا وو رب جلیل و مج دل مے بابا دکھوں اصل نیل
سُنیا شاہزادے تھے عابد یو حرف کھیا توں کیا عمر غربت میں صرف
نکو جھوٹ کہہ تو میرا پند ہی توں مشرق کیرے شہ کا فرزند ہی
دیا مج ہریک بات کا حق شرف بھی تج بن نہ جاوے گا کوئی اس طرف
دکھیا جو کرامات کا ہی دھنی پکڑ پانوں بولا اے منعم غنی
خدا تج کوں دیتا ہریک کشف راز مجھے باٹ دکھلا کے کر سرفراز

سو عابد کھیا حق دیوے تیری داد — ولے سن کہے تیوں توں پاوے مراد
یہاں لگ زمیں تھے سو آسان آئے — ہے انگین دریا کیونکہ جانے کوں پائے
اگر توں منگے جائے دریا النگ — تو اس رود کڑکے پہ اچھنے کلنگ
سو ہر یک کا ہے اونٹ کے نادھڑ — توں غفلت سوں جا اس کے پانوں پکڑ
... پانوں پکڑے گا اس کے تو کھینچ — چلے لیکے دریا اُپر تج کوں وہنچ
وہاں ہووے یو دریا کا پانی کمیں — سو پیلا اڑ پولاد کی ہے زمیں
وہاں تھے بمحنت سوں جاوے ہزار — دسے تج روپے کی زمیں ہور جھاڑ
وہاں تھے بھی نا چھوڑ انگیں ہونا — کہ جاں لگ اچھے بھونئیں جھاڑاں سنا
وو جھاڑاں پہ دھرتے یو مرغ آشیاں — اپس تیں واں یوں سٹ جو ہونا ہوے زیاں
جوں النگے توں اتنے ملالت ستیں — شکر کر کے اپڑیا سلامت ستیں
دسے یک نادرواں میداں تجے — خُشی ہووے حاصل بے پایاں تجے
وو میداں میں ہے یک گنبد بے نظیر — کہ جس میں تھے بہتا ہے قدرت سوں نیر
نرت جا نزیک جوں کہ گنبد دسے — جیسے آرسی سقف دیواں اُسے
کہ ہے اس منے یک قُبے ضرب — یو چارو ندیاں جس تھے کاڑیا ہے رب
جو یک رود نیل ہور دُسرا فرات — سیوم دجل چارم سو جیحوں نبات
نظر جو پڑے واکے یو بھید تج — سو حاصل ہوا جان امید تج

... ... ———— ... ...

... ... ———— ... ...

... ... ———— ... ...

... ... — ... سوں کر مج کفن ہور دفن
... ذوق سوں آپ راہ — جدھر من منگے جا خدا کی پناہ

اگر لیائے یو سب وصیت بجا — ترا ہوئے حاصل نیت بجا
سو عابد کھیا سب اُسے کھول یو — لگیا شاہزادے کوں معقول یو
ہُنر باٹ جانے کا پایا وُنے — سو عابد کنے خش سرا پایا وُنے
کہ جس وضع سوں پند عابد کیا — اسی پند سیتیں وہاں لگ گیا
عجب ییک گنبذ دسیا انک نل — جسوں چار تقسیم ہو بہتا ہی جل
دسیا اس ہنے ییک قبہ نفیس — کیا فکر بھتر ال جانے کوں پیس
جو اس کے بھتر جب سٹیا ییک ڈگ — سو ہاتف کھیا یاں تے گردان پگ
یہاں لگ توں آیا سو دل نہیں بھگیا — جو قبہ کنے جاؤں کرکے لگیا
یو آسمان کے چرخ کایاں ہی کل — توں جانے تھے البت ہوے گا خلل
... خوشہ لیا ہور ہوا ... — ... ...
کیا پاک اس ٹھار کپڑے وو آنگ — دو رکعت کیا ... ...
کیا داکھ نا کھاؤں خوشے مے اس — تو عابد شریک ہوے توشے ہیں اس
اسی قصد سوں آ گیا واں مقام — جے جھاڑاں پہ ریں وو جنادر مدام
دکھیا یک جناور کوں محکم قوی — وقت فہم جانے کا پکڑیا توی
ادھر مرغ چارے کے تیں جو اڑیا — کہ اس پاؤں کا نک ہو کر چڑیا
سلامت سوں آیا کرا تنا گذر — مگر تھا یو عابد زباں کا اثر
جوں انگیں ہوا باغ یو آسیب تھیں — ملیا ییک بوڑھا شیخ واں غیب تھیں
کھیا یو سو (چُم) شاہ کے ہات کوں — بھیجیا تُج کن عابد ملاقات کوں
دیا ہی بدی سیب تنج دیو کر — سو کھا بیگدی رکھ نکو لیو کر
سٹیا مکھ مے وو سیب نا فہم کید — بغل تھے وو خوشہ ہوا تب ناپدید — نپید
کھیا ہنس کے قہقہہ ہیں ابلیس ہوں — سو جنت تھے آدم کوں کاڑیا دکوں

کہ تج ہات انگور تھا بھشت کا ۔ یوں دینا دغا کام ہے مجھ زشت کا

دغا اس بھے دیتا ہوں معلوم اچھو ۔ تمے کھائیں ہور میں سو محروم اچھو

کیا شاہزادہ سو لعنت بزاں ۔ چلیا واں تھے عابد کا منزل تھا جاں

دکھیا بات سب سچ ہے اس موت کا ۔ تو لیا یا وصیت بجا فوت کا

سو اس قبر کا واں عمارت کیا ۔ کہ رہ تین دن اس کی زیارت کیا

بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

دیا تھا جو توفیق اُسے داد گر ۔ پھریا شاہزادہ تو اتنا سفر

کہیا اب کتاریں بیابان مے ۔ ہریک حال جانا ابادان مے

اسی قصد دریا بند ھارے چلیا ۔ نئے کان ناچڑ تلارے چلیا

سو تس کھانا پانی کی شادی نہ تھی ۔ کدھیں اس پہ منزل کی وادی نہ تھی

وہاں کی سو پھرتے تھے ... ناگ ۔ تھے بکریاں کے کلیان نمن رنچ باگ

ہنڈیں بور بچے تو واں بے حساب ۔ ہرن دوج تیں مارتے تھے ...

دکھیا شاہزادہ ہراں (؟) گداز ۔ مناجات کیتا کہ اے بے نیاز

بلایاں کبل مے پڑیا ہوں سنبھال ۔ مجے اس بڑے شر تھے بیگی نکال

سو کر قصد اس ڈرتے باہر ہوا ۔ ولے جا یک ایسا واں ظاہر ہوا

واں کھانے نہ تھا کچ ہریالی بغیر ۔ کدھیں جھاڑ کے پات سوں ہوے سیر

کدھیں سعی کرنے پہ مچھلی ملے ۔ سو خش ہوے نعمت جو سچلی ملے

کدھیں بھوک سوں جیو ہوتا خفا ۔ سو اس دھات یک ماہ سو سیا جفا

جب اس حال پر رحم کیتا کریم ۔ بھیا لطف کا اُس اُپر تو نسیم

سو مشکل جنگل تھا سو واں تھے مریا — کنارا آ لگیا دیکھنے کوں دریا
جب اس کا ٹھنڈا باو آنے لگیا — سو کڑکے پہ بیٹھا بجھانے لگیا
کہ تھا خوش تماشا وہاں موج کوں — ہر یک جا کے گویا لگیں اوج کوں
یکایک دو موجاں میں کشتی دسیا — کھیا خش ہواب میں بھشتی دسیا
دے بیک حکمت سوں کرنا ہے فن — تا ہر کیوں خبردار ہویں ان
تُم بو بیک پیدا واں سارا کیا — سو چادر اُسے بند پھرارا کیا تنبو
جو دیکھا کہ جاتا جھز زور سوں — اُچایو ہلانے لگیا شور سوں
جھز ہیں تھے یک شخص دیکھیا یو ڈھال — سو بعضیاں سو بولیا یو کیا ہے مجال
کہ ایسے جنگل سے دیکھو کون اچھے — یاں کیوں لیا سٹیا اس کوں گردوں اُگر
بہت گھابرے ہو کے دیکھو سبھیں — بھجے کون ہے دیکھو سنبک پتیں
سنبک دوڑ آیا جوں کڑکے اُپر — نزیک آکیے رحم لڑکے اُپر
کہے کوں ہے توں جو اس سین مے — یکیلا ہے ایسے جنگل بیچ مے (؟)
کھیا شاہزادہ الٰہی مجے — پھراتا یوں خاہی نخاہی مجے
وو قادر بغیر کون قدرت سکے — کہ مشرق تھے مج لیا کے مغرب رکھے
چھپا کر اپن پادشاہی نسب — کھیا کھول کم کاج گزریا سو سب
مشقت دریا کا جے تھا باٹ میں — جوں سو سیا جفایاں جنگل گھاٹ میں
دو یاراں سنے جونکہ چن حال اُسے — چلے لے کے سنبک ہیں تو گھال اُسے
ہوے مہرباں دیک سن و ساز پر — عزت سے چڑھائے اسے جہاز پر
سب اس میں تھے سوداگراں محتشم — اُنو جب سنے اس کا محنت الم
کہے یو خدا کا ہے حکمت سگل — کہ اس سین میں یوں پھرے کوئی نکل
مہر آ کے سب دستگیری کرے — سو بخشش کے خاطر نفیری کئے

اپس میں اپے کیے ہریک کا متا — دنے چھ حصا اُس جتا ہوئے وِتا
کہ جس قسم کا جنس تھا جس کنے — چھے تقسیم گن ییک دبوے وُنے
کیا شاہ وو سب اپس سلک مے — تو ساریاں تھے فاضل ہوے ہلک مے
یتا مال ہوا نا سکے کوئی گنے — سو گھوڑے عراقی دیا ہر کنے
کہ وو مال گھوڑے سب اپنے کریا — دو جرے دیے تھے سو اس میں دھریا
سو حاصل ہوا کر اپس مدعا — تھا دن رات ان سب کوں کرتا دعا
کہ چند روز مل یوں ان میں گمیا — جوں خیش انوں کا انوں میں جمیا
خوشیاں سات یک ماہ کرتے انند — جو تھے شاہزادے سوں مل سودمند
قضا آواں کرنے منگیا آپ بل — ہوا چرخ گردش سو سب پر کبل
کہ یک روز تھے جہاز مے سب یہ یار — جو دوپہر کے وقت ہوا اندکار
ہوں باؤسوں مل کے چو پھیر رعد — سو طوفان اول موت تھا اس کے بعد
بھوت زور سیتیں یوں کشتی اڑتی — چلی باؤ پر جوں کہ اڑتی گڑی
اسی دھات سوں سات دن تھا عذاب — پھٹا آٹھویں دن جوں کشتی حباب
دریا پہ اُڑیا تھا مو شیشے کے ناو — پھٹا پھر کوں لگ شیشے کے ناو (؟)
اجل کا جو کشتی کوں تیر الگیا — تو یک تل میں کئی لاکھ عالم ڈبیا
سبھیں خلق کوں موت ماریا گنڈل — ولے شاہزادے کی نیں تھی اجل
جہز پھٹ ڈبے سب کدھر کا کدھر — کہ وو چار غوطے کھا جھاڑیا جو سر
نزک تھا جو وم داٹ کرنا پھریں — جو اتنے میں دکھیا یو گھوڑے تریں
بہت ہات پگ مار کیتا جہت — سٹیا آکے تو بیگ گھوڑے پہ ہت
اُمس سوں چڑیا پیٹ پر اس لپک — سو گھوڑا چلیا رُخ جزیرے پہ رک
لے آیا پہاڑ پر خدا کے حکوم — دو گھوڑے اپیں آسے بعضے ہو گوم

کہ دھرتا ہے قدرت وہی ذوالجلال — جو ہر یک بلاتے رکھے بے زوال
سکے تل منے پادشاہی بخش — رکھے بخش یکس کوں کہ ماہی بخش
کبھی آدمی تیں دے ماہی خوراک — کبھیں ہوئے ماہی سوں آدم ہلاک
قضا کوں پھر آنے سکت نیں کسے — کہ مچھلیاں کو دے سب کوں کاڑیا اِسے
پہاڑ پر چڑیا شاہزادہ خوش ہو — کھیا جی اوں لگ اب یہ کشتی نکو
کم قلّ اچھے سار ہوے جو کوی — ملگ موت کی اس کھیا جاے ڈیی
نہ جاگا ہے کہیں ٹھاٹنے دو قدم — کدھیں اب نہ بیٹھوں کہ کھایا قسم

سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

شفقت سوں جوں اسکوں دیکھیا اُلا — بلا سب گذر وقت آیا بھلا
نزک جاکے دیکھیا ہے جوں کوہ قاف — ہے اس پر جناور کو چڑنا معاف
چلیا قصد کر جوں کمرگاہ لگ — کہ دس جاپہ بیٹھا ہے سوماندا ہو یگ
واں جاگا دسیا یک صفادار خوش — تھے ہر جنس کے جھاڑ پر بار خوش
وو جھاڑاں کا میوا سو کھا پیٹ بھر — کھیا میں یاں چند روز ہوں ذوق کر
بہر حال اس ٹھار گمتا اچھے — نہ کوئی یار تھا اُس جو ہیتا اچھے
پہاڑ کے کنارے تو دن رات وو — چلاتا تھا میوے پہ اوقات وو
کہ جو رات ہوئے تو بھو تیج ڈرے — مبادا جناور کوئی ضایع کرے
نماشم چہڑے دیک اونچا درخت — بندے ڈال سوں آپسیں کھول سخت
کہ چند روز اس دھات سوں واں ٹکیا — سو میوے کھانے تھے جیو اس کا بھگیا
کہاں لگ یو میوا سو کھانا ہیبے — سو کیوں نہ کروں ایک گھوڑا جبے

پکڑ ییک گھوڑے کوں کاٹیا پچھاڑ ۔ کباباں کیا سب وو ہیڑے کوں کاڑ
کہ پھتریاں اُپر سب وو بھونیا کباب ۔ سو جو جیو منگے تو وو کھاوے شتاب
کدھیں پھل پھلالی کدھیں کھاہڑا ۔ رہے پہاڑ پر اس وضا سوں پڑا
کھیا ای زمانے اجوں کیا ہی ہٹ ۔ ہوں تنہائی تھے ہو مکدر نپٹ
اپس میں اپیں کل کلایوں اٹھیا ۔ کہ سن سب جناور کا سینا پھٹا
یو بلکیا جفا اپنے کاری اُپر ۔ کیا رحم حق اس کی زاری اُپر
یو ناہو کہ مدت کوں تھوڑا چ تھا ۔ یو مغرب کی بیٹی کا جو راج تھا
تو اس دل میں آیا جو اوپر چڑوں ۔ ہر یک دھر نظر کر عقل کچ کروں
اُپر کے یہ جگ تیں پڑے گا نظر ۔ بھوت دور سوں جھاڑ جاوے جدھر
چڑیا دل منے رک یو امید و آس ۔ چلیا منتری را اس زہرے کے پاس
مشقت ستیں جاکے اپرال اپ ۔ کھیا کیا ہی دیکھوں پرے یاں ہیں چھپ
روش دیک یاں کا مجے آئے بیم ۔ یو جاگے پہ البت ہے کچھ تو عظیم
یو کہہ کر برے جھاڑ کے پیڑ کن ۔ سو حیران ہو بیٹھا کہ کیوں رہے جون
کہ مغرب کی بیٹی کوں ۔ رکھیا سیمرغ تھا ......
وو جیواں جناور فضا سوں چھٹے ۔ سنم لا کے تقدیر آسے یاں سلٹے
اندیشے میں تھا یو کہ کیوں ہوے نصیب ۔ سو اتنے میں اوپر تھے سٹ دی وو سیب
کہ جوں سیب آکر پڑیا گود مے ۔ سو یو کھا برا ہو لگیا سودنے
کھیا جھاڑ یو تو نہیں سیب کا ۔ پڑیا کیوں یو خوشا عجب غیب کا
لگیا دیکھنے جھاڑ اُپر رخ باند ۔ کہ ڈالیاں میں یوں تھی ابر میں (جوں) چاند
سو اس ماہ رخ پر نظر جب کیا ۔ کہ نرجیو تھا جیو آتب جبا
تو وو سیب لے کر اُٹھیا عیش سوں ۔ لگیا بات کرنے اپن خویش سوں

خبر سیمرغ سنیا جون بے جان
کہیا بول کیا ای نادان وان

دیوانے ہو توں آپ کوں اپنی کن
کہ سیمرغ کیں آدمی تھیوں جن

توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل
ہے تج نادتوں آدمی کا نسل

سن اندیش کر دیکھ وضا آپ کا
تج کچ نہ نسبت ہے اس باپ کا

سنے شاہزادے جوں اسکے بچن
کہے توں کہے سو تمام ہوئے

نہیں جان تے ہوں میں آدمی سوں
کہ تین فام ہو تا تج توں دکھا

مرا عقل اس پن سوں بوجا نہیں
کہ سیمرغ تیں جگ میں دوجا نہیں

تج کچ توں کتا سو دیس چھوٹ تو
نہوے بات تج فہم میں بھوت و

نہ تیجے توں سیمرغ کے پٹ تھے
نہ نکل کنچن لدی کیت تھیں

نہ سن شاہزادہ کہیا یوں پھرا
تج خوب سمجیا ہوتا ہوں دھر

مر سارکے جان صورت میں توج
پہ چکاں کے اتگ اس تین نہ بوج

کہیا کے بجی سکلا ون کا توج بندہ
کہ تا خوب معلوم ہو واسکا

سو پوچھیا کہ سچ بول اے سندری — ہے حور بہشت یا ارم کی پری
کہہ توں کون ہوریاں رہے کیوں سدا — مگر تج سٹیا گھن اُپر تھے خدا
نکو تو چھپا (مج) ستیں بات کچ — مرادین و دل لے کری منج تُچ
سنی بات ۔ یو سب اپیں حور زاد — کہی کون ہے توں پوچھی کیا مراد
کہ سیمرغ کی میں ہوں بیٹی اپول — کہ توں کون ہور یاں کی آیا ہے۔ بول
کہ سیمرغ آکر دو کھاوے تجے — چھپے نا اگر یاں تو کھاوے تجے
خبر سیمرغ کا سنیا جوں یو جان — کہیا بول کیا اے نادان وان
دیوانی ہو توں آپ کوں اسکی گنے — کہ سیمرغ کئیں آدمی تیوں جنے
توں بالغ اہے پن نہیں تج عقل — ہے مج ناد توں آدمی کا نسل
سو اندیشں کر دیکھ وضا آپ کا — تجے کچ نہ نسبت ہے اس باپ کا
سنی شاہزادی جوں اس کے بچن — کہی توں کہے سو نہ فام ہوے ہمن
نہیں جانتی ہوں میں ادمی سو کیا — کہ نیں فام ہوتا مجے توں دکھا
مرا عقل اس بن سو بوجا نہیں — کہ سیمرغ تھیں جگ میں دوجا نہیں
جو کچ توں کتا سو دسے جھوٹ وو — نہوے بات جے فہم ہے پھوٹ وو
نہ پنچی توں سیمرغ کے پیٹ تھیں — نہ نکلے کنچن کئیں لوہے کینٹ تھیں
توسن شہزادہ کہیا یوں پھرا — تجے خوب سمجیا ؤتا ہوں دھرا
مرے سار کی جان صورت ہے توج — بیگانے کے نمنے اپس تیں نہ بوج
کھیا یک بھی سکلاؤں گا توج پند — کہ تا خوب معلوم ہوئے اس کا چھند
جو سیمرغ آوے تو دلگیر اچھ — نزک آ جو بیٹھے تو تقدیر اچھ
سو کہہ توں اچھی لگ رہی جیو خشحال — نمے گے پہ یو جیو پاتا ملال
کہ تنہائی سوں جیو مرا نارسی — رحم سوں مجے لیادے ایک آرسی

تا صورت اپس کا بجھاتی اچھوں　　وقت آپ ہر کیوں گماتی اچھوں

یو بھانے سنتیں تو منگا آپنا　　کہ تو بات دکھ کیوں یو سچ آپنا

وو لیا وے گا جو آرسی تج پاس　　یو ہم جنس کا تو توں پاوے گی باس

کہی آرسی کیا سو جانوں نہ ہیں　　منگوں کیوں کہ جس تئیں پچھانوں نہیں

کہیا شاہزادہ کہ توں چوپ منگ　　تجے لیا کے دیہنے نہ کرسی درنگ

بھی پوچھا کہ سیمرغ آتا ہے کو　　کہ واجب ہے پچھنا وو آنے کے تو

کہی آوتا ہے وو پیلی گھڑی　　اچھے یک پہر مار تو لگ دڑی

کہ یک پہر کوں جو وو پھر جائے گا　　توں خش پھرتا دوسری صبا آئے گا

سنیا شاہزادہ جوں یو سب بچار　　وقت فہم کرواں تے اتریا تلار

رہیا آکے اول جاں جاگا اتھا　　و لے عشق اس دھن کا ...

وہاں شاہزادی ہیں تھا اضطراب　　کہ کو آئے مج مرغ پانوں جواب

تھی اس فکر سیمرغ آیا جو دوڑ　　سلیمان کی چاکری تھیں بہوڑ

دیا میوہ ہر جنسی لیا پیش سٹ　　و لے یو کہی نیوں تھی دلگیر زٹ

جو دیکھیا کہ بیٹھی ہے مخمول یو　　لگیا پوچھنے سدا اپس بھول دو

کہ کس بات تھے تو یو غمگین ہے　　توں الحق مج ایمان ہور دین ہے

اگر کچ ترے دل پہ گذریا ہے کہ　　مجے خش نہ لگتا نکو یوں تو رہ

کہی شاہزادی مجے یاں سو تم　　یکیلی سٹے تو کرے غم ہجم

تے گئے پہ تنہائی سوں میں مروں　　اسی تھے یک ارداش تم سوں کروں

مجے لیا کے یک آرسی دیو بس　　گمے وقت تا دیکتی رہوں اپس

کہیا اگر توں منگتی ہے البتہ سچ　　اسی تل میں لیا دیوں خشحال اچھ

یو کہہ کر گیا واں تھے پرواز تو　　سو شہراں دھنڈیا پھر کے کئی لاکھ کو

فرہنگ

مثنوی قطب مشتری

الفاظ	معنے
آتیچ	آپ ہی
آدھار	سہارا
آروس	عروس
آرھیاں	آرہیاں ، آرہیں
آلے	اعلیٰ
آمنا	امنّا
آنب	آم
آنپڑے (اپڑنا =	پہنچنا ، ملنا)
آنک	آنکھ
آنگے	آگے
آہنار	آنے والا
آدار	بادبان
ابلوج	مصری
ابھالاں	(جمع ابھال کی) بادل
اپار	ان گنت ، بے شمار
اپاڑنا	نکالنا
اپٹنا	بگڑنا ، غضبناک ہونا
آتیچ	آپ ہی
اپرال	اوپر کی طرف ، اوپر

الفاظ	معنے
اپس سوں اپچ	آپ ہی آپ
اُپرانا	اوپر آنا ، نکل آنا
اپروپ	بے مثل ، نایاب
اپی (آپ ہی)	خود ہی ، خود
اپے	آپ
اتا	اب
اتارو	اتارنے والا، پار لنگھانے والا
اتال = اتا	اب
اُتاول (اتاولی)	جلد
اُترای	احسان کا بدلہ
اتم	بڑھیا ، اعلیٰ
اِتنیاں	جمع اتنے (یا اتنی کی)
اتھا	تھا
اُٹ (اٹنا)	(اُٹھنا) ، اُٹھ
اجنوں	ابھی تک ، ابھی
اجھوں	ابھی
اچ	ہو (اچنا = ہونا)
اُچاے	اٹھائے (اچانا = اٹھانا)
اچتا ، اچھتا =	ہوتا ، رہتا (اچھنا = ہونا)

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
اچسی	ہو گا	اُلالے، (جمع)	جوش، ولولے
اُچل	اُچھل	الک	زلف
اچھ = لچ	ہو، رہ	امریت	امرت
اچھراں	اکثر، حروف	امس	ہمت حوصلہ، شوق
اچھریاں	اپسراں، پریاں	امولک	بے بہا، بیش قیمت
اچھنا	ہونا	انام	انعام
اخل	عقل	انبر	آسماں
ادِک، ادِکھ	بہت، زیادہ	انپڑانا	پہنچانا (انپڑاونا)
ادمیں	آدمی	انپڑدینا	پہنچا دینا، پہنچانا
ادھان	جوار؛ طغیانی	انپڑنا	پہنچنا
ادھر	ہونٹ	انجھو	آنسو
اڑادتا	چیختا، چلاتا، گرجتا	انچل	آنچل
اڑباٹ	وہ رستہ جو شارع عام اور آبادی سے الگ ہو	اندکار	اندھیرا
اڑنانوں	عُرف، پیار کا نام	اندیشا، اندیش	(اندیش = فکر، سوچ؛ اندیش امر، مصدر اندیشنا کا) یہ سوچ، فکر
اُس	اس کو، اُس کے پاس		
اُساساں (بھرنا)	آہیں بھرنا	انگ	جسم،
اکھنڈ	مکر، فریب، (گھات، چھل)	انگن	آنگن
اگلا	بڑھ کر، افضل	انمنانا	کوئی کام بے دلی سے کرنا
اگن	آگ	اننت	بے حد

الفاظ	معنے
اُنو	اُن
انند	آنند، خوشی
اوتاولے (جمع)	جلدی کرنے والے، جلدباز
اودھوت	بہادر
اولاس	شوق
اوکل	بیکل
اہے	ہے
اہیں	ہیں
ائے جائے کرنا	آنا جانا، آمد و رفت کرنا
بات چلنا	بات مشہور ہونا، مثل ہونا
باٹ	رستہ
باٹ پاڑو	بٹ مار، ڈاکو
باٹ سار	مسافر
باو، باؤ	ہوا
بار (کار ہور بار)	کاروبار
بارلانا	پھل لانا
بارے، بارا	ہوا
باگ	باگھ، شیر
باند (نا)	باندھ (نا)

الفاظ	معنے
باول	باولا
باوناد	ہوا کی طرح
باُئیں	باڈلی
بتھر	بہتر، برتر، بڑا
بجر	پتھر، سل
بُجے	بُجھے
بجید	بہ ضد
بچھُو	بچھّو
بچھانا	بچھونا
بخت وار	بختور، خوش نصیب
بُد	عقل
بدل	بدلے
بدل	بادل
بڈا	بڑا
بڈنا	بڑھنا
بر	بغل
براں	باری، بار، وقت
برت	برتنا کا امر
برسانت	برسات
بُریاں	برے لوگ

الفاظ	معنے
بڑیا	بڑھا، پھیلا
بزاں	بعد ازاں،
بزکار	عیب
بِس	زہر
بِسارنا	بُھلانا
بست ہور بھاو	(بست = چیز، بھاؤ غالباً لفظ بھار بمعنے بوجھ ہوگا)
بسلانا	بٹھانا
بغر	بغیر، سوا
بکٹ	سخت، کٹھن
بلا دور ہونا	صدقے ہونا
بلاند	بلونت، زوردار
بلہار جانا	واری یا قربان جانا
بم بو = (بنبو)	بانس
بِنا	بغیر
بُند	بوند
بنڈا	چٹان، پہاڑ
بوسہ کاری کرنا	بوسہ بازی کرنا
بھاگونت	بھاگوان
بھان	سورج

الفاظ	معنے
بھان	بہن
بھانا	بہانا
بھانا لینا	بہانہ کرنا
بھاؤ	عزت
بھتر	بھیتر
بھتڑال	بھیتروال، بھیتر، اندر، اندر کی طرف
بُھج بل	شہ زور (بھج = بازو، بل = زور)
بھڑکانا	پھینکنا
بُھل	بھولے سے، بھول کر
بھلالی =	(بھلا = منہمک ہو کر، لی = بہت)
بھلا	بھلا آدمی
بُھلنا	بھولنا
بھنور	بھنورا
بھو، بھوت	بہت
بھوتیک	بہت ایک، بہت سا، سی، سے
بھودو	دلکش
بھودھات	بہت طرح سے، طرح طرح سے

الفاظ	معنے
بھوڑنا	واپس ہونا
بھولنا	فریفتہ ہونا
بھومان کا	بہت عزت والا
بھوندو	منوہر
بھونک، بھونگ	بھجنگ، سانپ
بھوئیں	زمیں
بھیاو	بیاہ
بھیں	زمین
بیٹ	بیٹھ (بٹنا = بیٹھنا)
بیٹنا	بیٹھنا
بیفہم	بے فہم، بے وقوف
بے کٹر	سنگدل، کٹر
بیگ، بیگی	جلدی - (جلد باز)
بیگیچ	جلدی ہی
پاپ	گناہ
پاتال	پتال
پاتراں	طوائف
پانچ	بلّور
پارکی	پرکھنے والا

الفاظ	معنے
پارنا	کھونا
پاگا (= پائیگاہ)	اصطبل
پاواں اُپر ہات	پاؤں پر ہاتھ رکھنا،
لانا	حد درجہ ادب کرنا
پائینتی	پائینتی
پتیارا	اعتبار
پتیارے	اعتبار کے، قابل اعتبار
پتیانا	اعتبار کرنا
پٹی	تختی
پچانیا	پہچانا
پچھانتا	پہچاننا
پچھیں	پیچھے، بعد ازاں
پُختا	پختہ،
پدم	کنول کا پھول
پرکاج	دوسرے کے لیے، غیر کے لیے
پرت	پریت، محبت
پُرتا	پورا پڑنا، میل ہونا۔
پرت پنت	راہ محبت
پردھان	سردار
پرُدکھ	غیر کا دکھ

الفاظ	معنے
پرو بھنجن	غیر کا دکھ توڑنے والا، یعنے دکھ دور کرنے والا
پرش	مرد
پرگٹ	ظاہر
پرم	محبت
پرمیس	پرمیشور
پرن	محبت
(سرحد) پکڑ	(سرحد) سے لے کر
پکھوا، پکھوے	بازو، گود
پگ	قدم، پانو
پُن	ثواب
پنانا	پہنانا
پنت	رستہ، راہ
پنکھی	پنچھی، پرندہ
پوچنا	پوچھنا
پولاد	فولاد
پَون	ہوا
پھاسے	پھانسا، پھانسنے کی چیز،
پھانسے	پاسے
پھانگ کر	دھکے سے (زور سے)
پھٹکٹ پیرنا	مفت (پھوکٹ) ہونا

الفاظ	معنے
پھر پھر	بار بار
پھاڑ	پہاڑ
پھُل	پھول
پھُل سیجڑی	پھولوں کی سیج
پھند	پھندا
پیٹ	پیٹھ
پیرت	محبت
پیسنا	داخل ہونا، گھسنا
پیک	فصل، کھیتی
پَیلا، پَیلے	پہلا، پہلے
پیلاڑ	اُدھر کی طرف، پرے
پیو	پیارا، پی
تائیں	تئیں، خاطر، تک، نزدیک، لیے۔
تپانا	جلانا، بیقرار کرنا
تپنا	بیقرار ہونا
تج تائیں	تیرے پاس
تدی	تبھی، تب

الفاظ	معنے
ترُت	فوراً
ترگُن	تین گنا، سہ گنا، تِگنا
ترلوک	تینوں عالم
ترنگ	گھوڑا
تسرا	تیسرا (تسرے = تیسرے)
تقوا	سہارا، بھروسا، ہمت
تِل	لمحہ، لحظہ، ذراسی دیر
تَل	تلے، نیچے
تلپت کرنا	برباد کرنا۔ تلپٹ کرنا
تلتل	لمحہ بہ لمحہ
تماری	تمھاری
تماشے تماشے کے چالے کرنا۔	طرح طرح کی چالیں چلنا
تَو	دقت
توَج	تیرے
تول	جھونکا
تھابنا	تھامنا (تھانب کر = روک کر)
تھنڈی	ٹھنڈی
تھے، (تے)	سے

الفاظ	معنے
تھیر	قایم
تہیں (تھیں)	تو ہی
تیج	شان و شوکت
تھیرنا	قایم کرنا
تیڑنچ	ٹیڑھی ہی
---	---
ٹٹ	کنارا
ٹٹنا	ٹوٹنا
ٹک	ذرا
ٹھار	جگہ
ٹھانوں	جگہ
ٹھینس	ٹھیس
ثلث	خط ثلث
---	---
جاب	جواب
جاں	جہاں
جالنا	جلانا (جالیا = جلایا)
جپنا	یاد کرنا، تسبیح پڑھنا
جِتنا	جتنا (جِتنے = جتنے)
جڑت	جڑاؤ، مرصّع

الفاظ	معنے
جزماں	جمع جزم کی
جس	شہوت، قوت
جکوئی	جو کوئی
جگ	مدت دراز، زمانہ
جگ اُجال	دنیا کو روشن کرنے والا
جگ ادھار	دنیا کا سہارا، دنیا کو سہارا دینے والا۔
جگت	جگ، دنیا
جگمگنا	جگمگانا
جُگنے	جگنو
جُلاّب	پاخانہ، دست
جل تل	جل تھل، خشکی و تری
جُلوہ	شادی کی ایک رسم، جلوہ
جم	سدا، ہمیشہ
جمات	جماعت، اجتماع
جناور	جانور
جوتنا	ڈھونڈنا (جونا = ڈھونڈنا)
جھالنا	جھیلنا
جُھٹنا	جٹنا
جُھٹانا	جھٹلانا

الفاظ	معنے
جُھٹنٹ	جٹنا، چمٹنا
جھری	سوت
جھڑ	جھڑی
جھل	غصہ، حسد
جھلمان	جِھلمل
جھنجھ	غصہ، جھانجھ
جھونٹے مار	فریبی، ترڑی باز
جھونڈ	جُھنڈ
جیّد	بہت بڑا
جیو دینا	جان ڈالنا
چاک	چکھ (چاکنا = چکھنا)
چالا	ناز و غمزہ، چال
چالے کرنا	چالیں چلنا، حرکتیں کرنا
چاو	شوق
چِتارا	مصور
چِتُر	ہوشیار، فہیم
بچھونڈا	چچینڈا (ایک ترکاری)
چِترنا	نقش و نگار کرنا
چٹکا (لگانا)	چرکا (لگانا)

الفاظ	معنے
چڑنا	چڑھنا (چڑے = چڑھے)
چک	ذرا
چکلنا	بھینچنا
چکہ، چکھ	ذرا
چکمک	چقماق
چمک	کہربا
چند ہیم	ماہ کامل، پورا چاند
چنکنا	چومنا
چنگیاں	چنگاریاں
چوپ کر رہنا	چپ ہو رہنا
چوپھر چوپھیر	چاروں طرف (چوپھیر چوندھیرا)
چوڑ	ریزہ ریزہ
چوسار	ہشیار، ہوشیار
چوندھیر	چاروں طرف
چونڑیاں	چنڑیاں
چونا	چُننا - چنّا
چھجا	چھجّا
چھل	مکر، فریب
چھند	ترکیب، فریب

الفاظ	معنے
پچیلا	چلّہ
حشم	فوج
حیفی کھانا	افسوس کرنا
خار	خوار
خاہی نخاہی	خواہ مخواہ، خواہی نخواہی
خصالت	خصلت
خمار	شرابی
خوش لکھن	نیک، چلن
خوے	پسینہ
داتار	داتا
داٹ	تیزی سے، زور سے، شدت سے
دار	گھر
داس	غلام
داسی	باندی، لونڈی
دانی	فیاض
داوں	دامن، آنچل
دبٹنا	دبانا

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
دِپانا	روشن کرنا	دوستن	دوستی
ڈُراہی	آقائی	دوکن	دونوں طرف، ہر طرف؛
درس	درشن	دوکھ	دُکھ
درونے	سینہ، دل	دوگُن	دوگنا، دوچند
دِس	یس یعنے دِن	دھات	قسم، طرح
دسن	دانت	دھانا	دوڑنا، تیز تیز چلنا
دِسنا	دکھنا، نظر آنا	دھانوں	طریقہ ڈھنگ
دِشٹ	نظر	دِھر	طرف
دفے	دفعے	دھرت	زمین، دنیا،
دک	بہت	دھرتری	”
دکھوں جھورنے	دکھ سے ملول ہونے لگی	دھرتی	”
دگد	ڈگدا	دھرم	فرض
دِل باندنا	دل لگانا	دھرنہار	دھرنے والا
دند	دشمن	دُھلارا	دھول، گرد و غبار
دندی	دشمنی، دشمن	دھن	محبوب، معشوق
دنڈل	ڈنٹھل	دھنی	آقا
دِوا	دیا، چراغ	دِھیر	طرف
دوتن	رقیب	دِھیر	صبر و استقلال
دوچ	دوہی		
دو دِھر	دوطرف	دی،	ماہ دی (جو بہار کا مہینہ ہے)

الفاظ	معنے
دیا دِشت	مہربانی کی نظر
دیس	دن، (دیس بارا: بارہ دن)
دیسی	دے گا
دیک	دے کر
دیک	عار
دیک کر	دیکھ کر
دیہہ	جسم
دِیوا (دِیوے)	چراغ
—	—
ڈُب مرنا	ڈوب مرنا
ڈرالو	ڈرانے والا
ڈوسا	بوڑھا
ڈونگر	پہاڑ
ڈھال	چال، کیفیت (چال ڈھال)
ڈیک	ڈگ، قدم
—	—
راجوٹ	حکومت - ضد
راک	راکھ
راکس	راکشس

الفاظ	معنے
رب چھانو	خدا کا سایہ، ظل اللہ
رتن	موتی، جواہر
رتن پاک	اعلیٰ جواہر
رچ	چمک، زینت
رُچہ	ذوق، خواہش
رحال	رحل
رُخے	رُقعے
رُس	غصہ، روٹھنا
رست	قطار
رسٹرنا	تھورنا، نگل جانا
رک	رکھ
رکسی	رکھیگا
رگت	خون
رلیاں رلنا	شوق سے ملنا
رنا	رہنا
رنجانتے	رنجیدہ کرتے (رنجانا: رنجیدہ کرنا)
رونت	رُت، فصل
روماولی	بالوں کا خط جو چھاتی سے ناف تک جاتا ہے۔

الفاظ	معنے
رونگانا	طعنہ دینا
رہنہارے	رہنے والے ، باشندے
رے	رہے (رے ہے = رہے ہے)
ریب	شک
رین	رات
زٹ (ہونا)	زچ (ہونا)
زربنا	زیور
زیارت	فاتحہ ، فاتحہ سیوم
زیاست	زیادہ
سانت	سانٹھ
سات	ساعت
سار	سوار
سار	تنکا ، لوہا
سارا	کُل ، پورا ، کامل
سانت	بارش
ساؤچیت	مطمئن ، خاطر جمع
سیچلی	سچ مچ کا ، (کی)
سپٹ	تمام

الفاظ	معنے
سُتنا	سوتا
سنم	غضب
ستمیں	ظلمی ، ستمی
سٹنا	ڈالنا
سرک	جال ، پھندا
سٹ (کر)	پھینک کر
سُجھ	سوجھ
سُجات	نیک ذات ، نیک دل
سُجان	دانا
سُدھ	عقل و ہوش
سداکال	ہمیشہ ہمیشہ
سرس	اعلیٰ ، عمدہ
سُرگ	بہشت
سُرنگ	خوش رنگ
سرپایان	چھتری
سُک	سُکھ
سکا ، سکّا	انگوٹھی
سکت	قوت
سُکنا	سوکھنا
سکی	سکھی ، محبوب

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
سُکھیا	سُکھی	سنگ	ساتھ، صحبت
سگٹ	کل	سنگات	ساتھ
سُگھر	سُگھڑ، باسلیقہ، سلیقہ مند	سنگاتی	ساتھی
سلکھن	نیک چلن، خوش نصیب	سنگرام	آسائش، ہم صحبتی
سلے (جمع سلا کی)	اسلحہ	سنمک، سنمکھ	سامنے، مقابل
سم	مثل، مقابل	سودھرنا	سُدھرنا
سمجنا	سمجھنا	سور	سورج
سمد	سمندر	سوراں	جمع سُر کی (موسیقی)
سُنا	سونا (سے، سنے = سونا)	سورج	سورج
سنبالنا	سنبھالنا	سوستا	سہنا، برداشت کرنا،
سنبک	کشتی		جھیلنا۔
سنبھالنہار	سنبھالنے والا	سوسنے	سہنے
سنبھوگ	صحبت، معاشرت	سہانا یا سہنا	اچھا معلوم ہونا، زیب دینا
سنپڑنا	پھنسنا، گرفتار ہونا	سیام	سیاہ
سنپارے	سپیرے	سیرتے	از سر نو
سنپور	بھرپور	سیر	سر
سنتانا	ستانا، پریشان کرنا	سیس	سر
سنتوس	صبر، شانتی، سکون	سیک	نصیحت
سنچر	آکر، پہنچ کر	سینسار	دنیا، جہاں
سنچرنا	پہنچنا، داخل ہونا	سیوک	خدمت گزار

الفاظ	معنے
شانیاں	شانے
شاطیر	شاطر
شرزا	شیر بچہ، شیر کا بچہ
شگن	شگون
شو	شوہر
شہانی	شاہانہ
صبا	صبح
صبوری	صبر
صرّیاں	صراحیاں
ضبے	ذبح
ضرب	مثل، ضرب المثل
عاروس	عروس
غصا	غصہ
غلبلا	گڑبڑ
غل غال	گڑبڑ

الفاظ	معنے
غوغاسمیت	غوغا کرنے والی، غوغا بھری
فام	فہم، سمجھ
فامنا	فہم کرنا، سمجھنا
فرنگ	تلوار
فکروند	فکرمند
قرمیزی	قرمزی
قصا	قصہ، قضیہ، بات
قراں	قِران
کاچ	کانچ
کارنے	کارن
کاڑنا	نکالنا
کاگ	کوّا
کال	وقت
کالوے	نالے (ندی نالے)
کالی	روشنائی
کاماں	جمع کام کی
کاں	کہاں

الفاظ	معنے
کانٹیاں	کانٹے
کاند	دیوار (کانداں = دیواریں)
کِتا	کتنا
کِتا کر	کتنا کچھ
کتا ہوں	کہتا ہوں
کتے کئے	کتنوں نے کہا
کُجات	بدذات، بداصل
کُجل	بے کاجل، بے نور
کُچ	کچھ
کُچ	پستان
کچوانا	کچیانا، پہلوتہی کرنا۔
کدر	کدھر
کدھاں لگ	کب تک، کہاں تک
کدھن	طرف
کدھیں	کبھی
کر	یہ لفظ طرح طرح سے استعمال ہوتا ہے جیسے "ہمنا ہادی ہے کر پہچانے گا" "بدایوں کر ایک شہر تھا" (یعنے نام سے یا سمجھ کر وغیرہ)

الفاظ	معنے
کرتار	کرنے والا، باری تعالیٰ
کرسکسی	کرسکے گا
کِرسے	کے
کڑکا۔ کڑکیاں	کنارا
کسی	کسنا کا ماضی مطلق
کشٹ	تکلیف
کگر	کہ کر، سمجھ کر
کل	ترکیب
کلا	مکر و فریب، غمزہ
گل واڑی	پھول باڑی
کلول	حظ (کلیل کا بگاڑ)
کم قّل	کم عقل
کمل	کنول
کمیں	کم
کَن	سے، نزدیک، کنے
کنا	کہنا
کنتل	لٹ
کنچلی	کینچلی
کنڈلیاں	لٹیں

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
کنگوی	کنگھی	کھن	حصہ، ٹکڑا، دنیا
کنے	کس نے	کھوانا	کہلانا
کو	کب	کئی	کہی
کو	کوس	گی	کہی
کوُا	کنواں	کِی	کیوں
کوانا	کھوانا، کہلانا	کیا	کہا
کوٹ	قلعہ	کیاں	کی کی جمع (نعمتاں غیب کیاں:
کوچ (کچ)	کچھ		غیب کی نعمتیں)
کولا	گیدڑ	کیرا	کا
کوں	کہوں	کیرے	کے
کونچہ	کوچہ	کیس	بال
کونچیاں	کوچے	کیلی	کنجی، (کیلیاں = کنجیاں)
کوؤ	کہو	کیں	کہیں
کھالا	خالہ	کے	کیوں
کھان	کھانا	کے	کہ
کھجا	کھسیانا ہوکر		
کھڑگ	تلوار	گانڈے	گنے
کہکش	کہکشاں	گاون	گائن - گانے والی
کھم	ستون	گج	ہاتھی
کھن	آسمان	گُدگلی	گُدگدی

الفاظ	معنے
گرب	حمل
گرہ	مصیبت
گڑ	گڑھ ، قلعہ
گڑ دینا	بوسہ دینا (گڑ لینا = بوسہ لینا چومنا)
گڑگیاں	(جمع) گھٹنے ، پاجامے
گڑی	چیتھڑا
گگن	آسمان
گلالا	پھول کا زیرہ
گل پڑنا	گر پڑنا ، پگھلنا
گلنا	گر پڑنا، پگھلنا، (گل کر = پگھل کر)
گلہار کرنا	گلے میں ہار ڈالنا
گمانا	رجھانا
گمنا	ریجھنا
گمنا	بسر ہونا (گمے = بسر ہو)
گمنا	خوش ہونا (گمیا = خوش ہوا)
گُن	ہنر
گُن بھری	ہنر مند ، باسلیقہ

الفاظ	معنے
گنبھیر	سنجیدگی، سنجیدہ، گہرا
گُن ندھاں	گنوں کا ذخیرہ، ہنرمند
گنونت	ہنروالا یا ہنروالی، گن والا
گنونتا، گنواں	ہنرمند ، گن والا
گُنی	گنوان، ہنروالا، گن والا
گوندنا	سوچنا (گوند کر = سوچ کر)
گھات کرنا	دھوکا دینا، داتو (کرنا)
گھالنا	ڈالنا (گھال = ڈال)
گھانگرا گھول	لہولہان (تتر بتر، الٹ پلٹ، گڑبڑ سربڑ)
گھانی میں پیلنا	کولھو میں پیلنا
گھرے گھر	گھر گھر
گھڑی کرنا	لپیٹنا ، تہ کرنا
گھن	آسمان
گھنگھٹ یا گھنگٹ	گھونگٹ
گھنگچی	گھمچی
گھمنا	گھومنا، (گھمتے = گھومتے)
گھیو	گھی
گے	ارے یا ای، دکن میں
	عورتوں کی بول چال،

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
	مخاطب کرنے کے لیے بولتی ہیں)	لئی یا لی	بہت
گیانی	گیان والا، صاحب عرفان	لیانہار	لانے والا
		لیسی	لے گا
لاڑ	لاڈ		
لاک	لاکھ	ماتا	مست
لالن	محبوب	مارگ	رستہ، نشان
لپدانا	فریفتہ کرنا (لبد ائیا =	مانا	سمانا (ماوے = سماوے)
	فریفتہ کیا)	ماندا ہونا	بیمار ہونا
لت	لات	مانڈنا	جمانا
لٹنا	کمزور کر دینا	مانک موتی	(مانک کے معنے بھی موتی
لٹ پٹانا	لپٹنا، لپٹانا		ہیں، دونوں مترادف ہیں)
لڑنا	لڑھکنا	ماس	مہینہ
لِٹنا	لوٹنا	متوال	متوالا
لطیفا	لطیفہ	مِٹھی	میٹھی
لفظاں	لفظ کی جمع	مثلاً	مثل، کہاوت
لِکنا	لِکھنا، (لِک = لکھ)	مچلیاں	مچھلیاں
لگ	تک، تلک	مد	شراب
لون	رنگ، رونق	مدن	مست
لھو	لہو	مدنایک	سردار
لھوے	تلواریں	مرتبا	مرتبہ

الفاظ	معنے
مستید	مستعد، تیار
مستعید	مستعد، تیار
مسکے کوں دانت آنا	یہ مثل ہے، یعنے مسکے کے بھی دانت نکل آئے۔ جیسے مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔
مسلا	ضرب المثل
مشارے	مشورہ
مطلق	قران شریف میں آیت کے ختم پر ٹھیراو کا گول نشان ۵
معزا	معجزہ
مغم	مغموم
مکڑا	مکھڑا
مکی	مکّا (مکیاں = مکّے)
ملاذا	ملاحظہ
ملانہار	ملانے والا
مُلانے	ملّا
مُلمّا	مُلمع
ملنہار	ملنے والا
من	منہ
منا	منع

الفاظ	معنے
منتاں	منتیں
منترکاری	کارباری ؛ وزیر
مندھیر	مندر، محل
منڈوا	پنڈال
منگنا	مانگنا
من ہر	من موہن، دل چھین لینے والا
من ہرن	دلکش، دل لے لینے والا
منے	میں، درمیاں
مو	منہ
موٹاں	جمع موٹ کی بمعنی چرسا
مھوں	مینْھ
مہیندی	مہندی
مھینوں	مینہ
مے	میں
میا	محبت
میاونت	محبت والا
ناذوک	نازک
ناکہسی	نہ کہے گا
ناما	نامہ

الفاظ	معنے
ناندیاں	(ناندنا بمعنی جوڑنا، ملانا)
نپیچ	تخلیق
نپچانا	پیدا کرنا
نت	ہمیشہ
نجانا یا نجھانا	غور سے دیکھنا
نخش چننا	نقش چننا۔عیب گیری کرنا، حرف رکھنا
نراودھار	بے بس، بے سہارا
نراسا	نا امید
نرجیو	بے جان
نرمول	انمول
نزیک	نزدیک
نس	رات
نس دن	شب و روز، ہمیشہ
نظر	نذر
نعل بندی دینا	خراج دینا
نفا	نفع
نقشش چننا	عیب چینی کرنا
نکرسوں	نہ کروں گا
نکو	نہیں

الفاظ	معنے
نماشم	سرِشام
نوا	نیا
نوازنا	نوازش کرنا
نوانا	جھکانا (نوائے۔جھکائے)
نوکھن	نوطبق
نول	بے مثل
نوی	نئی
نویاں	جمع نوی کی۔بمعنی نئی
نہہ	محبت
نھاٹنا	بھاگنا، دوڑنا، (نھاٹ کر= دوڑ کر)
نھاٹیا	بھاگا، دوڑا
نھاری کرنا	ناشتہ کرنا
نھاس جائے	بھاگ جائے
نھالی	نہالی
نھنی	ننھی
نھنواد	ننھے بچے
نھواں	جمع نھو کی بمعنی ناخن
نھواں لانا	ناخن لگانا یا چبھونا
نہوسی	نہ ہوگا

الفاظ	معنے
نھوں	ناخن
نپٹ	صاف سیدھا
نیر	پانی
نیہہ	محبت
نیں	نہیں
وارنا	قربان کرنا
واز	بیزار
واخایا واقا	واقعہ (واخے یا واقعے = واقع)
وخت	وقت
ودا	وداع
ور	افضل، قوی
ورکش	قوی، زبردست
وستاد	اُستاد
وصول	اصول
وضا	وضع
وکد	تاکید
ہات بازی کرنا	دست درازی کرنا

الفاظ	معنے
ہاک مارنا	چلّانا
ہبے	اب
ہت	ہاتھ
ہتیا	مہربان
ہٹکنا	ٹوکنا
ہچ ہونا	ہچنا، قاصر رہنا
ہدرنا	ہلنا
ہست	ہاتھی
ہم	مقابلہ
ہم تم ہونا	مقابل ہونا، مقابلہ کرنا
ہمنا	ہم
ہنڈنا	پھرنا
ہنروند	ہنرمند
ہنوار	ہموار
ہور	اور
ہولے	اولا، اولے
ہون ہار	ہونے والا، ہونہار
ہیڑا	گوشت
ہیناں	کم تر، نادار

الفاظ	معنے	الفاظ	معنے
یتا	اتنا	یکسکا	ایک کا
یتیاں	جمع یتی بمعنی اتنی	یکن	ایک
یدی	اگر	یکنگ	ایک ساتھ، ہم صحبت
یکدھات	ایک قسم، یکساں	یو	یہ
یکستی	ایک سے	لے	بہت، کثرت

غلط نامہ

مثنوی "قطب مشتری"

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۵	۳	در	ڈر
۵	۴	در	ڈر
۵	۹	ساج	ساچ
۷	۱۰	دو	دو
۹	۲	پنیاں	پیتیاں
۹	۴	نا	ناچ
۱۰	۱۳	سنگار	سنگات
۱۱	۱	ترنگ	ترنگ
۱۱	۱۱	مسلماں	مسلمان
۱۸	۱۰	؟	×
۱۹	۱۳	دو	دو
۲۲	۱۴	تویاں	تویاں
۲۲	۱۹	اچالی	اچالے
۲۴	۵	دو	دو
۲۵	۱۸	؟	×
۲۶	۱۱	سُر	سر
۲۶	۱۷	پری	پڑی
۲۷	۱۱	جوتسی	جوتسی
۳۲	آخر	وہاں	جہاں
۳۳	۴	دوٗر	دوٗڑ

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۶	۴	بڑا	برا
۳۹	۵	ٹے	تے
۴۵	۵	چپکچ	چپکیچ
۴۸	۱۸	اپنڑاوتے	اپنڑاونے
۵۷	۱۸	سپر	سیر
۵۸	۶	باک	باگ
۵۸	۱۰	کھرگ	کھڑگ
″	″	تول	توں
۵۹	۳	جناور	جناور
۵۹	۱۵	مت	مست
۶۱	۱۵	پک	پگ
۶۳	۷	دو	وو
۶۴	۱۲	ٹھی	تھے
۶۹	۸	روتاولا	اوتاولا
۷۱	۱۱	لوں	توں
۷۳	۴	مس	امس
۷۴	۱۴	ہور	اُپر
۷۶	۱۵	خط	حظ
۷۶	۱۷	دست	درست
۷۹	۹	مغم	مَغم

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۷۹	۹	کیوں	×
″	″	″	×
۸۶	۴	نجانو	نجانوں
۸۷	۱۵	چکھ	جگ
۹۴	۱۳	دھن	دہن
″	″	شک	تنگ
۹۷	۱۴	اُلو	اُنو
۹۸	۳	نھتی	نھنی
۱۰۱	۵	خو	جو
۱۰۵	۳	کھرک	کھڑگ
۱۰۵	۱۰	آگ	آب
۱۰۸	۳	سنبھوک	سنبھوگ

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.

اُردو

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہی

اس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہی۔ تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اُردو میں جو کتابیں شائع ہوتی ہیں، ان پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ہی۔ اس کا حجم ڈیڑھ سو صفحے یا اس سے زیادہ ہوتا ہی۔ قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملاکر سات رُپے سکہ انگریزی (آٹھ رُپے سکہ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ بارہ آنے۔ (دو رُپے سکہ عثمانیہ)۔

رسالہ سائنس

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) کا سہ ماہی رسالہ

(جنوری - اپریل - جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہی)

اس کا مقصد یہ ہی کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے دنیا میں سائنس کے متعلق جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہوتے ہیں، یا جو بحثیں یا ایجادیں ہو رہی ہیں، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جاتا ہی اور ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہی۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہی۔ رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں۔ قیمت سالانہ صرف چھ رُپے سکہ انگریزی (سات رُپے سکہ عثمانیہ)۔ نمونے کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (ایک روپیہ بارہ آنے سکہ عثمانیہ)۔

انجمن کی جدید فہرست مطبوعات

نئی فہرست چھپ چکی ہی جس میں انجمن کی اس وقت تک کی تمام مطبوعات درج ہیں، ہر کتاب کی مختصر تشریح بھی کر دی گئی ہی۔ طلب کرنے پر بلا قیمت ارسال کی جائے گی۔

انجمن ترقیٔ اُردو (ہند) نئی دہلی

Anjuman-e-Taraqqi-e-Urdu Series No. 110.

QUTB MUSHTARI

OF

MULLA WAJHI

The Poet Laureate of Sultan Abdullah Qutb Shah

(1018 A.H.)

Edited by

Dr. MAULVI ABDUL HAQ,

Hony. Secretary, A. T. U. (India).

Published by

The Anjuman-e-Tåraqqi-e-Urdu (India),

NEW DELHI.

1939.